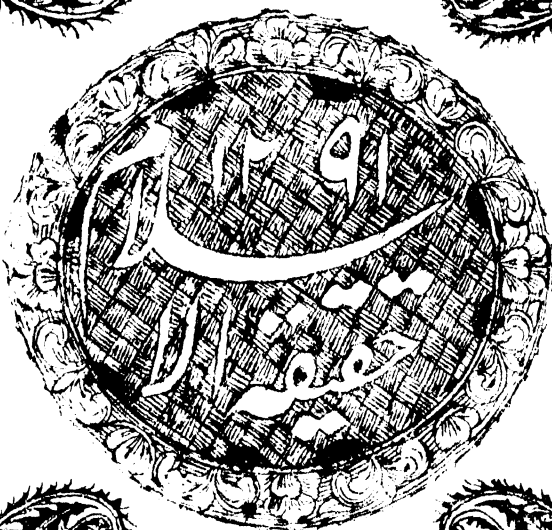
ما شاء الله ولا قوة الا بالله



در مطبع نظامی واقع کانپور مطبوع گردید ١٢٩١ھ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی

امابعد خاکسار سید **محمد عبد اللہ** حضرات ناظرین کی خدمات مین عرض کرتا ہی کہ اس رسالے کا نام **حقیقت الاسلام** ہی اسکی تالیف سے غرض ہیری مباحثہ و مناظرہ کسی فریق سے نہین ہی اور نہ درحقیقت یہ رسالہ کسی کتاب کا رد ہی بلکہ مجکو فقط تحقیق اس بات کی منظور تھی کہ سلطنت آسمانی و عدالت جسکا ذکر اناجیل و دیگر کتب مقدسہ مین متعدد مقامات پر آیا ہی اور اوسکے معنی اہل کتاب وسیلہ نجات کہتے ہین کیا ہی اور عقلاً و نقلاً کیا کیا صفات اور اصول اوس پاک سلطنت و عدالت کے چاہییے جس سے وہ سلطنت آسمانی سمجھی جاسے اور مصداق اوس سلطنت کا کون ہی۔

دنیا مین آج تک جتنی سلطنتین کیا روحانی اور کیا غیر روحانی قائم ہوئی ہین آیا اونمین کوئی ایسی سلطنت جامع امور دینی و دنیاوی بھی پائی جاتی ہی کہ اوسکی برگزیدگی اوسکے اصول در قواعد محکمہ سے ثابت ہوتی ہو۔ اسلیئے مینے اکثر اوقات اپنے اس فن کی کتابون کے دیکھنے مین صرف کیے اور عہد عتیق و عہد جدید و قوانین مختلف مذاہب و قومون و حکومتون کے دیکھے اگر ایک وجہ سے سلطنت آسمانی کے آثار کسی مین نمایان ہوئے تو دوسری وجہ سے بالکل تباین پایا گیا لیکن جب مینے قرآن مجید و احادیث نبوی و آثار

صحابہ و تابعین کو بغور دیکھا تو مجھے یقین واثق ہو گیا کہ بیشک یہی قواعد و اصول جو ان کتابون مین کور
ہین سلطنت آسمانی کے ہین اور منشاء خلافت آدم جیسا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اونکے
خلفاء طبقۂ اول نے ٹھیک ٹھیک ادا کیا اور حسن و خوبی کے ساتھ حسن معاشرت و دادرسانی کی تعلیم کی اور طریقۂ
حیات جاودانی کا بتلایا بلکہ اوسکو کر دکھایا ایسا کسی مذہب اور کسی سلطنت مین نہ دیکھا نہ سنا ؛

حق یہ ہی کہ اول طبقے کے لوگ تمام اون اوصاف کے جامع تھے جنسے مسلمانون کی کتابین بھری پڑی ہین
پھر جہانتک اونکی روش اور اونکے اصول کی پابندی رہی چہرۂ اسلام منور و تابان دکھائی دیتا رہا او
لوگ اوسکی تعظیم و تکریم کرتے رہے اور دل سے سمجھتے رہے کہ زہد و تقوی و معاملہ داری و طریقۂ معاشرت
جیسا اسلام مین بے تکلفی کے ساتھ ہی ایسا کسی اور سلطنت و مذہب مین نہین ہی مسلمانان طبقۂ اول
کے حالات جسقدر بارہا وصف استغنا و بے پروائی لوگون کی ابتک محفوظ ہین وہ ایسے ہین کہ اگر اوسیکو
کوئی دیکھے اور سمجھے تو سلطنت آسمانی کی ثبوت کو کافی و وافی ہی ؛

اس ہیچمیرز نے اندکے از بسیارے و مشتے نمونہ از خروارے چند اصول و قواعد اوس سلطنت کے اس رسالے
مین تحریر کرکے اونکو اور قومون کے قواعد حکومت سے مقابلہ کر دکھایا ہی تاکہ سلطنت دنیاوی و آسمانی کا
فرق سب کو معلوم ہو جاوے ؛

اس کلام سے میرا دلی ارادہ اعتراض کرنے کا کسی حکومت کے قواعد پر یا کسی سلطنت کی حکومت سے
انکار یا اوس سے بیزاری یا اوسکی بد اندیشی سے نہین ہی بلکہ مَانَحنُ فِیہِ کے ثبوت مین جو کچھ مینے
لکھا ہی بہ نیک نیتی لکھا ہی اور فی الجملہ یہ بھی مقصود ہی کہ اگر کبھی گورنمنٹ خود اون امور کی اصلاح فرماے
جو بظاہر بدنما معلوم ہوتے ہین اور ہر طبقۂ رعایا کی تکلیفات و تشویشات کو برطرف کرے تو کیا اچھی
بات ہو اور اگر وہ امور کسی مصلحت اور دور اندیشی سے لائق ترمیم و اصلاح پذیر نہون تو پھر یہ سمجھنا چاہیے
کہ میرا فہم اوسکے ادراک کنہ سے ہنوز قاصر ہی ع رموز مملکت و ملک خسروان دانند ؛

اور نہ مجھے کچھہ اسکی آرزو ہی کہ جنھون نے اسلام کی وضع مین نشو و نمایائی ہی اور اونکے بعض خیالات سے
کسیقدر تعرض کیا گیا ہی میری بات سنین کیونکہ اونمین سے بعضون کو مین جانتا ہون کہ وہ صحیح
سمجھکر بھی نہ مانینگے اور اپنی کج بحثی سے باز نہ آوینگے ؛
مشہور ہی کہ اونھون نے شیطان کے وجود خارجی سے بمقابلہ قرآن و حدیث کے انکار کیا ہی تو بھلا پھر
وہ کیا کسیکی سنینگے اور اونسے توقع قبول کیا ہی ؛
یہ انکار شاید اس غرض سے ہوگا کہ وہ شیطان کے منکر کہلاوین بلکہ وہ اپنے سوا اور کسیکا وجود
دیکھہ نہ سکتے ہونگے ؛
مگر ہان اونکے عدہ فر بودؤن مین ایک بھائی مہدی علی سے البتہ یہ امید ہی کہ اگر اپنی شرافت خاندانی
اور لیاقت ذاتی اور نسل کیطرف کسیوقت رجوع فرماکر اور اوس محبت اور محنت کو جو حضرت مولانا
مولوی عنایت حسین صاحب مرحوم دیوی نے اونسے اور اونکے واسطے کی ہی یاد کرکے ان
باتون پر غور کرینگے تو اپنی حرکات و اقوال ناشایستہ سے باز آوینگے اور طریقہ سلف صالحین کا
اختیار کرینگے مجکو اونکے حال پر نہایت افسوس ہی اونکے واسطے مین اکیلے بیٹھکر بہت کُڑھا کرتا ہون
اور خدا سے اونکی فلاح دارین کی دعا مانگا کرتا ہون مجکو اونسے محبت کچھہ آج سے نہین ہی بلکہ
وہ میرے پُرانے دوست ہین مینے اور اونھون نے اوقات مختلف مین ایک اوستاد سے تعلیم
پائی ہی مگر اونھون نے علم مین یہانتک ترقی کی اور مین ویسا ہی رہگیا **شعر** ما و مجنون ہم سبق بودیم
در دیوان عشق ؛ او بصحرا رفت و من در کوچہا رسوا شدیم ؛
اب مین اون دلائل کو جس سے خلافت اسلامی سلطنت آسمانی سمجھی جاتی ہی ساتھہ ایک تمہید کے
بیان کرتا ہون تاکہ لوگ حقیقت اسلام کی جانکر اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے شفیع
المذنبین ہونے پر یقین کرکے اونکی وضع اور اونکا طریقہ معاشرت و اخلاق و تھذیب سیکھین

اور ملحدون و نامردون کے بہکانے پر التفات نکرین وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انسان جو باعتبار ترکیب عنصری کی مشت خاک سے زیادہ رتبہ نہین رکھتا کس جامعیت کا پیدا کیا گیا ہی اور اوسمین کیا کیا صفات اور کیسی عقل و فراست اور کیسا فہم و ادراک ہی کہ جب صانع قدرت یہ تصویر سراپا تنویر تمام خوبیون کے ساتھہ کھینچ چکا تو خوش ہوکر خود فرمانے لگا فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ (سو بڑی برکت اللہ کی جو سب سے بہتر بنانے والا) اور اسی حال کو کسی شاعر نے یون بیان کیا ہی شعر کھینچکر صانع قدرت نے کہا واہ رے مین اور تصویر یہ بول اوٹھی کہ اللہ رے مین ٭

اس انسان کو تمام موجودات کا خلاصہ اور جمیع کائنات کی ایک فہرست صحیح کہنا چاہیے جسنے اسکی حقیقت کو جانا اوسنے سب کچھہ پہچانا ٭

قوت بہیمیہ اوسکی جو امنگ آزادی و ترنگ خودسری کی جڑ ہی اگر اوسکے قواے ملکی سے نہ گھٹائی جائے تو پھر انسان اور وحوش مین کوئی فرق و امتیاز باقی نرہے اور اگر اوسکے قواے ملکی کا خالص اثر جو طاعت و عبادت سے تعبیر کیا جاتا ہی ظاہر کیا جاے تو اوسمین اور فرشتون مین کچھہ تمیز نہو سکے ٭

کون چیز کائنات مین ہی جو انسان کی ذات مین بالقوہ یا بالفعل نہین ہی اور کون ایسی صفت ہی جو اوسکے وجود باجود مین مستتر نہین ہی قوت فاعلہ بھی اور منفعلہ بھی اور قابضہ بھی ہی اور باسطہ بھی اوسمین ہمت اور فراخ حوصلگی بھی ہی اوسمین بخل اور دنائت بھی ہی وہ مجموعہ صفات متضادہ پایا جاتا ہی یہ اوسکی عبودیت مین آزادی دیکھی جاتی ہی اور آزادی اوسکی عبودیت کا نتیجہ پیدا کرتی ہی پس یہ قول قائل کا (کہ فطرت انسان کی مقتضی آزادی ہی اور غلامی آزادی حقوق کی باطل کرنے والی شی ہی یہ دو نقیض ایک انسان مین سما نہین سکتی) محض خرافات ہی اور بالکل واہیات ٭

(قائل سے مراد سید احمد خان دہلوی گلشنی کا ہی ۱۲ منہ)

غلامی خواہ یون کہو کہ تابعداری انسان کی آزادی اضافی کے ساتھہ ایک قدرتی صفت ہی جو اوسکے

آب و گل مین خمیر ہوئی ہی خوشیون سے لیکر ترتیب یافتہ تک اور فقیر سے لیکر سلطان تک اور بچون سے
لیکر بوڑھون تک اور مالک سے لیکر مملوک تک کسیکو آزاد مطلق بناؤ گے الا فکلکم
راع وکلکم مسئول عن رعیتہ حدیث ابن عمر مین جو آیا ہی بالکل مطابق فطرت انسانی ہی
مجھکو اگر یہ دقت نہوتا کہ صفت آزادی کی نہ تسلیم کرنے سے انسان کی جامعیت مین نقصان آتا ہی
تو مین بہت کشادہ پیشانی سے کہتا کہ کسی قسم کی آزادی انسان کو حاصل نہین ہی +

آزادی مطلقہ صفت خاص پروردگار کی ہی جیسا خود فرماتا ہی لا یسئل عما یفعل وھم
یسئلون اسمین کوئی مخلوق اوسکا شریک نہین ہی کیا وہ انسان کو اپنا شریک پیدا کرکے
خوش ہوتا لا واللہ یا اللہ انت اللہ وحدک لا شریک لک

مگر ہان انسان مین ایک منک آزادی کی ضرورتھی اس لیے تقدیر آلہی نے چاہا کہ یہ مواد اوچھلنے
نپاوے باطن مین تو قوائے ملکی اوسکے مقابل رکھے اور ظاہر کے واسطے یہ تجویز کی کہ اوسپر ایک سردار
مقرر ہو پس اشتہار دیا گیا کہ کون عہدہ خلافت اختیار کریگا کائنات مین کسی نے اس عہدے کو
قبول نکیا اور اوسکی دقتون کو سوچ سمجھ کے سب چپ ہو رہے تب انسان نے کہا کہ مین اپنا آپ
حاکم ہونگا بلکہ تمام مخلوقات پر حکمرانی کرونگا حق سبحانہ تعالی نے درخواست اوسکی منظور فرمائی
اور کہا یہی حجت تمہاری ثواب عقاب کی ہوگی فاقرؤا ان شئتم انا عرضنا الامانۃ علی
السموات والارض والجبال فابین ان یحملنھا واشفقن منھا وحملھا الانسان
انہ کان ظلوما جھولا لیعذب اللہ المنافقین والمنافقات والمشرکین والمشرکات
ویتوب اللہ علی المؤمنین والمؤمنات وکان اللہ غفورا رحیما اور یہی سنت شرعیہ
قائم رہے گی ادعونی استجب لکم یعنی مانگو گے تو پاؤ گے +

اس قضیے کے بعد جب چاہا کہ آدم کا طیار ہوا تو اوسکی اولاد کی پشت مین جو ذریات تھی اونسے

حلف معولی اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قَالُوْا بَلٰی کا لیکر اور خلعت وَلَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْ اٰدَمَ کا پنھا کر فرمایا
کہ اپنے اپنے وقت پر تمھارا ظہور ہوگا مگر وصیت ہماری تم سے یہی کہ کمال عبودیت تمھارا اسی مین ہی
کہ تم اپنے شاہنشاہ یعنی اوس ایک ہستی مقدس کو بزرگ و محترم اور اوسکے روبرو اپنے آپکو عاجز اور
ذلیل سمجھتے رہو اور فرمان برداری کرتے رہو اگر تم خطاؤن مین مبتلا ہو جاؤگے تو مین اگر چاہونگا
بخشدونگا مگر ایک جرم بغاوت جو میرے رتبۂ شاہنشاہی کو گھٹاتا ہی نہ بخشونگا اِنَّ اللّٰہَ
لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ ؛

اور بغاوت کچھہ بھی نہین ہی کہ اپنے آپکو میرے مقابل معظم و محترم و شاہنشاہ سمجھو اور دوسرونکا
تذلل اپنے واسطے پسند کرو بلکہ اگر جو وھی کسی اور کو میرے مقابل معظم و محترم و شاہنشاہ سمجھوگے
اور اپنا تذلل دوسرے کے سامنے ظاہر کروگے تو بھی بغاوت سمجھی جائیگی مگر افسوس کہ اولاد آدم نے
اوس حلف و وصیت کا کچھہ لحاظ نکیا اور وہی بغاوت و نافرمانی کی جو کرنا نہ تھا تب خدا کی طرف سے
رسول مع نشانیون کے بغرض تفہیم و افہام بنی آدم کے پیہم بھیجے گئے جیسا کہ خود فرماتا ہی
وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَھُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّھُمْ یَتَذَکَّرُوْنَ ؛

لیکن کچھہ اس سے فائدہ معتدبہ نہوا آخر غیرت الٰہی و جبروت شاہنشاہی نے کہا کہ رہو اب مین
تمکو ایک سلطنت کے سپرد کرتا ہون جو میرے نام سے پکارے جائینگے ؛

کما نقل عن عیسٰی علیہ السلام فی الانجیل مرقس فی باب الثانی عشر و ھٰکذا
عبارتہٗ پھر وہ اونھین تمثیلون مین کہنے لگا کہ ایک شخص نے انگور کا باغ لگایا اور اوسکے
چارون طرف گھیرا اور کولھو کی جگہہ کھودی اور ایک برج بنایا اور اوسے باغبانون کے سپرد
کرکے پردیس گیا پھر موسم مین اوسنے ایک نوکر کو باغبانون کے پاس بھیجا تا کہ وہ باغبانون سے
انگور کے باغ کے پھل مین سے کچھہ لے اونھون نے اوسے پکڑ کے مارا اور خالی ہاتھہ بھیجا اوسنے

دوبارہ ایک اور نوکر کو اون پاس بھیجا اونھون نے اوسپر پتھر پھینکے اوسکا سر پھوڑا اور بے
حرمت کرکے پھیر بھیجا پھر اوسنے ایک اور کو بھیجا اونھون نے اوسے قتل کیا پھر اور بہتیرونکو
اونمین سے بعضونکو پیٹا اور بعضونکو مار ڈالا اب اوسکا ایک ہی بیٹا تھا جو اوسکا پیارا تھا آخر کو
اوسنے اوسے بھی اون پاس یہ کہہ کے بھیجا کہ وی میرے بیٹے سے دبینگے لیکن اون باغبانون
نے آپسمین کہا یہ وارث ہی آؤ ہم اوسے مار ڈالین تو میراث ہماری ہو جائیگی اور اونھون نے
اوسے پکڑ کے قتل کیا اور انگور کے باغ کے باہر پھینک دیا پس باغ کا مالک کیا کریگا وہ
آویگا اور اون باغبانون کو ہلاک کرکے انگور کا باغ اورونکو دیگا کیا تمنے یہ نوشتہ نہین پڑھا
کہ پتھر جسے معمارون نے ناپسند کیا وہی کونے کا سرا ہوا یہ خداوند کی طرف سے ہوا اور ہماری
نظرون مین عجیب ہی ✤

اور اسیطرح انجیل متی کے باب ۲۱ مین ہی اسقدر اور زیادہ ہی کہ حضرت عیسی فرماتے ہین
اسلیے مین تمسے کہتا ہون کہ خدا کی پادشاہت تمسے لے لیجاوے گی اور ایک قوم کو
جو اوسکی میوہ لاوے دیجاوے گی جو اس پتھر پر گریگا چور ہو جاویگا پر جسپر وہ گرے اوسکو پیس ڈالیگا
اور یہی مضمون انجیل لوقا کے باب ۲۰ درس ۹ سے ۱۸ تک مین ہی اور ۱۱۸ زبور مین اسی
مضمون کو یون بیان کیا ہی درس ۲۱ مین تیری حمد و ثنا کرونگا کہ تو نے میری سن لی اور میری
نجات ہوا ۲۲ وہ پتھر جسے معمارون نے رد کیا کونے کا سرا ہو گیا ہی ۲۳ یہ خداوند سے ہوا جو
ہماری نظرون مین عجیب ہی ۲۴ خداوند نے یہ دن مقرر کیا ہم تو اسمین خوشی کرینگے اور شادمان
ہونگے ۲۵ ای خداوند مین منت کرتا ہون نجات بخشیے ای خداوند مین منت کرتا ہون کامیابی
بخشیے ۲۶ مبارک ہی وہ جو خداوند کے نام سے آتا ہی ہم خداوند کے گھر مین سے تمکو
مبارکبادی دیتے ہین ✤

بلاؤ نداکرنے والونکو کہ پکارین ہوشیار ہو آسمان کی پادشاہت نزدیک ہی +

انجیل متی باب ۳ وَهٰكَذَا عِبَارَتُهٗ اون دنون مین یوحنا بپتسمہ دینے والا یہودیہ کے بیابان مین
ظاہر ہوکے منادی کرنے اور یہ کہنے لگا کہ توبہ کرو کیونکہ آسمان کی پادشاہت نزدیک ہی اور اوسی
انجیل کے باب ۴ درس ۱۷ مین ہی اوسی وقت سے یسوع نے منادی کرنی اور یہ کہنا شروع کیا کہ توبہ
کرو کیونکہ آسمان کی پادشاہت نزدیک آئی پھر حضرت عیسیٰ نے اپنے شاگردونکو یہ دعا سکھائی انجیل لوقا
باب ۱۱ وَهٰكَذَا عِبَارَتُهٗ ای ہمارے باپ جو آسمان پر ہی تیرے نام کی تقدیس ہو تیری پادشاہت
آوے تیری مراد جیسے آسمان پر زمین پر بھی بر آوے +

اور اوسکا دستور العمل مین جو بھیجونگا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ [۵۴] اوسکا سردار جہان کا
سردار ہوگا دیکھو انجیل یوحنا باب ۱۶ وَهٰكَذَا عِبَارَتُهٗ لیکن مین تمھین سچ کہتا ہون کہ تمھارے لیے میرا
جانا ہی فائدہ ہی کیونکہ اگر مین نجاؤن تو وکیل تم پاس نہ آویگا پر اگر مین جاؤن تو مین اوسے تم پاس
بھیجدونگا اور وہ آنکر دنیا کو گناہ سے راستے سے اور عدالت سے تقصیروار ٹھہرائیگا گناہ سے
اسلیے کہ وی مجھپر ایمان نہین لائے راستے سے اسلیے کہ مین اپنے باپ پاس جاتا ہون عدالت سے
اسلیے کہ اس جہان کے سردار پر حکم کیا گیا ہی +

اوس سردار کی حرکات وسکنات کیا دینی کیا دنیاوی ایسی خوبصورت اور سودمند ہونگی کہ جو دیکھیگا
وسنیگا بشوق تمام چلا اوٹھیگا لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ [۵۲] +

اوس سلطنت کا اول کام یہ ہوگا کہ وہ ایک عدالت باغیون کے حق مین مقرر کریگی جیسا کہ کتاب
اشعیا نبی کے باب ۴۲ مین ارشاد ہوا ہی وَهٰكَذَا عِبَارَتُهٗ دیکھو میرا بندہ جسے مین سنبھالتا میرا
برگزیدہ جس سے میرا جی راضی ہی مینے اپنی روح اوسپر رکھی وہ قومون کے درمیان عدالت جاری
کرائیگا وہ نہ چلائیگا اور اپنی صدا بلند نکریگا اور اپنی آواز بازارون مین سناویگا وہ مسلے ہوئے

۵۴ یہ آیت سیپارۂ ... سورۂ ... مین ہی ترجمہ اوتارا ہوا ہی جہان کے صاحب کا ۱۲

۵۲ یہ آیت سیپارۂ بست و یکم سورۂ احزاب مین ہی ترجمہ تمکو بھلی تھی سیکھنی رسول کی چال ۱۲

سینٹھے کو نہ توڑیگا اور دھکتے ہوے پتے کو نہ بجھاویگا وہ عدالت کو جاری کرائیگا کہ دائم رہے اوسکا
زوال نہوگا اور نہ مسلا جائیگا جبتک کہ راستے کو زمین پر قائم نکرے اور بحری ممالک اوسکی شریعت کی
راہ تکین خداوند خدا جو آسمانونکو خلق کرتا اور اونھین تانتا جو زمین کو اور اونھین جو اوسمین سے
نکلتے ہین پھیلاتا اور اون لوگونکو جو اوسپر ہین سانس دیتا اور اونکو جو اوسپر چلتے ہین روح بخشتا یون
فرماتا ہے مین خداوند نے تجھے صداقت کے لیے بلایا مین ہی تیرا ہاتھ پکڑونگا اور تیری حفاظت
کرونگا اور لوگون کے عہد اور قومون کے نور کے لیے تجھے دونگا کہ تو اندھون کی آنکھین کھولے
اور بندھون کو قید سے نکالے اور اونکو جو اندھیرے مین بیٹھے ہین قید خانے سے چھوڑا وے
یہوواہ مین ہون یہ میرا نام ہے اور اپنی شوکت دوسرونکو ندونگا اور وہ ستایش جو میرے لیے ہوتی
کھودی ہوئی مورتون کے لیے ہونے ندونگا دیکھو تو سابق پیشین گوئیان بر آئین اور مین نئی
باتین بتلاتا ہون اوس سے پیشتر کہ واقع ہون مین تمسے بیان کرتا ہون خداوند کے لیے ایک نیا
گیت گاؤ اے تم جو سمندر پر گذرتے ہو اور تم جو اوسمین بستے ہو اے بحری ممالک اور اونکے باشندو
تم زمین پر سرتاسر اوسکی ستایش کرو بیابان اور اوسکی بستیان قیدار کی آباد دیہات اپنی آواز
بلند کرینگے سلع کی بستی والے ایک گیت گائینگے پہاڑون کی چوٹیون پر سے للکارینگے وے
خداوند کا جلال ظاہر کرینگے اور بحری ممالک مین اوسکی ثناخوانی کرینگے خداوند ایک بہادر کے مانند
نکلیگا وہ جنگی مرد کے مانند اپنی غیرت کو اوسکائیگا وہ چلائیگا ہان وہ جنگ کے لیے بلائیگا وہ اپنے
دشمنون پر بہادری کریگا مین بہت مدتسے چپ رہا مین خاموش ہو رہا اور آپ کو روکتا گیا پر اب مین
اوس عورت کی طرح جسے دردزہ ہو چلاؤنگا اور ہانپونگا اور زور زور سے ٹھنڈھی سانس بھی
لونگا مین پہاڑون اور ٹیلونکو ویران کرڈالونگا اور اونکے سبزہ زارونکو خشک کرونگا اور اونکی
ندیان بستی کے لائق زمین بناؤنگا اور تالابونکو سوکھا دونگا اور اندھونکو اوس راہ سے کہ جسے

وہ نہین جانتے سچاؤنگا مین اونھین اوس رستون پر جنسے وے آگاہ نہین رے چلونگا مین اونکے آگے
تاریکی کو روشنی اور اونچی نیچی جگھونکو میدان کردونگا مین اونسے یہ سلوک کرونگا اور اونھین ترک نکرونگا
جو بجبر و تبلیغ احکام اطاعت و بندگی قبول کرینگے وہ آزاد کیے جائینگے یعنی سوا سے احکام شریعت کے
اور کسی امر مین وہ سلطنت کے بھی محکوم نہونگے اور آخرت مین بخشے جائینگے اور جو مقابلہ کرینگے وہ
قتل ہونگے یا قید ہوکر مثل رعایاے پادشاہان زمان ہر قسم کی اطاعت پر مجبور کیے جائینگے اور انکی
جائداد ضبط ہوکر تتر بتر کردی جائیگی یا جلا وطن کیے جائینگے اسواسطے کہ تفہیم و افہام سے جب ہدایت
وضلالت میز ہوگی تو پھر سزا دینا کچھ زبردستی نہین ہے کما قال اللہ تعالی لا اکراہ فی
الدین قد تبین الرشد من الغی ؛

اور یہ سلطنت ضعف یا قوت سے اوسوقت تک قائم رہیگی جب تک لوگ خدا کو بالکل بھول نہ جائینگے ؛

عن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وضع السیف فی
امتی لم یرفع عنہا الی یوم القیمۃ ولا تقوم الساعۃ حتی تلحق قبائل من
امتی بالمشرکین وحتی تعبد قبائل من امتی الاوثان وانہ سیکون فی
امتی کذابون ثلثون کلہم یزعم انہ نبی اللہ وانا خاتم النبیین لا نبی
بعدی ولا تزال طائفۃ من امتی علی الحق ظاہرین لا یضرہم من خالفہم
حتی یاتی امر اللہ رواہ ابو داؤد والترمذی ؛

اور وہ سلطنت محسود تمام سلطنتون کی ہوگی اوسکا طریقہ معاشرت و داد رسانی سب سے نرالا ہوگا
چنانچہ اوسکی الہامی باتون مین کچھ اس مقام پر ہم اس غرض سے نقل کرتے ہین کہ دیگر سلطنتون کے اصول
مقابلہ کرکے دریافت کیا جاے کہ جو سلطنتین تمام عیبون سے پاک ہین اور انکو سلطنت آسمانی ہونیکا دعوی ہے
اونمین بھی باوصف ترمیم و نظر ثانی اتفاقاً ایسی ایسی باتین موجود ہین جس سے یقین کرسکتے ہین کہ سلطنت آسمانی کے آثار اونمین نہین ہین

اول اعلاء کلمۃ اللہ اور خالص توحید اور خداوند کے نام کی عزت بجالانا اور اوسکا نام ہر پستی و
بلندی پر تعظیم و توحید کے ساتھ پکارا جانا ؂

اس قاعدے کا نشان سلطنت دنیاوی مین پایا نہین جاتا عزت نام خدا اور اعلاء
کلمۃ اللہ اور خالص کرنا توحید کا تو درکنار جہان تک اس سے کوئی بچ سکتا ہی اوس سلطنت
مین نہ فقط شایستہ اور تربیت یافتہ و غیر متعصب بلکہ قابل تعریف سمجھا جاتا ہی اور یہ عذر (کہ ان
تعلقات کو ہم دل سے برتتے ہین اور دل کا برتنا ظاہر سے افضل و اعلی ہی) قابل لحاظ نہین
ہی اسواسطے کہ تمام عقلا نے تسلیم کر لیا ہی کہ قلبی معاملات کی تصدیق و تکذیب انسان کے
افعال و اقوال سے ہوتی ہی حتی کہ دیکھنے والے دلی ارادۂ انسان پر بذریعہ اوسکی
حرکات و سکنات کے مطلع ہو جاتے ہین مثلاً غصے کی حالت مین چہرہ سرخ ہو جانا اور
زبان سے برا بھلا کہنا اور خشمگین آنکھ سے دیکھنا اور پاؤن سے چلکر ہاتھ سے مارنا
یہ سب آثار ثبوت غصے کے ہین پس فرمائیے کس نے ایذا خون اوسکے واسطے حلال و
مباح کر دیا ہی کس کے قلب مین تعمیل احکام الٰہی کا شوق ہی کون اوس گستاخ کو جو
رتبۂ شہنشاہی کو گھٹاتا ہی سزا دیتا ہی کون سوتے جاگتے اور اٹھتے بیٹھتے خدا
کا نام لیتا ہی کسکی کتاب کے آغاز پر خداے مقدس کا نام لکھا ہوتا ہی کون
لڑکون کو آغاز سبق مین خدا کا نام پڑھاتا ہی کون کہتا ہے کہ اسنے سپنے مین خدا
کو یاد کیا کرتا ہی غرض اگر دلمین کچھ بھی عظمت اس نام کی ہوتی تو ظاہر مین
کچھ نہ کچھ اثر ہوتا سچ ہے کہ آدمی کے جوارح سے وہی صادر ہوتا ہے
جو دل کے خزانے مین ہوتا ہے کما نقل عن عیسی علیہ السلام فی الانجیل
متی باب ۱۲ درس ۳۴ ای سانپون کے بچو تم برے ہوکے کیونکر اچھی بات کہہ سکتے ہو کیونکہ

جو دل مین بھرا ہی سو ہی مونہہ پر آتا ہی ۔ کیونکہ تو اپنی ہی باتون سے راستکار گنا جائیگا اور اپنی ہی باتون سے گنہگار ٹھہریگا فقط اور اسی مطابق قول کسی شاعر کا بھی ہی مصرع سے تراود ازکوزہ انچہ در آوندا دلست ؛

دوم خدا پر بھروسا رکھنا اوسی کی عبادت کرنا اوسی سے مدد مانگنا امر بالمعروف ونہی عن المنکر کیا کرنا ؛

اس قاعدے سے تمام سلطنت دنیاوی کو اختلاف ہی ؛

سوم بادشاہان روی زمین بموجب قواعد مقررہ کے اگر اوسکی شاہنشاہی کی عزت وتوقیر بجالا وینگے تو منصب خلافت ونیابت پر بحال رہینگے ورنہ معزول کیے جائینگے ملک الاملاک بعد ازین اونکا لقب ہوگا اور ہی اسم اعظم اسما شمار کیا جاویگا ؛

سلطنت دنیاوی مین ہر ایک کو ملک الاملاک کہلانیکا شوق ہوتا ہی اور اوسکو برا نہین جانتے ؛

چوتھا رحم نافرمانون اور باغیون سے لڑنا اور بعد گرفتاری اونکو سزا سے موت دینا یا اسیر رکھنا یعنی قید کرنا غلام بنانا اور اونکا مال واسباب ضبط کرنا یا جلا وطن کرنا یا اونکو زچ کرنا یا اونکو چھوڑ دینا

اس قاعدے سے اور سلطنتون کو بھی اتفاق ہی وہ بھی اپنے باغیون سے لڑنا اور بعد گرفتاری سزا موت دینا یا اسیر وجلا وطن کرنا اور اونکا مال لوٹنا اور اونکی حشمت خاک مین ملانا یا اونکو زچ کرنا واجب بلکہ باعث بقاے سلطنت جانتے ہین فرق اگر ہی تو یا تعریف درستی جرم مین یا طریق سلوک او معافی سزا مین آسمانی سلطنت کی حکومت محدود نہین ہی جو خدا کا ملک ہی وہ اوسکے نائب کا دار الحکومت ہی اور جو وہان کے باشندے ہین وہ رعایا ہین جو بموجب قواعد مقررہ بالا کے خدا کی نافرمانی کرتا ہی وہ باغی تصور ہوتا ہی بغاوت صرف قول وفعل سے اوسکی تعریف کے بموجب لائق سزا تصور کی جاتی ہی امور قلبی سے مواخذہ نہین کیا جاتا بحالت گرفتاری مجرمونکو سزاے موت دیجاتی ہی یا یہ سزا دیجاتی ہی کہ اونکو جو خداے پاک کی خالص عبودیت سے گریز تھا تو وہ

ہر قسم کی عبدیت پر مجبور کیے جاتے ہین باانیہمہ اونکی غورو پرداخت مین فرق نہین آتا اور
چونکہ یہ سلطنت جمہوری ہوتی ہی تو ہر ایک رکن سلطنت بطور خود اونکی کفالت کرتا ہی اونکے
رہنے کا کوئی مکان معین نہین ہوتا اور کھلے بندون رہتے ہین اوس سلطنت کے تربیت یافتہ
جو لوگ ہین اونکو اپنی اولاد کے برابر رکھتے ہین اور اونکو غلام جسکے معنی ولد کے ہین کہتے ہین
اور اونکی آزادی کی ہمیشہ فکر رہا کرتی ہی خصوصًا اون غلامون کی جو بغاوت سے تائب ہوگئے ہین
اور جن کو سزاے اجلاے وطنی دیتے ہین اونکو اختیار دیتے ہین کہ اپنے مال و دولت و زن
و فرزند کے ساتھہ جہان چاہین چلے جائین اور دنیا وہی سلطنت محدود اوسی جزیرے مین
ہوتی ہی جس پر اوسنے کسی طور پر قبضہ حاصل کر لیا ہی اون مین سے بعض سلطنتون کے
مقننین نے جرم بغاوت کو ایسا وسیع کر دیا ہی کہ ہر شخص مجرد خیال بد اندیشی سے اپنی
قرار پا کر سزاے اسیری جسکو درحقیقت غلامی کہنا ممکن ہی پا سکتا ہی یہ سزا اون تکلیفات
کے ساتھہ جو ہوتی ہی ایسی سخت ہی جو پیمانۂ گناہ مین سما نہین سکتی کاش اگر اسیقدر
سزا ہوتی کہ جس اطاعت سے انحراف ثابت کیا گیا تھا اوسی پر براے چندے مجبور
کیے جاتے تو مضائقہ نہ تھا لیکن مشکل تو یہ ہی کہ گناہ موقت کے واسطے سزاے مادام
حیات یا قریب قریب اوسکے دی جاتی ہی اور اوسپر سلوک یہ ہی کہ کمل کی ٹوپی
دری کا کرتہ پاؤن مین زنجیر نہ حاجت بشری اپنی احتیاط کے موافق نہ فرائض
مذہبی اپنے دستورات اور اوقات پر ادا کرنے پاتے ہین نہ نکاح نہ ملاقات
دوست و آشنا و عزیز و اقارب کی کر سکتے ہین نہ اپنی خود مختاری سے کسی
جگہہ نشست و برخاست کے مجاز ہین کھانے کو وہی وس چھٹانک آٹا جو مٹی کا
بغیر چھنا ہوا جسکو کوئی غریب آدمی بھی کسی درجے کا نہ کھا سکے نہ پانی ٹھنڈا نہ نیند بھر سونا ممکن

مٹی کاٹنا یا سرکار کیواسطے کوئی اور حرفہ اور پیشہ کرنا اور بامید خلاص ہر ایک کا مونہہ تاکنا بغیر امید
دیاس سے رو دینا یا اپنے مان باپ خویش و اقارب زن و فرزند کی حالت مفارقت کی بلبلاہٹ یاد کرنا اور
آہ کر کے رہجانا الغرض دنیاوی سے بالکل محروم نہ کبھی چھوٹنے کی امید نہ موت کا وقت معلوم اور اوسپر غضب
یہ ہے کہ اگر کوئی انسان بمقتضائے انسانیت کچھ اونسے سلوک کرنیکا ارادہ کرے تو یہی حال اوسکا بھی ہو
اور اون بیچارے کو ایک اور طبقے مین جسکو قید تنہائی کہتے ہین جانا پڑے وہان کے تکلیفات نہ
شدائد اللہم احفظنا اور سزا اوسپر برہنہ کر کے سر سے تازیانہ دینا اور جہان قیدیون سے بھیک
منگوانیکا دستور ہے وہ اور مصیبت ہے اور سزاے جلا وطنی یہ مقرر کی ہے کہ مجرم کو ایک جزیرۂ غیر آباد مین
بند کر دیتے ہین جہان تمام عمر رونا اور غم کھانا اور آنسو پینے کے سوا دوسری نعمت نہین ہے ؛

افسوس کا مقام ہے کہ منشاء گورنمنٹ نیک نظر انصاف پسند جو حسن معاشرت و خوش اخلاقی و مراعات
نوع انسان کے ساتھ کرنیکا تھا بنیہ مجرمون کے پردہ مین ایسا چھپ گیا ہے کہ جب انعدام رسم غلامی
کی اور سلطنتون سے تحریک کی جاتی ہے تو یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ اگر اونکی زبان سے اپنی بد اخلاقیون
پر مطلع ہوے تو کیا کچھ ندامت ہوگی اسواسطے کہ غلامی تو اسی وجہ سے مذموم سمجھی جاتی ہے کہ وہ
آزاد نہین خیال کی جاتی اور اونکے مالک اونسے بدسلوکیان کرتے ہین تو یہ امر کیا قیدیون مین
نہین پایا جاتا ہان بلکہ اوس سے سو حصہ زیادہ اور غلامون کو تو ایسا بھی ممکن ہے کہ کسی وقت مالک
کے وارث ہو جائین یا مالک اونکو بڑے رتبے پر پہونچا دے جیسے میان الماس کا قصہ مگر ہمنے
آج تک کسی قیدی کو مارکین کا انگرکھا بھی پہنے اور پھل پھلاری کھاتے نہین دیکھا کیا انصاف
اور تہذیب کا خیال ہے کہ ہمارے ہمجنس کی یہ حالت تنزل مثل غلامون کے ہونے کے لائق نہین ہے اور کیا وہ کسی ایک
فعل نامحمود سے ہمیشہ کے لیے مستحق ایسی سزا کے ہونگے جو بہائم کی بھی نہونا چاہیے ؛

غرض غلامی اور قید دونون اونکے جرم کا نتیجہ ہے پھر اونکے نام اپنی اصطلاح اور زبان مین

جدا جدا رکھہ لیے ہین مثلاً جس مجرم سے یہ اقرار ہو جاتا ہی کہ اسقدر روپیہ اگر وہ دیگا تو آزاد
ہو جائیگا آسمانی سلطنت والے اوسکو غلام مکاتب کہتے ہین اور دنیاوی سلطنت مین قید عوض جرمانہ
نام رکھا جاتا ہی اسیطرح دائم الحبس قیدی زیادہ میعاد کہ ترجمہ غلام مطلق کے ہین بعض بعض حالتونمین کچھہ فرق
ہو گیا ہی تب بھی نتیجہ دونونکا ایک ہی نکلتا ہی مثلاً اسیران جنگ کی عورتین بہ تحت وتصرف اسیر کنندگان
کے رہتی ہین اور قیدیان زیادہ میعاد کی اکثر حالت زناکاری مین بسر کرتی ہین اونکے بچونکی کفالت کسی
ایک کے ذمے ہو جاتی ہی انکے بچے دربدر مارے پہرتے ہین نہ سرکار اونکو پوچھتی ہی نہ کوئی دوسرا غمخوار اونکی
دلداری کرتا ہی اگر غلامون کی نسل زیر نگاہ مالک رہتی ہی تو نسل رعیان سلطنت کی بھی زیر حراست گورنمنٹ
کے ہمیشہ رہتی ہی وہ ایسے خود مختار نہین ہونے پاتے کہ جہان چاہین رہین جہان چاہین جائین ؀

پنجم عہدہ خلافت کسیکا حق موروثی نہ سمجھنا بلکہ ایک دوسرے پر منتقل کرتے رہنا ؀
یہ قاعدہ دنیاوی سلطنت کے بالکل برخلاف ہی جو کچھہ وہ کرتے ہین یا اپنے یا اپنی اولاد کے واسطے
محض خدا کیواسطے کچھہ نہین کرتے ؀

ششم خلیفہ کو محکوم شریعت رہنا آزاد و خود مختار نہونا نہ کوئی دربان و حاجب وغیرہ کہ احتشام
رکھنا نہ کسی کو غیر واجبی سزا دینا نہ کسیکا دوست نہ کسیکا دشمن محض اللہ ہی کے واسطے بغض و عداوت
والفت و محبت مخلوق سے کیا کرنا اوسکی اہانت اور اوسکا قتل ذاتی معاملے مین قتل اہانت و قتل احد
من الناس کی سمجھنا کوئی امتیاز و تفوق نشست و برخاست و مکان و لباس طعام و سواری و تواضع
و تعظیم مین اوسکو نہونا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنے واسطے اوٹھنا لوگونکا پسند
نکرتے تھے ہمیشہ اونکو منع کیا کرتے تھے قصۂ قتل خلیفہ عثمان رض و عمر رض و علی رض رضوان اللہ علیہم
اجمعین ایک مشہور قصہ ہی جس سے ثابت ہوتا ہی کہ اونکے قتل و اہانت کا کچھہ بڑا انتقام نہین لیا
گیا اور خلیفہ عثمان رض محض بہ تبعیت شریعت باوصف قدرت اپنے مخالفون کا تشنۂ خون ہونے اور نیز

گذرا ہو گذرا خلفا اظہار عبودیت اپنا فخر سمجھتے تھے حتی کہ اون اوقات مین کہ لوگ آسایش و آرام مین ہوتے تھے وہ بیچارے اپنی جماعت کو لیئے ہوئے شاہنشاہ کے روبرو بخشوع و خضوع باوضاع مختلف جو انسان کے بیٹھنے وادٹھنے سے مراد ہی بلا قید بچھانے فرش کے زمین یا گھاس پر اپنا تذلل اور اوسکی عظمت ظاہر کرتے تھے یہ عمدہ فرض اونسے پنج وقتہ علی رؤس الاشہاد ادا ہوتا تھا اور اونکی پیشانیان خاک آلودہ رہا کرتی تھین اور وہ شرم نکرتے تھے بلکہ قولاً و فعلاً بے رغبتی دنیا سے ظاہر کیا کرتے تھے اچھے کھانے پینے اور بیجا حکومت و شیخی سے اونکو مطلب نتھا اور یہ فعل اونکا الہامی و اختیاری تھا نہ اضطراری اور مکاری سے ؛

ہفتم اوسکو فوج سرکاری سمجھنا جو محض خدا کے واسطے جان و مال سے حاضر رہے اور اونکو ضبطی جائداد باغیان اور سپاہیان سے حصہ دینا اور اونکو شریک سلطنت تصور کرنا وہ لوگ آپسمین رحیم اور مخالفون پر سخت و شجاع ہونگے وہ خدا و رسول خدا کے دوست اور خدا و رسول خدا اونکا دوست ہوگا کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈرینگے کما قال اللہ تعالیٰ یا ایہا الذین امنوا من یرتد منکم عن دینہ فسوف یاتی اللہ بقوم یحبہم و یحبونہ اذلۃ علی المؤمنین اعزۃ علی الکافرین یجاہدون فی سبیل اللہ ولا یخافون لومۃ لائم ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ واسع علیم ؛

یہ دونون قاعدے سلطنت دنیاوی کے تمامتر خلاف ہین ؛

ہشتم مالدارون سے جزو قلیل بطور زکاۃ یا جزیہ یا عشر یا خراج بآسانی لیکر فقرا و مستحقین پر بلا لحاظ قوم و ملت صرف کرنا یا اوس سے سامان حرب و ضرب مہیا کرنا یا تنخواہ و اجرت عمال و کار رفاہ عام مین خرچ کرنا ؛

اس قاعدے سے نہ بالکل اتفاق ہو نہ بالکل اختلاف یعنی دنیاوی سلطنت مین بھی محصول

لیا جاتا ہی مگر اسطرحسے کہ کام کام پر رسوم و فیس اور بسوہ بسوہ اراضی پر مالگذاری اور ابواب اور تھوڑی تھوڑی آمدنیون پر ٹکس اور خفیف خفیف باتون مین جرمانہ اور دواب وآرابہ اور سڑک اور ندیون پر چلنے کا محصول اور امور رفاہ عام کا خرچ یہ سب بلکہ اور بہت کچھ رعایا کو دینا پڑتا ہی اوس کا حصہ کلان تنخواہون مین اہل یورپ کے صرف ہوتا ہی یا اون کامون مین جس مین اوسی قوم کے لوگ متمتع ہو سکتے ہین ہندوستانیون کی یا ایسی جود و بخشش کے وقت یہ نہین ہوتی گو وہ کسی طرح کے حاجتمند او رکسی خاندان اور صفت مین مشہور ہون یہ ایک بات ہندوستانیون کی خاطرشکنی کی ایسی ہی جس سے اون کو اس اظہار کا موقع ملا ہی کہ ہماری کمائیون مین گورنمنٹ شاد و ناشاد حصہ لگا لیتی ہی اور پھر ہمکو یاد نہین فرماتی ہم کہتے ہین کہ دانائی و ہوشیاری و ذیعلمی و ایمانداری اور زیادہ اور اچھا کام کرنے کے سبب سے یہ ترقی اور تنزل نہین ہی بلکہ یہ دنیاوی و آسمانی انتظامات کا فرق دنیا کو ایسی منصف اور فیاض گورنمنٹ کے عہد مین دکھلایا گیا ہی فَاعْتَبِرُوْا يَا أُولِى الْأَبْصَارِ ؞

نہم خونریزی محض خدا کے واسطے جائز اور ملک بڑھانے و خزانہ جمع کرنے کے لیے ناجائز ہوتا ؞

سلطنت دنیاوی اس قاعدے کے بالکل برخلاف ہی اوس مین خدا کے کامون مین نہ جان لیتے ہین نہ دیتے ہین بلکہ جو شخص جہان تک اوس سے بچتا ہی اور نفرت طبعی اپنی ظاہر کرتا ہی وہ تربیت یافتہ

وشایستہ ومہذب فلسفی کہلاتا ہی مگر انسب روئی ملک و دولت سکے واسطے جان لیتے بھی ہین اور دیتے بھی ہین ؛

وَ هٰذَا الشَّيْئُ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطَانٍ اور جان لینے کے طریقے چند در چند ہین از انجملہ ہی بھوکھا و پیاسا مجبورانہ بعوض چند درہم و دینار زندگی کے گورنمنٹ سے عہد کرتا ہی کہ اوسکی تمام اغراض دنیاوی ہین تا اوسنے زندگی وہ شریک رہیگا حتی کہ لڑائیون مین جان تک دیگا فرمان برداری واقرار سے انحراف نکریگا تب وہ گوراسپاہی بنایا جاتا ہی اور تمام مخصوص مقامون پر اوس سے کام لیا جاتا ہی اب کون سکے کہ اگر جان لینا صرف اوسکی رضامندی پر جائز و موقوف ہی تو اقدام خودکشی کیون جرم قرار دیا گیا ہی زیادہ ہنسی تو اسپر آتی ہی کہ آزادی کا گروہ تا تو جائز معاہدون سے سمجھا جاتا ہی اور بیع ہونا ناجائز یا ایک عضو انسان یعنی مقام مخصوص عورت کا بیع ہونا جائز اور تمام اعضا کا ناجائز سمجھا جاتا ہی حال آنکہ مال سب کا ایک ہی یہ دو اختلافات اصولی ہین جس سے سلطنت آسمانی بالکل پاک و صاف ہی کما قال اللّٰہ تعالیٰ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ؛

ونہم عذر و نقض عہد کا جائز نہونا ؛

اس قاعدے سے تمام عالم کو اتفاق ہی ؛

یازدہم تصفیہ حق اللہ و حق عباد ایک طور پر کرنا اور جرائم کی سزا تجویز کرنا جسکی تہمت عقلاً و نقلاً عام ہو اپنی عقل و فکر سے ہر روز جرم نگرھانہ بنانا ؛

یہ قاعدہ بھی سلطنت دنیاوی کے بالکل برخلاف ہی حق اللہ مین کچھ دست اندازی نہین کرتے مگر حقوق سلطنت پر جو اونکے مقرر کیے ہوئے ہین نگہداشت کلی رکھتے ہین اور تصفیہ حق عباد

اپنے قواعد کی رعایت سے کرتے ہین ہمیشہ نئے نئے جرم اور نئی نئی میعاد سماعت مقدمات کی
بناتے ہین سوا اس بات کے کہ تمام قلمرو کے آدمی اوس سے اوسیطرح واقف ہین جیسا منشا واضع
آئین وقانون کا ہی داخل دیتے ہین اگر اونھین سے پوچھو کہ تمام ملکی آدمی تمھارے اون جرائم مخترعہ
اور اونکی تعریفات و مستثنیات اور قواعد انصاف سے کیا واقف ہین بلکہ تمکو خود بھی یاد ہی تو شاید
کہین کچھ نہین پھر ایسے قواعد سے انصاف کرنا اور ایسے جرائم کی سزا دینا کون انصاف ہی اسوقت
قوانین و ایکٹ و نظائر و سرکلرات و رزولیوشن و لٹرکشن و میمورنڈم و دستور العمل وغیرہ اس کثرت سے ملک
مین موجود اور ہر مہینے بلکہ ہر ہفتے مین دو چار ہمیشہ آتے جاتے ہین کہ اگر کوئی ہوشیار تمام کاروبار دینی
و دنیاوی سے معطل ہو کر صرف اوسیکو دیکھا اور سنا اور سمجھا کرے تب بھی ممکن نہین ہی کہ تمامی اصول و فروع سے
تمام عمر مین ایسی واقفیت پیدا کرے کہ حفاظت جان و مال کی کر سکے پھر اونکے حال پر کیون نہ افسوس
کیا جائے جو نہ خود لکھ سکتے ہین نہ پڑھ سکتے ہین تمام اوقات اونکی پیٹ کے دھندے مین صرف
ہوتی ہی کسوقت وہ اپنا کام اور کسوقت آرام اور کسوقت قانون سیکھین وہ کیا جانین کہ قانون مختص الامر
کیا ہی اور مختص المقام کون چڑھا ہی اور کون قانون و ایکٹ فی الحال کہان جاری ہی اور کہان نہین
جاری ہی اور کون بالکل اور کسکی کون دفعہ منسوخ ہی اور کون کب جاری ہوگا اور کون نہین غرض
جسکی دریافت کی اونکو قدرت نہین ہی اور نہ کبھی ہو سکتی ہی اوس بنا پر اونکے حالات و معاملات
شبانہ روز کو جانچنا اور نتیجہ بھلائی و برائی کا اوس سے اونکے حق مین پیدا کرنا یہ کیا ہی ؛

١٢

دوازدہم مظلوم کی اعانت کرنا ؛

اصل دوازدہم

اس قاعدے کا برتاؤ سلطنت دنیاوی مین بڑی طوالت سے باین شرط ہوتا ہی کہ اول مستغیث
کامل طور پر گورنمنٹ کی اغراض زمین شریک ہو اور منہ مانگی فیس ادا کرے فرضاً اگر تین ہزار کا
کاغذ لینا دستور ہی تو بعوض دو ہزار نو سو ننانوے پندرہ آنے کا نہ لیا جاویگا اور اوسی لپٹنے ایک آنے کے

افسوس ہین اوس بیچارے کی دادرسی ملتوی رکھینگے ؛

دوم ایک کاغذ پر تمام واقعات لکھے اگر اون واقعات کے متعلق کوئی بحث قانون کی پیش ہوگی تو پھر مقدمہ پونگ ہو جاتا ہی کوئی اپنی تلوار آزماتا ہی کوئی بندوق خالی کرتا ہی کوئی اپنے دست و بازو کی قوت دکھلاتا ہی حکام اسی کھیل و کود و تفنن طبع مین ہوتے ہین کہ مستغیث کا کام تمام ہو جاتا ہی ؛

سوم اگر ان دونون کامون سے کسی طرح نجات ملی اور قضا را ستاویز اسٹامپ ناقص القیمت پر نکلی تو اور لینے کے دینے پڑ گئے مخالف اوسکے قید ہونے کی راہ تکتے ہین اور دوست بست گونہ تک جرمانہ اوسکے چھوٹ آنے کو غنیمت سمجھتے ہین و بیچارہ عجب کشمکش مین ہوتا ہی اور دعائین کرتا ہی کہ ای خدا اس مرتبہ تو مجھے عدالت کے ضغطہ سے بچالے آیندہ مین کبھی یہ رستہ نہ چلونگا ؛

پس اس قاعدے کی شکل ان اسباب سے اب یون ہو گئی ؛

	مظلوم کو اعانت گورنمنٹ کی خرید کرکے لینا	

فائدہ سیزدہم

سیزدہم (۱۳) شورے کو پسند کرنا ؛

اس قاعدے کے استحسان کے تمام عقلا قائل ہین ؛

فائدہ چہاردہم

چہاردہم (۱۴) خیر خواہی رعایا محض اونکے فائدے کے لیے کرنا ؛

اس قاعدے کا برتاؤ سلطنت دنیاوی مین بھی ہوتا ہی مگر بجائے اونکے فائدے کے اپنا فائدہ ملحوظ رہتا ہی یہ غرض نہین ہوتی کہ اون پر احسان کیجیے اور اپنا فرض جو خالق کی طرف سے اونکی پرورش و نگہبانی کا ہی ادا کیجیے بلکہ یہ مطلب ہوتا ہی کہ اونکو دانہ پانی دیجیے اور مکروہات سے بچائیے پھر اون سے کچھ حاصل کیجیے ؛

فائدہ پانزدہم

پانزدہم (۱۵) رعایا کی فلاح کے واسطے اون کی کوشش کرنا ؛

اس قاعدے کے استحسان کا تمام عالم قائل ہے سلطنت دنیاوی بھی بہت کوشش کرتی ہے مگر اکثر
بے فائدہ و طول ہوئی ہے سلطنت آسمانی کے جو عمدہ اصول اسباب مین ہین وہ قابل عمل کرنے کے ہین
تفصیل اوسکی کتب مین موجود ہے ہم اگر لکھین تو ایک کتاب ہو جاوے اور اصل مطلب رہجاوے ؛

شانزدہم حکم عدم استعمال پارچہ ریشمی و ظروف و زیور نقرئی و طلائی یا کسی قسم کے تکلفات سے
جسمین شان نمود یا عجب و تن آسانی و شکم پروری و طمع و حسد و بغض کا پایا جاتا احتراز کرنا ؛

ہفدہم حکم سخت زبانی و زہد و بدکلامی و بے تکلفی کی عادت کرنا ؛

ہیجدہم حکم عزت صبر و شجاعت و نیک نیتی دوسرے عہد و توکل سے حاصل کرنا ؛

نوزدہم دنیا سے بقدر ضرورت تعلق رکھنا اوس سے محبت نکرنا اور اوسمین مبتلا نہونا ؛

یہ سب امور طریقہ معاشرت سلطنت دنیاوی کے برخلاف ہین ؛

اور اوسکا قانون نجات تمام ادیان کے قانون نجات سے بہتر اور آسان تر اور قریب القیاس
ہوگا اوسکو بھی ہم ایک تمہید کے ساتھ اس مقام پر کچھ بیان کرتے ہین ؛

واضح رہے کہ یہود منتظر تھے کہ ایک نجات دہندہ پیدا ہوگا جو توریت کے اون سخت حکمونکی
تلافی کریگا جنکی تعمیل اونپر مشکل تھی جب عیسی علیہ السلام کو یہ کہتے سنا کہ احکام الہی روح سے
تعلق رکھتے ہین اور دل مصدر گناہ ہے اوسمین جو خیالات اور خواہشین پیدا ہوتی ہین احکام الہی
اون سب کی اصلاح کرتے ہین اور مین شریعت موسوی کو تکمیل کرنے آیا ہون اور تمام اون شاگردون
کو جنکا ذکر انجیل متی کے باب پنجم مین ہے بخوبی سمجھے تو بہت گھبرائے اور کہنے لگے کہ وہ مثل
ہے کہ روزہ چھوڑانے گئے تراویح اور گلے پڑی یا تو ہمکو توریت کے سخت احکامون سے
خوش ہونے کی امید تھی یا خطرات قلب کا مواخذہ اور ستزاد ہو گیا مثلاً توریت مین خون کرنے پر
سزا ہوتی تھی اب یہ ورد چلیا کہ جو کوئی کسی پر بے سبب غصہ ہوگا یا احمق یا واہی کسیکو کہیگا جہنم مین ڈالا جائیگا

یا زانی بعد وقوع فعل زانی قرار پاکر مطابق حکم توریت کے لائق سزا تھا لیکن اب جو کوئی کسی عورتکو
بنظر شہوت دیکھے گا اوسپر جرم زنا متحقق ہوچکا اوس پاداش مین جہنم مین پڑے گا اسیطرح اکثر
مسائل مشکل انجیل سے سخت بدحواس و رمتردد ہوئے اور یہ تردد اونکا گو حق بجانب تھا کہ تو عیسائیون
نے صرف حضرت عیسی کو مستثنی کر کے لکھا ہے کہ اولاد آدم مین وہی ایک تھا جو گناہون سے پاک تھا
مگر یہ مصیبت اونکو کسی نہ کسی طرح جھیلنی تھی بقول شخصے ع شاد باید زیستن ناشاد باید زیستن
نہ انکار نبوت اونکو مناسب نہ نبی کا ایذا دینا لازم تھا ہرچند بعد ختم زمانہ حواریون کے عیسائیون نے
برخلاف تعلیم عیسوی پابندی شریعت کی بالکل چھوڑ دی اور یہ عقیدہ تراشا کہ تثلیث کے
ماننے والے کو کوئی کام شریعت کا کرنا ضرور نہین ہے اوسکی نجات کو اسیقدر کافی ہوگا کہ وہ
آنحضرت کا مصلوب ہونا واسطے کفارہ گناہ امت کے اور لعنتی ہوکر تین دن دوزخ مین رہنا اور پھر جی اوٹھنا
یقین کرتا ہو مگر یہودیون نے مطلق التفات نکیا اور سمجھ گئے کہ یہ وہ نجات دہندہ موعود نہین ہے
اور عیسائیون کے ان عقائد کو پہلی باتون سے بھی زیادہ مشکل سمجھا اسواسطے کہ انسان کو خدا سمجھنا
اور تثلیث مین وحدت کا قائل ہونا ایسا محال تھا کہ عقل انسانی مین نہین آسکتا تھا لہذا انتظار اونکا
ختم نہوا اور بدستور دعائین ظہور سلطنت آسمانی کی کرتے رہے اس امر خاص مین ایماندار عیسائی بھی
اونکے شریک رہے کیونکہ اونکو یہ بات یاد تھی کہ حواری شریعت کے پابند اور سلطنت اور فتح کے
آرزومند صعود عیسوی کے بعد بھی تھے بلکہ خود حضرت عیسی علیہ السلام مثل یوحنا کے منادی آسمانی
پادشاہت کے آنے کی کرتے تھے اور اپنے شاگردون اور اصحاب کو نماز کی دعائین ان الفاظ سے
سکھایا کرتے تھے { کہ تیری سلطنت آوے تیرا مطلب جیسا آسمان پر زمین مین بھی ہووے
تو اس سے وہ سلطنت فرضی روحانی مسیح علیہ السلام کی خیال نہین کی جاسکتی جسکے قائل اس زمانے کے
عیسائی ہین اور وہ بخوبی جانتے تھے کہ نجات دہندہ بموجب ارشاد مسیح کے کوئی اور ہے جو بعد ازین

دنیا کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے مشرف کریگا ✝

پس جسطرح عقل اس نقل کو باور کرتی ہی کہ خالق اپنی مخلوق کی مغفرت کے واسطے دنیا مین ایک شفیع بھیجیگا اوسیطرح عقل اسکو بھی تجویز کرتی ہی کہ وہ شفیع المذنبین نہ فرشتہ نہ خدا نہ روح القدس بلکہ انسان ہوگا اور اوسکی قوتین سب مردون سے زائد ہونگی اور وہ خوبصورت بھی ہوگا خوبصورت اس لیے کہ ہر زن و مرد اوس سے رغبت کرے کوئی وجہ نفرت کی پیدا نہو انسان اس لیے کہ متکیف بکیفیات و متاثر و متاذ تمام واردات انسانی کا ہو اور قوتین کامل اسواسطے کہ اپنے خیالات اور خواہشون پر جو اعلی درجے کے ہین دوسرون کے خیالات اور خواہشون کو قیاس کیا کرے کہ کون بات انسان سے رک سکتی ہی اور کون نہین اور کون اختیاری ہی اور کون اضطراری جو رک سکتی ہی اور اختیاری ہی اوسکے وسائل از خود پیدا ہو سکتے ہین مثلاً عورتون کا بن ٹھن کر سوار ہو کر بے محابا نکلنا اور اونکا اختلاط غیر مردون سے کرنا اسمین جیسا ایک بات کا خوف ہی وہ فقط پردے سے مٹ سکتا ہی مگر اسمین جو ایک حالت اضطراری ہی کہ وہ رک نہین سکتی یعنی بمجرد نگاہ کے بد خیال دل مین آنا اوسکے لیے خدا سے درخواست کرے کہ اونکے معافی کا قانون ایسا اور ویسا ہونا چاہیے گویا اوسکا قلب مجموعہ تمام مخلوق کے قلبونکا ہوگا اور وہ ایک زبان تمام زبانون سے عذر خواہی کریگی پس ٹھیک تعبیر لفظ وکیل کی جسکا ذکر انا جیل مین ہی جیسے اس موصوف پر صادق آتی ہی ایسی کسی دوسرے پر نہین ✝

جب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بان صفات معروف ہوئے اونھون نے یہ ارشاد فرمایا یَآ اَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا اور مین وہی ہون جسکے تم منتظر تھے مین اپنی طرف سے کچھ نکہونگا جو خدا اپنا کلام میرے مونہہ مین ڈالیگا وہی کہونگا اگر اپنی طرف سے کچھ کہون خدا مجھے مار ڈالیگا چنانچہ حق سبحانہ تعالی اسکی خبر قرآن مین دیتا ہی آیہ کریمہ وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی اور پھر یہ بھی ارشاد کرتا ہی وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَیْنَا

سپارہ نہم سورۂ اعراف مین ۲۰ ترجمہ اے لوگو مین رسول ہون اللہ کا ...

۲۷ سپارہ سورۂ نجم ... ترجمہ اور نہین بولتا اپنی خواہش سے ... یہ تو حکم ہی بھیجا ہوا

[illegible]

لعض الاقاویل لاخذنا منه بالیمین ثم لقطعنا منه الوتین اور یہی مضمون
توریت کی کتاب استثنا کے باب ۱۸ مین ہے ۱۸ وے کے لیے اونکے بھائیون مین سے تجھسا ایک نبی
برپا کرونگا اور اپنا کلام اوسکے مونہہ مین ڈالونگا وہ جو کچھ مین اوسے فرماؤنگا وہ سب اونسے
کہیگا ۱۹ اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری باتونکو جنھین وہ میرا نام لیکے کہیگا نہ سنیگا تو مین اوسکا حساب
اوس سے لونگا ۲۰ لیکن وہ نبی جو ایسی گستاخی کرے کہ کوئی بات میرے نام سے کہے جسکے کہنے کا
مینے اوسے حکم نہین دیا یا اور معبودون کے نام سے کہے وہ نبی قتل کیا جاوے فقط
اور یہ فرمایا کہ خدا اپنے بندونکو آزاد اور اونکو نجات دیا چاہتا ہی جو قانون اونکے واسطے دنیا مین مقرر
کریگا اوسی بموجب آخرت مین جزا و سزا ہوگی إِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ ۵۲ اور توریت کے وہ
احکام جو بنی اسرائیل پر شاق تھے بدل دیگا اور جس حکم کی تعمیل امت پر گران ہوگی اور اوسمین وہ تخفیف
وحی کے زمانے تک چاہا کرینگے کیجائیگی اس مین نئے حکم سے پہلا حکم منسوخ یا نسیا منسیا ہوجائیگا
فاقروا ان شئتم ۵۳ مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا أَوْ مِثْلِهَا أَلَمْ تَعْلَمْ
أَنَّ اللّٰهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ کیونکہ اللہ کو آپ پر آسانی منظور ہی حکومت اور سختی منظور نہین
۵۴ يُرِيدُ اللّٰهُ أَنْ يُخَفِّفَ عَنْكُمْ وَخُلِقَ الْإِنْسَانُ ضَعِيفًا مگر یہ سب اونکی خاطر ہی جو خدا اور
اوسکے رسولون اور کتابون اور ملائکہ اور قیامت کے ہونے پر یقین رکھینگے اور یہ بھی اون
انعام عموما ہوگا کہ اگر وہ ایک نیکی کرینگے دس شمار ہوگی اور ایک بدی ایک ہی تصور ہوگی چنانچہ
حق سبحانہ تعالی فرماتا ہی ۵۵ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ
فَلَا يُجْزَىٰ إِلَّا مِثْلَهَا اور اگر بدی کرنیکا ارادہ کرینگے اور نکرینگے تو کچھ نہ لکھا جائیگا اور جو نیکی
کرنیکا ارادہ کرینگے اور نکرینگے تو ایک نیکی اونکو دیجائیگی اونکو ہر تکلیفات دینی اور دنیاوی مین ثواب
دیا جائیگا اور گناہ اونکے حبط ہوا کرینگے اور اونکو یہ بھی اختیار دیا جائیگا کہ اپنی نیکیون مین

دوسرونکو شامل کرین غرض اونکو ہر ایک چھوٹے کام مین بڑا اجر ملیگا کما قال النبي صلی اللہ
علیہ وسلم عن ابن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انما اجلکم
في اجل من خلا من الامم ما بين صلوة العصر الی مغرب الشمس وانما مثلکم
ومثل اليهود والنصاری کرجل استعمل عمالا فقال من يعمل لي الی نصف النهار
علی قيراط قيراط فعملت اليهود الی نصف النهار علی قيراط قيراط ثم قال
من يعمل لي من نصف النهار الی صلوة العصر علی قيراط قيراط فعملت
النصاری من نصف النهار الی صلوة العصر علی قيراط قيراط ثم قال من يعمل
لي من صلوة العصر الی مغرب الشمس علی قيراطين قيراطين الا فانتم الذين
يعملون من صلوة العصر الی مغرب الشمس الا لکم الاجر مرتين فغضبت
اليهود والنصاری فقالوا نحن اکثر عملا واقل عطاء قال الله تعالی فهل
ظلمتکم من حقکم شيئا قالوا لا قال الله تعالی فانه فضلي اعطيه من شئت
رواہ البخاري وہکذا منقول عن عیسی علیہ السلام فی الباب العشرین من انجیل متی مگر اسقدر یاد
رکھنا چاہیے کہ حضرت پطرس حواری نے جو لڑکے بہن بھائی ماں باپ گھر بار مال و دولت
جو کچھ کہ اونکے پاس تھا آنحضرت کے پیچھے سب چھوڑ دیا تھا تب آپ نے اونسے مخاطب ہوکر
ارشاد کیا کہ ایسے لوگونکو سوگنا اسکا ملیگا پھر بہت سے جو پہلے ہین پچھلے ہوجائینگے اور جو
پچھلے ہین پہلے ہونگے یعنی پچھلے اگر اتنا کرینگے تو سوگنا اسکا پاوینگے اور تم ایسونکو باندازہ عمل
ملیگا اوسیکو باب ۲۰ مین یون ارشاد فرمایا ہے - اسکیونکہ آسمان کی بادشاہت اوس صاحب خانہ کے
مانند ہے جو تڑکے باہر نکلا تاکہ اپنی تاکستان مین مزدور لگاوے - ۲ - اور اوسنے مزدورونکا ایک
ایک دینار روزینہ مقرر کرکے اونھین تاکستان مین بھیجا - ۳ - اور اوسنے پہر دن چڑھے

باہر جاکر اور ونکو بازار مین بیکار کھڑے دیکھا۔ ۴۔ اور اونسے کہا کہ تم بھی تاکستان مین جاؤ اور جو
کچھہ واجبی ہی تمھین دونگا سو وہ گئے۔ ۵۔ پھر اوسنے دوپہر اور تیسرے پہر باہر جاکر ویسا ہی کیا
۶۔ ایک گھنٹہ دن رہے پھر باہر جاکر اور ونکو بیکار کھڑے پایا اور اونسے کہا کہ تم کیون یہان تمام
دن بیکار کھڑے رہتے ہو۔ ۷۔ اونھون نے اوس سے کہا اس لیے کہ کسی نے ہمکو مزدوری پہ
نہین کہا اوسنے اونھین کہا تم بھی تاکستان جاؤ اور جو کچھہ واجبی ہے سو پاؤگے۔ ۸۔ جب شام ہوئی
تاکستان کے مالک نے اپنے کارندے سے کہا مزدورونکو بلا اور پچھلون سے لیکر اونکی مزدوری دے
۹۔ جب وے جنھون نے گھنٹہ بھر کام کیا آئے تو ایک ایک دینار پایا۔ ۱۰۔ جب اگلے آئے اونھین
یہ گمان تھا کہ ہم زیادہ پاوینگے پر اونھون نے بھی ایک ایک دینار پایا۔ ۱۱۔ جب اونھون نے یہ پایا
تو گھر کے مالک پر بہت کڑکڑائے۔ ۱۲۔ اور کہا پچھلون نے ایک ہی گھنٹے کا کام کیا اور تو نے
اونھین ہمارے برابر کر دیا جنھون نے تمام دن کی محنت اور دھوپ سہی۔ ۱۳۔ اوسنے اونمین سے
ایک کو جواب مین کہا ای میان مین تیری بے انصافی نہین کرتا کیا تو نے مجھہ سے ایک دینار پر اقرار نہین
کیا۔ ۱۴۔ تو اپنا لے اور چلا جا پر مین جیسا تجھے دیتا ہون پچھلے کو بھی دونگا۔ ۱۵۔ کیا مجھے
روا نہین کہ اپنے مال سے جو چاہون سو کرون کیا تو اس لیے بُری نظر سے دیکھتا ہے کہ مین نیک
ہون۔ ۱۶۔ اسی طرح پچھلے پہلے ہونگے اور پہلے پچھلے کیونکہ بہت سے بلائے گئے پر برگزیدہ
تھوڑے ہین فقط

اور یہ ارشاد کیا کہ مسلمانونکو میری اور خلفاے راشدین مہدیین کی تبعیت لازم ہے وہ اسمین
ثواب پایا کرینگے قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ
الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ اسواسطے کہ مین پیغمبر ہون اور خلفا میرے وہ لوگ ہین کہ اونکے دلونکے
تقوے کو خدا جانچ چکا ہے وہ وہی کرینگے جو ثواب ہوگا باقی اور تمام امور جسکو اکثر مسلمان اجماع سے

۱۵ ترجمہ لازم پکڑو اپنے اوپر طریقہ میرا اور چال خلفا کی روشن خلفائے نیک چلن کی
ف اس ارشاد سے حصول ثواب مین بڑی وسعت اور کشادگی سلیمان مین خوب آسانی ہو گئی

[illegible] تو انکو ... خدا ... وہ ... مسلمان ... تو انکو ... مسلمان ... [illegible]

یہ نیک نیتی و رعایت اصول شریعت اچھا یعنی مباح و مستحب ٹھہراوینگے وہ خدا کے نزدیک بھی
ویسا ہی ہوگا اور جسکو بُرا گنینگے وہ بُرا ہے مَا رَآهُ الْمُسْلِمُونَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ حَسَنٌ
وَمَا رَآهُ الْمُسْلِمُونَ قَبِيحًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ قَبِيحٌ مؤید اسکے بھی وہ لوگ ترجمان غیب ہونگے
اونکی جماعت پر خدا کی مدد ہوگی يَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ اسی مضمون کا اشارہ ہے

اور یہ فرمایا کہ قیامت مین معصوم لڑکون کی عصمت اونکے ماں باپ کو او ہمسایے کی فاضل نیکیان
ہمسایونکو دلاوینگی شہیدونکی نیکیان سو آدمیون کے واسطے کافی ہونگی اسیطرح او بہت لوگ
ہین جنکی نیکیان ایکدوسرے پر منتقل ہونگی اوسکی تصویر خیال مین آتی ہی کہ اوس دن شفیع المذنبین کا
یہ کام ہوگا کہ خدا سے مقام محمود مین اذن لیکر مطابق قانون مقررہ کے ہر ایک کا حساب کرینگے
جسکی نیکی کم پڑے گی اوسکو دوسرون سے دلوا دینگے اور جنکا کہین ٹھکانا نہوگا اونکو اونکی
نیکیان کفایت کرینگی کہ اونکے گناہ اگلے پچھلے بموجب ارشاد باری کے بخشوادینگے چنانچہ
اسیطرح گنہگاران امت الا ماشاء اللہ رستگاری پاتے جاینگے و لعمری قال شعر شنیدم
کہ در روز امید و بیم * بدان را بنیکان ببخشد کریم * اَللّٰهُمَّ اٰمِنَّا وَزِدْنَا مَحَبَّتَهٗ وَارْزُقْنَا
شَفَاعَتَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ *

او پھر یہ بھی کہدیا مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ وَكَانَ
اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا *

یہ سنکر یہود و نصاری جو بیچے آرزومند اس سلطنت آسمانی کے او صدق دل سے طالب
نجات تھے فورًا پہچان گئے کہ جسکے ہم منتظر تھے وہ ذات با برکات یہی ہی اور وہ قانون جس سے
کہ انسان ہلاکت گمراہی سے [illegible] نظر انظار چمن نسیم اقبال فزید
[illegible] سعید * پروانہ التفات عام رسید *

ہم ایمان ... اور زیادہ کر ہمکو محبت اپنے پیغمبر کی اور روزی کر ہمکو شفاعت اپنے نبی کی قیامت کے دن
کیا کریگا اللہ ... عذاب ... [illegible]

اونکی شان مین حق سبحانہ تعالی فرماتا ہے وَالَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِندَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنجِيلِ يَأْمُرُهُم بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۚ فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنزِلَ مَعَهُ ۙ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ✝

مرحبا و مبارکباد اون سعادتمندون کو ہماری اور تمام امت کی طرف سے کہ خدا لے محض اپنی عنایت سے ان کے بوجہہ اوتارے اور اونکے گلون سے پھانسیان چھوڑا دین تو ریت اور انجیل کے بن سخت احکامون کے وہ مکلف تھے وہ با سانی بدا دیے ✝

اور جنکی آنکھین ضلالت تقلید و تعصب قومی اور حسد و عداوت سے اندہی تہین وہ طرح طرح کے شبہات مین مبتلا ہوکر اوسی وادی مین بھٹکتے رہے جس سے خلاص ہونے کی امید نہین ہے وہ کی بدنصیبی پر رونا آتا ہے ✝

مسلمان دعوی کرتے ہین کہ ابو البشر آدم کی اولاد مین جتنی سلطنتین آج تک قائم ہوئی ہین اون سب مین موافق مرضی جناب باری مطابق فطرت انسانی کے یہی ایک سلطنت ہے جسکو ہم لوگ خلافت اسلامی کہتے ہین اور انبیاؤن نے اوسکا نام سلطنت آسمانی یعنی وسیلہ نجات رکھا ہے اور اس سلطنت کے اصول ایسے پاکیزہ اور دلچسپ تقاضائے روح کے دفع کرنے والے ہین جو کسی دوسری سلطنت کے نہین اور اسی سلطنت نے خلق خدا کے عموما اور بنی اسرائیل و عیسائیون کے خصوصا بوجہہ اوتارنے اور پھانسیان اونکے گلو سے نکالنی اور اونکی آزادی دارین کی کوشش کی ہے یہی سلطنت ہے جس مین امراض روحانی اور آلام جسمانی دونو کا علاج ہوتا ہے اوسمین احکام روحی و جسمی و مسائل نوعی و صنفی سب کچھہ موجود ہین دیدہ بصیرت چاہیے تو یہ دعوی اونکا نہایت صحیح و سچا ہے ✝

[حاشیہ: اوپر اور بائین حاشیہ پر قلمی عبارت — ... بوجھہ اونکے اور پھانسیان جو اون پر ہین سو جو لوگ اوسپر یقین لائے اور اوسکی رفاقت اور مدد کی اور تابع ہوئے اوس نور کے جو اوسکے ساتھ اوترا ہے وہی پہنچے مراد کو ...]

مسلمانونکو لازم ہی کہ بمنطوق آیہ کریمہ قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ
اپنے نبی کی اتباع مین کوشش کرین اگر بقصد اتباع پیغمبر کیا ہی بحقیقت اور چھوٹا کام کرینگے بہت
بڑا اجر پاوینگے مثلاً اگر جوتہ دہنے پانون سے اور کرتہ یا انگرکھہ داہنی طرف سے پہنینگے جب تک
بدن مین رہیگا ثواب لکھا جائیگا اگر حاجت بشری بھی بوضع مسنون روا کرینگے تو او سمین بھی
مستحق حسنات ہونگے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر گوٹ مار کر بیٹھا کرتے تھے زمین یا دسترخوان پر
اپنے ہاتھہ سے کھانا کھایا کرتے تھے اور پھر انگلیون اور برتن کو چاٹتے بھی تھے اگر تم بھی ایسا ہی
کروگے تو خانقاہ اور مدرسہ کی تعمیر سے زیادہ ثواب پاؤگے یہ نہ خیال کرو کہ مسنونی کھانا مسنون
طور پر اور فرعونی کھانا فرعون کے طور پر کھانا چاہیے بلکہ جو تمسے ہو سکے اوسی ایک فعل کو کیا کرو
ہر چند تمکو ان حرکات سے بپاس خاطر دوسری قوم کے بہ تکلف ذ آوے یا ڈرو کہ کوئی برا بھلا کہیگا
اور بچشم حقارت دیکھیگا مگر اپنی نجات کے واسطے چار و ناچار سب کچھہ کرنا ہی تم ننگ و عار سے اختیار نکرو
اور یہ حیلہ نہ اوٹھاؤ کہ امور مباح کا کرنا نکرنا دونون برابر ہی بلکہ یہ سنت تمھارے پیغمبر صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی ہی اس ذریعے سے جس قدر غذا تمھارے پیٹ مین جائیگی اوس سے خلط صالح پیدا
ہوگا جو خدا کی طرف تمکو کشان کشان لیجائیگا اور تم اسپر مغرور نہو کہ اصل ہر شئی کی اباحت ہی یہ بڑی
گمراہی اور بڑا دھوکا ہی مسلمانون نے اس قاعدے کو عموماً نہین مانا اور اسکو بدلائل ثابت کیا ہی مگر
اسکو پھر ہم تمکو انشاء اللہ تعالی کبھی یاد دلائینگے اس مقام پر ہم اون عمدہ شبہات منکرین حقیقت اسلام کو
جو اونکی ہدایت کے حاجب ہوگئے ہین نقل کرکے اسلام کیطرف سے اوسکا جواب حقیقی دیتے ہین +
شبہہ اول پیغمبر اسلام انسان تھے معصوم نہ تھے اور جو خود معصوم نہین ہی وہ گنہگارونکی
شفاعت نہین کر سکتا **شبہہ دوم** پیغمبر اسلام نے کوئی معجزہ نہین دکھلایا **شبہہ سوم** پیغمبر
اسلام نے بزور شمشیر اپنا دین پھیلایا **شبہہ چہارم** اپنے منکرین حکومت کو پیغمبر اسلام نے

لونڈی غلام بنانیکا حکم دیا اور شوہر دار عورتونکو جو جنگ مین اسیر آتی تھین اپنے لشکریونپر حلال کر دیا۔

جواب شبہہ اول فی الحقیقت پیغمبر اسلام انسان تھے صدور گناہ اونسے از راہ بشریت ممکن تھا مگر حق سبحانہ تعالیٰ نے اونکی عصمت کا گناہون سے یہ بندوبست کیا کہ جب وہ نکو چند روز اپنے ہم جنسون کی صحبت سے گذرتے اور بمقتضاے بشریت کچھ لگاؤ حضرت قدس سے کم ہوجاتا اور قلب پر غین آنے لگتا تب فرشتے آتے اور اوس آلودگی اور نقطۂ سیاہ کو آب رحمت اور مغفرت سے دھو ڈالتے اور پھر اوسمین حکمت اور نور بھر کر کبھی مجرد روح اور کبھی روح اور جسم دونونکو عالم قدس کی سیر اور پاک روحون اور فرشتون سے ملاقات کرالاتے تاکہ انسانونکی صحبت کی تلافی کامل اور فیض صحبت روحانیونکا انسانون کے ہم نشینون پر غالب ہوجاسکے مسلمان اسی حالت کو معراج کہتے ہین اور اسطرح تعدد معراج کے قائل ہین بلکہ بعضے یہانتک کہتے ہین کہ کسی ایک سفر مین وہ جناب حدیث سے بھی بلا واسطہ ہمکلام ہوئے اور قانون نجات کی وسعت کو بمزید اطمینان خود دریافت کر آئے پس وہ حالت قدوسیت کی رفتہ رفتہ جو دنیاوی تعلقات سے کم ہوجاتی تھی اور بشریت اپنا گھر کرتی جاتی تھی اوسکو جناب باری عز اسمہ نے محض اپنے فضل و کرم سے معاف کر دیا چنانچہ قرآن مین فرماتا ہی لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ۔

اور یہ سب بندوبست اپنے بندونکی نجات کے واسطے فرمایا تاکہ اوسمین قابلیت حضوری مقام محمود اور عرض و معروض کی باقی رہے نظیر ایسے واقعات کی دنیا مین بھی موجود ہی کہ پادشاہان دنیا واسطے انکشاف مقدمہ یا کسی اپنے خاص انتظام سلطنت کی مصلحت سے کسی ایک مجرم کا قصور معاف کرکے اوس سے اپنا کام لیا کرتے ہین اور پھر اوسکو اور مجرمون سے ملنے نہین دیتے اور اگر ملنا اوسکا کبھی قرین مصلحت ہوتا ہی تو کیسی کیسی احتیاطین کرتے ہین سپاہی جدا اوسکی تاک

۵۷ پارہ بست و نہم سورۂ فتح مین ہی ترجمہ تاکہ معاف کرے تجکو اللہ جو آگے ہوے تیرے گناہ اور جو پیچھے رہے ۱۲

رکھتے ہین مخبر علالحدہ اونکی باتین چھپ چھپ کر سنا کرتے ہین تا کہ اوسمین رنگ مجرمونکا نہ جمنے پاوے اور قابلیت راست گفتاری کی جسکی تعلیم دربار مین ہو چکی ہو زائل نہو جاے ؛

مسلمان کہتے ہین کہ ان سب امور کا مان لینا اونکو آسان ہوگا جو عیسی علیہ السلام کے فی شکل مسلۂ الوہیت اور بیگناہی اور تثلیث فی الوحدت کا اقرار کرتے ہین ؛

یہ تو ہمنے سب موافق عقیدۂ اہل اسلام کے بیان کیا مگر ہم اوس شبہہ کو اگر منکرین کے کہنے کے بموجب تسلیم بھی کر لین تب بھی ہم پیغمبر اسلام کے شفیع المذنبین ہونے کے منکر نہونگے اسواسطے کہ جو شکل ہمنے شفاعت کی اوپر بیان کی ہی اوسکے واسطے بجمیع الوجوہ معصوم ہونا شفیع المذنبین کا ضرور نہین ہی بلکہ جو قانون شفیع المذنبین کے وسیلے سے ہم تک پونہچا ہی وہ خود نجات کو کافی ہی اونکے ہم مسلمان احسان مند ہین کہ اونکی کوششون نے ہمپر بڑی آسانی کر دی اور نجات کا رستہ کھلا دیا

جواب شبہہ دوم معجزہ و کرامات بمنزلہ ایک تمغہ کے ہی جس سے اہل تمغہ کا تعلق سرکار سے ہونا ثابت ہو پس یہ تمغہ جو پیغمبر اسلام کے پیشتر انبیا آئے تھے اونکو دیا گیا تھا کہ وہ دنیا مین خدا کیطرف سے وعظ و نصیحت کرین اور جب اونسے اونکے ذاتی اعتبار کی گفتگو کیجاے تب وہ تمغہ دکھاوین لیکن منکرین نے اونکی پند و وعظ کی کچھہ توقیر نہ کی بلکہ اونمین سے کسیکا سر چھوڑا کسیکو مار ڈالا کسیکو بے حرمت کیا اور اونکے تمغونکا جعل بنا لیا اس حیلے سے تعمیل حکم سے وہ باز رہے جب لوگون نے ایسا کرنا شروع کیا تو ہر ایک انبیا نے یہ اونکو خدا کی طرف سے سنا دیا کہ چند روز مین ایک سردار تمپر مقرر ہوگا اگر تم اوسکا کہانہ مانوگے تو سزا پاؤگے جیسا کہ توریت کی کتاب استثنا کے ۱۸ باب اور اشعیانبی کے باب چہل و دوم اور انا جیل کے متعدد مقامات خصوصًا انجیل مرقس کے باب دوازدہم و دیگر کتب انبیا مین تمنے پڑہا پس جب وہ سردار دنیا مین آیا تو مخلوق نے موافق الفت و عادت اپنے معجزہ مانگنا شروع کیا اوس سردار باعزت و تمکین نے

ارشاد خداوندی ہے بنایا اور وَمَا مَنَعَنَا اَنْ نُّرْسِلَ بِالْاٰیٰتِ اِلَّآ اَنْ کَذَّبَ بِهَا الْاَوَّلُوْنَ
اب تمکو کوئی نشانی تمہارے اصرار پر نہ دکھائی جائیگی کہ تمہارے اگلے اہل مغا کو جھٹلا چکے ہین
تم ہمکو مثل اور اہل مغا کے نہ سمجھو ہم تمہارا محاصرہ موقوف نکرینگے ہم تمہاری ایات مانینگے کیونکہ
ہمکو حکم ہی قُلْ اِنَّمَا الْاٰیٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ تم دو بات مین ایک اختیار کرو
یا ہماری پند و وعظ پر عمل کرو یا ذلیل ہو کر فرمان برداری کرتے رہو ورنہ قتل ہوگے اور مال تمہارا
لوٹا جائیگا بال و بچے تمہارے اسیر ہونگے کیا تم اپنے معاملات دنیوی مین غور نہین کرتے کہ جب
بادشاہی اہل کارون سے کوئی ماتحت سرکشی کرتا ہی تو بعد تفہیم و افہام انجام کار بادشاہ اپنے وزیر
معزز و معتمد کو مع فوج بھیجکر اوسکی سرکوبی کرتا ہی اوسوقت اوس معزز و معتمد سے کوئی نہین
کہہ سکتا کہ تم اپنا اعزاز و اکرام ظاہر کرو یا بادشاہی تمغا دکھاؤ اور نہ اس گفت و شنود کا وہ وقت ہوتا ہی
مگر ہان قطع حجت کو ہم تم سے یہ کہے دیتے ہین کہ ہماری جہان کی سرداری اور ہماری فوج جرار کو
اہل تمغا پیشتر مشتہر کر چکے ہین اور تمہارے اگلون نے ہر ایک تمغے کا جعل بنا لیا تھا اب تم ہماری
سند تقرری کا جو قرآن ہی جعل بناؤ تو ہم جانین وَاِنْ کُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی
عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِیْنَ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ
وَالْحِجَارَةُ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِیْنَ ۵ +

مسلمان کہتے ہین کہ پیغمبر اسلام سے یون تو صدہا معجزے صادر ہوئے کہ اوسکا ذکر قرآن اور
حدیث اور کتب تواریخ مین بتصریح موجود ہی لیکن اگر وہ بمقابلہ کفار ہمیشہ اپنے معجزے پیش
کیا کرتے تو اون مین اور انبیاؤ مین کچھ فرق نہوتا حالانکہ وہ شفیع المذنبین اور محبوب رب العالمین
تھے اونکا مرتبہ سب سے اونچا اور اونکا بول بالا تھا نظیر اسکی دنیا مین یہ ہی کہ مذکورین کو جسکا نام

مہری اور چپراسیونکو چپراس اور چوبدارونکو عصا اور سوارونکو وردی اور گھوڑا یا سانڈنی سے لوگ پہچانتے ہین مگر جب جناب ویسرا ے و نائب السلطنت کشور ہند تشریف لاتے ہین تو اونسے کوئی تمغہ یا وردی واسطے شناخت عہدۂ گورنری کی نہین مانگتا بلکہ اونکی شناخت کے واسطے وہی اطلاع کافی سمجھی جاتی ہی جو قبل نزول اجلال اونکے جانب ملکہ معظمہ سے مشتہر ہوگئی ہی گو اوسمین اونکا چہرہ اور خط و خال اور زمانہ تشریف آوری کا مشرحًا نہین لکھا ہوتا اور جو کوئی ایسی جرات کرے تو وہ یا مجنون ہوگا یا گستاخ واجب التعزیر اور اگر گورنر بھی اونکی ایسی مہمل باتونکا ہمیشہ جواب دیا کرے تو وہ اور عمدہ کامون سے بالضرور معطل رہے گا +

جواب شبہہ سوم مسلمانون نے اپنی کتابون مین بدلائل منکرین کو معقول کردیا ہی ہمکو تمام اوسکا نقل کرنا اس مقام پر فضول معلوم ہوتا ہی مگر تاہم اسقدر لکھتے ہین کہ اس باب مین اگر بحث ہی تو اسی کی کہ یہ خون ریزی انسان کی جائز ہی یا نہین ہرگاہ تم ای بندگان خدا ملک بڑھانے اور خزانہ جمع کرنے کے واسطے خون ریزی کیا کرتے ہو تو پھر کیا اعتراض اوس شخص پر کروگے جو دنیاوی غرض سے علیحدہ ہوکر باغیان شاہنشاہی کی سزا دیتا ہوا اور اقبال عبودیت کرانے کے واسطے اونکو زیر و زبر کرتا ہو اسواسطے کہ جب بات کی فہمایش پانچ چھ ہزار برس پیشتر سے معرفت انبیا کے ہو رہی اور اوسکا نتیجہ مفید نہ نکلا تو اونھین باغیون کی سزا دہی کے واسطے یہ سلطنت مقرر ہوئی اسکا کام ہی کہ وہ اپنا لوازم منصبی بخلوص نیت ادا کرے اور ثبوت اوسکے اخلاص کا یہ ہی کہ جب بادشاہ یا تاجدار نے خدا کی خالص وحدانیت اور اوسکے رسولون کی رسالت کا اقرار کرلیا پھر اوسکے ملک و دولت و جاہ و جلال و زن و فرزند کی مسلمانون نے کچھ طمع نہین کی اگر اونکو کچھ طمع دنیاوی یا اپنی ناموری مقصود ہوتی تو اپنا فائدہ کیون چھوڑتے اور پیغمبرون کی کتابون مین کیون اونکی تعریف ہوتی مگر جیسا شبہہ ہم عیسائیون کی زبان سے سنتے ہین اور اونکی تصنیفات مین لکھا دیکھتے ہین

تو بڑی ہنسی آتی ہی اسواسطے کہ بعد حضرت عیسی علیہ السلام کے اونکے پیشواؤن اور بادشاہون نے واسطے اجراے عقیدہ تثلیث وغیرہ کے جسکی کچھہ اصل نہ تھی وہ خونریزی کی ہی جسکی انتہا نہین ہی اور یہی باعث اونکی ترقی عقاید کا ہوا تو اونکو اس باب مین لب ہلانا جائز ہی نہین ہی +

جواب شبہہ چہارم ہم اوپر لکھہ چکے ہین کہ سلطنت آسمانی اور سلطنت دنیاوی نے اپنے باغیون کی سزا قید بھی تجویز کی ہی اور قید [جس حیثیت سے فی الحال اوسکا رواج ہی] اور غلامی کا مآل ایک ہی اسیواسطے اسیر کا اطلاق عبد پر بھی کیا جاتا ہی خواہ وہ اسیر زن ہون یا مرد چنانچہ صراح مین اسیر بمعنی بردہ کے لکھے ہین پس مسلمان لونڈی غلام بنانا اور بعد گرفتاری اونکی عورتون کو اونکے نکاح سے نکل جانا فقط اونھین باغیون کی سزا خاص سمجھتے ہین جسکا ذکر اوپر ہو چکا نہ کسی دوسرے مجرمون کی اور یہ نہ برخلاف عقل کے ہی نہ نقل کے +

عقل کے برخلاف اس سبب سے نہین ہی کہ لونڈی اور غلام بنانے کا رواج یونانی ایرانی رومی مصری ہندی یہودی عربی ترکی تاتاری غرض کل ملک و قوم مین ابتدا سے اب تک ایک حالت سے چلا آتا ہی اور ہر ایک قوم کی کتابون مین اونکے احکام جدا جدا محفوظ ہین حضرت ابراہیم و اسحق و یعقوب علیہم السلام سے لیکر حضرت عیسی علیہ السلام تک بعض نبی ایسے تھے جنسے خدا نے دو بدو باتین کین اور اپنے احکام لکھکر اونکو دیے اور اونکو محض دنیا کی ہدایت اور تمام بداخلاقیون کے دور کرنے کو بھیجا اور بعض بقول عیسائیون کے خود خدا تھے جو اپنے بندون سے بالمشافہہ کلام اور اونکو اخلاق حمیدہ سکھاتے تھے اور روحانی تعلیم کیا کرتے تھے + اور صحرا نشینان نسل قیدار سے لیکر حکماے یونانی و مصر و ہندوستان و تاتار تک کسی نے اس بات کا اشارہ تک نکیا کہ غلامی تمام برائیون کی جڑ اور تمام بداخلاقیون کی مان اور اخلاق حمیدہ کی دشمن برخلاف مرضی خالق و فطرت انسانی کے ہی بلکہ برخلاف اوسکے اونکی کتابون مین

احکام اونکے لکھے دیکھتے ہین کیا چھہ ہزار برس تک تمام مخلوق حتی کہ انبیا اور اولیا اسی گمراہی
اور اسی کیچڑ مین پھنسے رہے اور خدا نے اونمین سے کسی پر الہام نکیا اور نہ کسی حکیم کو اپنی مرضی سے
آگاہ کیا آیا یہ خطا خدا سے عمداً ہوئی یا سہواً نہین نہین خدا خطاؤن سے مبرا و تقصیرون سے
پاک اور صاف ہی یہ خطاے حاسدانہ و کفر خوشامدانہ اون مقلیدین کا ہی جو تقلید صحابہ و مجتہدین
و علماے ربانیین کی عار اور خودرایان کی باعث افتخار جانکر اس شعر پر عمل کرتے ہین شعر
اگر شہ روز را گوید شب ست این ٭ بباید گفت اینک ماہ و پروین ٭ ثبوت اسکا یہ ہی کہ تمام اہل اسلام
جسطرح خدا کی وحدانیت کے اوسیطرح موسی علیہ السلام کی رسالت اور توریت کے کلام
الہی ہونے کے قائل ہین پس توریت کی کتاب استثنا کے درس ١٠ سے ١٣ تک مین یہ لکھا ہی ٭
اور جب تو لڑائی کے لیے اپنے دشمنون پر خروج کرے اور خداوند تیرا خدا اونکو تیرے ہاتھون مین
گرفتار کرے اور تو اونھین اسیر کر لائے اور اون اسیرون مین خوبصورت عورت دیکھے اور تیرا جی اوس سے
چاہے کہ تو اوسے اپنی جورو بناوے تو تو اوسے اپنے گھر مین لا اوسکا سر منڈوا اور ناخن کٹوا تو
وہ اپنا اسیری کا لباس اوتارے اور تیرے گھر مین رہے اور مہینا بھر اپنے باپ اور اپنی ماں کے سوگ مین
بیٹھے بعد اوسکے تو اوسکے ساتھہ خلوت کر اور اوسکا خصم بن اور وہ تیری جورو بنے انتہی بلفظہ ٭
اور جو لوگ توریت کی تحریف لفظی کے قائل نہین ہین وہ اپنے عنوان رسالہ ابطال غلامی مین بڑی
دریدہ دہنی و بے باکی سے یہ تحریر فرماتے ہین ٭
جو امور کہ لونڈیون اور قیدی عورتون اور بیگناہ اہل عصمت کے ساتھہ جائز سمجھے جاتے ہین
کیا وہ حقیقت مین نیک ہو سکتے ہین کیا وہ باتین حرکات بہائم سے کچھہ زیادہ رتبہ رکھتی ہین کیا وہ
کسی مذہب کے سچے ہونے اور خدا کی دی ہوئے پر دلیل ہو سکتی ہین وہ دنیا کی آنکھہ مین اوس
مذہب اور اہل مذہب کی نیکی بیٹھا سکتی ہین حاشا و کلا بلکہ ایک لمحے کے لیے بھی یہ بات نہین پائی جا سکتی

کہ سچا مذہب جو خدا کیطرف سے اوترا ہو اوسمین ایسے امور جائز ہون انتہی بلفظہ +
اب ہم پوچھتے ہین کہ بنی اسرائیل کا خدا اور اونکے انبیا اپنے گروہ کو بدیان اور زنا کاری و وحشیانہ
فعل سکھایا کرتے تھے اور کیا اوسوقت مین اونکا مذہب سچا مذہب کہلاتا تھا کیا اوسوقت وہ
تمام قومون سے افضل اور تربیت یافتہ نتھے کیا اون پر خدا کا پیار نتھا اگر یہ ہے البتہ جو کچھ
اوسوقت کی شریعت تھی سب ٹھیک اور صحیح تھی اور جو قول و فعل انبیا کا تھا وہ سب نیک اور
خدا کا بتلایا ہوا تھا اس سے یورپین کو بھی انکار نہین ہی مگر اونکی خوشامدی مجلس نے اونکو گمراہ کردیا
اونکے بادشاہ نے تو بخیال بدسلوکی مالکان کے اس طریقے کو مسدود کردیا مگر اونھون نے
اونکی خوشنودی کے واسطے اتنا فقرہ اور بڑھادیا [کہ غلامی فی نفسہ ایک قدرتی گناہ ہی اور اونکو
بدسلوکی سے رکھنا دوسرا گناہ ہی] آری شعر بہ نیم بیضہ چو سلطان ستم روا دارد + زنند لشکریانش
ہزار مرغ بسیخ + پھر انسان کے قدرتی تعلقات کو دیکھو کہ عالم مین کس کثرت سے پھیلے ہوئے
ہین فرضاً اگر وہ کسیطرح موقوف ہو جائین تو انتظام عالم درہم و برہم ہو جائے انسان اور بہائم
مین کوئی فرق و امتیاز نرہے مثلاً عورت کو جو تعلق اپنے شوہر سے ہی اوسمین اور حالت غلامی مین
کیا فرق ہی قانون انگلستان کے بموجب تو عورتونکو معاہدہ و کنٹرکٹ کا بھی اختیار نہین ہی قبل
نکاح جو سرمایہ عورت کا تھا وہ بعد نکاح شوہر کا ہو جاتا ہی عورت اپنی خواہشون کو جو بیچ کر چکی ہو
کسی اور سے پورا نہین کرسکتی اوسکے اس وحی صدمے کو کیا پوچھنا ہی وہ بالکل خودمختار و مخلی
بالطبع نہین ہو سکتی اگر ہو جائے تو تمام حقوق شوہری ضائع ہو جائین پھر نہ شوہر شوہر
رہے نہ جورو جورو +
یا لڑکونکو حالت طفولیت سے تا مرگ جو علاقہ اپنے مان باپ سے رہتا ہی وہ منشرع بیان
مین نہین آسکتا ختی کہ بدون اجازت والدین وہ کوئی فعل بیاوہی بحفظ حقوق نہین کرسکتے +

ع لغت انگریزی
صفحہ ۱۱۵

یا نوکرون کے تعلقات اپنے آقاؤن سے کچھہ غلامی سے کم ہین آیا کوئی نوکر بحالت نوکری کہین جا سکتا ہی
یا اپنے فائدے کے واسطے اپنے محل حکومت مین کوئی بیوپار خصوصا نوکر سرکار یا وہ اپنے لوازم منصبی
ادا کرنے سے کسی وقت تکرار یا انکار کرسکتا ہی کیا بعوض چند درہم و دینار کے نوکر اپنا گوشت و پوست
اور سارے عیش و عشرت و جان گورنمنٹ کی اغراض دنیوی پر دیدہ و دانستہ بلا لحاظ جا و بیجا کے
نثار نہین کرتا اور اسی بات کا اوس سے اقرار نہین لیا جاتا کیا یہ بیع و شرا انسان کی نہین ہی یا
یا ممکن ہی کہ مسافر جزائر مورشش و ٹرنیڈاڈ کے تا انقضاے مدت لوٹ آوین کیا یہ آزادی کا گروہ نا نہین ہی یا
یا رعایا کو جو تعلق گورنمنٹ سے ہی کیا حالت غلامی اوس سے بڑھکر ہی کیا ہم اپنی کمائیون سے
گورنمنٹ کی خدمتگذاری پر مجبور نہین کیے گئے کیا ہم بلا اجازت گورنمنٹ کی مسلح رہ سکتے ہین
کیا ہم وردی بحیثیت رعایا پہن سکتے ہین یا ہم نمک یا باروت بنا سکتے ہین اور افیون بیچ سکتے
ہین یا ہم کسی وقت گورنمنٹ کی اطاعت سے باہر ہو سکتے ہین کیا ہماری مجال ہی کہ ہم کسی عدالت مین
بلائے جائین اور نجائین یا ہم پر کوئی محصول مقرر کیا جاے اور نہ ادا کرین کیا بحالت قید کوئی معزز
شخص سڑک کوٹنے اور چکی پیسنے سے انکار کرسکتا ہی گو اوسکا پیشہ موروثی نہو کیا اوسکے حکم سے
عورت اپنے پیارے شوہر سے جدا نہین ہو جاتی اور فرزند اپنے ماں و باپ سے علیحدہ نہین
کردیے جاتے کیا کسیکو نسلا بعد نسل رعایا بننے کا شوق ہی کیا ہمجنسون کی حکومت کی برداشت کا ذوق
ہی اگر سچ پوچھیے تو جو رعایا سے گورنمنٹ کو فائدہ ہی وہ رعایا کو گورنمنٹ سے نہین غلامون کی
غور و پرداخت مالکون کے ذمے ہی وہ کام کرین یا نکمے ہون یا خوش سلیقہ اونسے کچھہ فائدہ
ہوتا ہو یا نہو بوڑھے ہون یا جوان مگر گورنمنٹ اس بار کی متحمل نہین ہوتی اوسنے خاص اپنے نوکرونکو
مشکل شرطون کے ساتھہ کچھہ وظیفہ حین حیات دینے کا اقرار کیا ہی باقی اورون کے حقوق پرورش
اپنے ذمے نہین لیے لیکن ٹکس اور محصولات دیہی سے کسیکو آزاد نہین کیا افسوس اونکی جوانیون کی

قوتون کی کمائی کھائی جاتی ہی اور بڑھاپے مین اونکی خبر نہین لیجاتی +

مگر یہان سلطنت آسمانی کے قواعد جمہوری مین اوسکے گورنمنٹ کو اس نیکنامی حاصل کرنے کا البتہ موقع دیا گیا ہی کما قال اللہ تعالی فَكُّ رَقَبَةٍ اَوْ اِطْعَامٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ چنانچہ پیغمبر اسلام اور اونکے خلفا اپنی بضاعت یا بیت المال مسلمانان سے رعایا کا قرض اور اونکی وصیت مفلسون کی دیت عورتون کے مہر دیا کرتے تھے روپیہ دیکر غلامان صالح کو جنکے مالک بدسلوکی کرتے تھے آزاد کرا دیتے تھے یتیم و محتاجون کی پرورش اپنے ذمے لے لیتے تھے غرض وہ کسی ایسے کام پر بند نہ تھے اونکی دریادلی اور سخاوت اور خیرخواہی کی رعایا ایسی شکرگذار تھی کہ یہود و نصاری تک جو اونکی پناہ مین تھے بلا نوکری اور اپنے سفر خرچ سے سرکاری لڑائیون مین اونکو مدد دیتے تھے +

ان سب باتون سے ثابت ہوتا ہی کہ نہ غلامی اور نہ یہ سب تعلقات خلاف مرضی خالق اور خلاف فطرت انسانی کے ہین بلکہ انسان کی آزادی جو مشہور کر رکھی ہی فقط اضافی ہی نہ مطلق پس ان سب تعلقات کو پسند اور ایک تعلق غلامی کو ناپسند کرنا کیا سخن پروری سے کچھ زیادہ رتبہ رکھتا ہی +

ہمکو تو اون مدعیان اسلام پر رونا آتا ہی جو خوشامدانہ ہاتھہ جوڑ جوڑ کر کہتے ہین کہ حضور سچ فرماتے ہین پیغمبر اسلام نے بھی ابتدا رسم جاہلیت اختیار کی تھی آخر کار جائز نہین رکھا اور یہ نہین سمجھتے کہ دنیا مین جب تک بغاوت باقی ہی سزا بھی اوسکے ساتھ بحال ہی کیونکر ہوسکتا ہی کہ جرم کرنا موقوف نہو اور سزا موقوف ہو جاے یہی سزا اکثر اوقات ذریعہ دریافت حقوق معبود ہو جاتی ہی نافرمانون کی تعلیم کا اسلام نے یہی مدرسہ بنایا ہی اسمین فرمان برداری مالک کی سکھائی جاتی ہی اسمین حقوق خالق و مخلوق کے یاد کرائے جاتے ہین +

افسوس کہ اونکو اختیار فعل جاہلیت کا الزام ناحق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر لگاتے اور

غلطبات کہنے شرم نہ آئی كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا حال آنکہ آنحضرت نے کوئی رسم جاہلیت کی اختیار نہین کی جسکی سند قولاً یا فعلاً کسی نبی سے پائی وہی جاری رکھی حتی کہ منقول ہی کہ پیغمبر ہمارے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلے بموافقت اہل کتاب کے سدل کرتے تھے جب نعل حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مانگ نکالنے مین متحقق ہوا تو اوسکو اختیار کیا گو مشابہ مشرکین عرب کے تھا اسیطرح اسیران جنگ کا لونڈی غلام بنانا اور اونکی عورتون سے مباشرت کرنا یا اون اسیرونکو سزائے موت دینا شریعت موسوی مین جائز تھا تو جبتک کوئی حکم پروردگار کا اس باب مین نہین آیا اونھین دستورات پر نظر رکھی گو وہ مطابق فعل جاہلیت یا موافق قوانین دیگر سلاطین زمانہ ماضیہ اوسوقت کے ہوا ور یہ التزام بموجب حکم پروردگار کے تھا اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰهُمُ اقْتَدِهْ فقط +

آور نقل سے بھی برخلاف نہین ہی اسواسطے کہ توریت کے اکثر مقامات مین اسکا ذکر ہی اور اوسکی منسوخیت سے اسلام کے مخالف بھی قائل نہین ہین لہذا ذکر کرنا اوسکا مفصل باعث طوالت ہی اور قرآن مین بھی بہت آیات محکمات اس قسم کی ہین جس سے رقیت مستقبلہ کا ثبوت ہوتا ہی ازانجملہ آیہ سورہ نسا وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ كِتَابَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسَافِحِيْنَ +

ترجمہ اور نکاح بندھی عورتین مگر جنکو مالک ہو جائین تمھارے ہاتھ حکم ہوا اللہ کا تمپر اور حلال ہوئین تمکو جو اونکے سوا ہین یون کہ طلب کرو اپنے مال کے بدلے قید مین لانے کو نہ مستی نکالنے کو +

تفسیر والمحصنات معطوف ہی اور معطوف علیہ اسکا امہاتکم ہی جو پہلی آیت مین گذرا ای حرمت علیکم المحصنات والمحصنات بفتح صاد مہملہ صیغہ جمع مؤنث اسم مفعول کا ہی اسکے معنی باعتبار لغت کے شوہر دار عورتوں کے ہین والمحصنات ای المتزوجات حصن بالکسر بمعنی پناہ ہکذا فی الصراح وفی القاموس الحصن بالکسر کل موضع حصین لایوصل الی جوفہ اور بمعنی پاکدامنی کے بھی آیا ہی یعنی اپنی شرمگاہ کو پناہ مین رکھنا خواہ بوجہ

٥ یہ آیت سیپارہ پانزدہم رکوع اول سورہ کہف مین ہی ترجمہ کیا بڑی بات نکلتی ہی اونکے موہنہ سے سب جھوٹھ ہی جو کہتے ہین ۱۲

شوہر دار ہو جاوے کیسے یا یون ہی ہے۔ اصلی معنی محصنات کے ہین جسکے استعمال کے واسطے کسی قرینے کی حاجت
نہین ہی اسکے علاوہ جو معنی ہون مثل حرائر یا اسلام کے تو اوسکے واسطے قرینے کی ضرورت ہی تین
النساء مین بیانیہ ہی اور نسا ایک ایسا لفظ ہی جو حرائر اور آمار دونون کو شامل ہی مگر قاعدہ ہی کہ مطلق
منصرف طرف فرد کامل کے ہوتا ہی اور فرد کامل مین ناقص شامل ہو جاتا ہی اس لیے اس سے مراد حرائر
لینا مناسب ہی پس معنی آیت کے یہ ہونگے کہ حرام ہین تمپر نکاح بند ہین عورتین آزاد الا جو ملکت
ہی اور ما موصولہ ہی اور ملکت صیغہ ماضی کا ہی نحوی ما موصولہ کے بعد ماضی کے معنی مضارع کے لیتے
ہین یہ قاعدہ مسلمہ ہی جسمین کچھ اختلاف نہین ہی پس اس استثنا سے وہ آزاد عورتین شوہر دار جو ملک
یمین مین ہین یا آئندہ ہون حلال ہو گئین ؛
اور اگر محصنات کے معنی شوہر دار عورتون کے نہ لیے جائین تو وہ تحت مین [وَاُحِلَّ لَكُمْ مَا
وَرَآءَ ذٰلِكُمْ] کے داخل ہو جائینگی اور یہ ایک قباحت ہی جسکی اصلاح نہین ہو سکتی اسواسطے
کہ سواے اس ایک مقام کے اور کہین قرآن شریف مین شوہر دار عورتون کی حرمت کا ذکر نہین آیا ہی ؛
بعض نادانون نے جو محصنات کے معنی اس آیت مین آزاد عورت اور ما ملکت ایمانکم سے وہ تعداد ازواج
کی جو خدا نے جائز کی ہی یا وہ ملکیت جو بموجودگی ولی و شہود کے تمام شرائط نکاح کے پورے ہونے سے
ثابت ہوتی ہی لیے ہین اونھون نے اس لفظ کے چار معنی بیان کرکے اول آزاد دوم پاکدامن سوم
اسلام اور ہر ایک معنون کا ثبوت آیات قرآنی سے دیکر چہارم شوہر دار اور اوسکی کوئی نظیر قرآن سے
نہ لکھکر بڑے اصرار اور دریدہ دہنی سے لکھا ہی کہ چار معنون مین ایک معنی معین یعنی شوہر دار لینے
کی وجہ علماے اسلام نہین بتاتے ہم کہتے ہین کہ وجہ تو ہم لکھ چکے ٹھنڈے دل سے تعصب
بیطرف کرکے غور کرنا چاہیے مگر وہ جو والمحصنات سے آزاد عورتین اور ما ملکت ایمانکم سے تعداد
صحیح ازواج کی مراد لیتے ہین اسکی بھی تو کوئی وجہ چاہیے اسواسطے کہ اسی سورت مین فانکحوا

مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ جب مذکور ہوچکا ہی توپھر اوسکے مکرر
ذکر کرنے سے کیا فائدہ تھا اور اگر دوسرے معنی ماملکت ایمانکم کے اونکے لکھے ہوئے تسلیم کیے جائین
تو منشوء کے خلاف ہوگا کیونکہ اس رکوع مین تمام اون عورتون کا بیان مقصود ہی جنسے نکاح
جائز ہی نہین ہی اور آزاد عورتون سے تو نکاح ہوتا ہی رہتا ہی اوسکے بیان کی کیا حاجت ہی قطع نظر
اسکے نزول اس آیت کا ایسے موقع پر ہوا کہ کوئی کہہ نہین سکتا کہ اس آیت سے خدا کا مطلب وہ ہی
جس سے ہمارے مخالفون کے کان شیطان نے بھرے ہین چنانچہ اوسکو ہم یاد دلاتے ہین
اہل لکھتے ہین کہ جب مکہ فتح ہوگیا اور تمام قبائل عرب مطیع سید المرسلین کے ہوگئے تو دو قبیلے
محروم الاطاعت سے ایک قبیلہ ہوازن دوسرا قبیلہ ثقیف مگر بعد جنگ حنین کے کچھ اونمین سے بھی
مسلمان ہوئے مابقی بھاگ کر تین گروہ ہوئے ایک گروہ تو مالک بن عوف کے ساتھ ہوکر
قلعہ طائف مین چلا گیا اور دوسرا بطن نخلہ کو اور تیسرا اوطاس کو اس اوطاس والے گروہ کا لشکر
اسلام نے تعاقب کرکے اونکو قتل کیا حضرت نے اوسدن اذن عام فرمایا تھا کہ جو مجاہد جسکو پکڑیگا
اوسکا جو کچھ اسباب ہوگا اوسیکو ملیگا چنانچہ کچھ عورتین خاوند والی بھی اوسدن مسلمانون کو غنیمت مین
ملین تھین مگر مسلمانونکو اونسے مباشرت کرنے مین پرہیز تھا اسلیے یہ آیت نازل ہوئی حضرت
ابوسعید خدری کی حدیث درین خصوص طرق متعددہ سے صحیح مسلم مین یون منقول ہی پہلا طریقہ تو
یہ ہی کہ ابو علقمہ ہاشمی ابوسعید خدری سے باین الفاظ روایت کرتے ہین +

وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ حُنَیْنٍ
بَعَثَ جَیْشًا اِلٰی اَوْطَاسٍ فَلَقُوْا عَدُوًّا فَقَاتَلُوْهُمْ فَظَهَرُوْا عَلَیْهِمْ وَاَصَابُوْا
لَهُمْ سَبَایَا فَکَاَنَّ نَاسًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
تَحَرَّجُوْا مِنْ غِشْیَانِهِنَّ مِنْ اَجْلِ اَزْوَاجِهِنَّ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ فِیْ

ذٰلِكَ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ اَيْ فَهُنَّ لَهُمْ حَلَالٌ اِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهُنَّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حنین کے دن بھیجا ایک لشکر اوطاس کو وہ پاگئے دشمنون کو اور لڑے اونسے اور غالب ہوئے اون پر اور پائین اونھون نے لونڈیان پس گویا کہ بعضے صحابیون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پرہیز کیا اون لونڈیون سے صحبت کرنے مین بوجہ موجود ہونے اونکے شوہران مشرک کے پس بھیجی اللہ صاحب نے اونکے معاملے مین یہ آیت والمحصنات من النساء الا ما ملکت ایمانکم مطلب یہ کہ وہ عورتین اونکو حلال ہین جب عدت اونکی گذر جائے +

اور دوسرا طریقہ یہ ہی کہ انھین ابو علقمہ ہاشمی نے ابو سعید سے حدث کر کے اس حدیث کو روایت کیا ہی مگر اوسمین یہ الفاظ اذا انقضت عدتھن نہین ہی اور تیسرا طریقہ یون ہی کہ شعبہ نے سعید کے متابع ہو کر اس حدیث کو روایت کیا ہی اور چوتھا طریقہ یہ ہی کہ ابو الخلیل نے بلا واسطہ ابی علقمہ کے ابو سعید سے اس حدیث کو روایت کیا ہی پانچوان طریقہ یہ ہی کہ سعید نے شعبہ کے متابع ہو کر روایت کی ہی اور سوا مسلم کے اور کتب صحاح مین بھی یہ حدیث مروی ہی اور امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین اس حدیث کے تحت مین لکھا ہی مَعْنٰی تَحَرَّجُوْا خَافُوْا الْحَرَجَ وَهُوَ الْاِثْمُ مِنْ غِشْيَانِهِنَّ اَيْ وَطْئِهِنَّ مِنْ اَجْلِ اَنَّهُنَّ مُزَوَّجَاتٌ وَالْمُزَوَّجَةُ لَا تَحِلُّ لِغَيْرِ زَوْجِهَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِبَاحَتَهُنَّ بِقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَالْمُرَادُ بِالْمُحْصَنَاتِ هٰهُنَا الْمُزَوَّجَاتُ وَمَعْنَاهُ الْمُزَوَّجَاتُ حَرَامٌ عَلٰى غَيْرِ اَزْوَاجِهِنَّ اِلَّا مَا مَلَكْتُمْ بِالسَّبْيِ فَاِنَّهٗ يَنْفَسِخُ نِكَاحُ زَوْجِهَا الْكَافِرِ وَتَحِلُّ لَكُمْ اِذَا انْقَضٰى اسْتِبْرَاؤُهَا اِنْتَهٰى بِلَفْظِهٖ پس جیسا اس حدیث کی صحت مین کلام نہین ہو سکتا ویسا ہی ... گفتگو نہین ہو سکتی کہ بعد فتح مکہ اور بعد نزول آیت من قدلے کے یہ آیت نازل ہوئی ...

شوہر دار بندیونکا بطور ملک یمین تصرف مین مجاہدون کے آنا جائز سمجھا گیا ہی ؛

پنجیرونکو اب یہ کہنا زیبا نہین ہی کہ اگر بات یون ہی تھی تو اساری قبیلۂ ہوازن کیون چھوڑ دیے گئے اسواسطے کہ اساری کا چھوڑنا اور لونڈی غلام بنانا یا قتل کرنا سب منحصر امام کی رائے پر ہی اور اوسکے معاملے مین تو ایک وجہ خاص بھی تھی جسکا بیان آگے آویگا ؛

ازانجملہ آیت سیپارۂ بست و دوم حق سبحانہ تعالی سورۂ احزاب مین فرماتا ہی لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ وَلَا أَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْوَاجٍ وَلَوْ أَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ إِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ ترجمہ حلال نہین تجکو عورتین اس پیچھے اور نہ یہ کہ انکے بدلے اور کرے عورتین اگرچہ خوش لگے تجکو اونکی صورت مگر جو مال ہو تیرے ہاتھ کا ؛

اس آیت سے بھی رغبت مستقبلہ سمجھی جاتی ہی بیان اوسکا یہ ہی کہ حق سبحانہ تعالی نے اوپر کی آیت مین پیغمبر کی ازواج موجودہ جنکا مہر اونھون نے دیدیا تھا اور اون لونڈیون کے سوا جو ملک یمین اونکے تصرف مین تھین اور رشتہ دار عورتین بھی حلال کردی تھین اوسکے بعد یہ ارشاد فرمایا کہ اون آزاد عورتون سوا جنکا مہر تمنے دیدیا ہی یا عوض دونکے کوئی اور عورت تمکو حلال نہین ہی مگر وہ عورتین جنکے مالک تمھارے ہاتھ آیندہ ہون یہی معنی اسکے بہت ٹھیک ہین اور اگر ما ملکت کے معنی یہ لیے جائین مگر وہ عورتین جسکے مالک تمھارے ہاتھ ہو چکے ہین تو مطلب خبط و مضمون بے ربط ہوگا ؛

اور اسیطرح الامعنی اوسکے لینا اپنی کم استعدادی پر ہنسوانا اور قرآن مین تحریف کرنا ہی جیسا کہ رسالہ ابطال غلامی مین معنی آیت کے گڑھے گئے ہین وہی نہ لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ وَلَا أَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْوَاجٍ وَلَوْ أَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ إِلَّا أَزْوَاجَكَ اللَّاتِي آتَيْتَ أُجُورَهُنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْكَ ؛

ایسی بھونڈی تاویل بازیچۂ طفلان سے زیادہ رتبہ نہین رکھتی اگر کفر نہین تو قریب کفر ضرور ہی ؛

اسی بحث مین مصنف رسالۂ مذکور نے بدلیل آیۂ کریمۂ یا ایہا النبی انا احللنا لک ازواجک اللاتی آتیت اجورہن وما ملکت یمینک مما افاء اللہ علیک الخ کے لکھا ہی کہ کثرت ازواج کی آنحضرت کے واسطے بحکم خدا نہ تھی بلکہ موافق دستور عرب کے تھی مگر ہم سمجھتے ہین کہ اوسکو جو بدگمانیان ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہین ازانجملہ ایک یہ بھی ہی کہ گویا ایک مدت تک آنحضرت برخلاف مرضی خدا معاشرت کرتے رہے حالانکہ جنکی آنکھین ضلالت تقلید ملحدون سے اندھی نہین ہوئین اونکے دیکھنے اور سمجھنے کو اسیقدر کافی ہی کہ جب مسلمانون کے واسطے تعداد ازواج کی محدود ہوگئی تھی تو پیغمبر اسلام بلا رضی پروردگار سنہ ہجری تک کیونکر نکاح کرتے چلے گئے اور اگر چار عورتونکی قید بعد نزول اس آیت کے ہوئی ہی تو قبل اسکے کسی کسی مسلمان نے چار نکاح سے زیادہ بھی کیا ہوگا

ومن ادعی فعلیہ البیان ؛

ازانجملہ آیت سورۂ نساء وَمَن لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنكُمْ طَوْلًا أَن يَنكِحَ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ فَمِن مَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُم مِّن فَتَيَاتِكُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ۚ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَانِكُم ۚ بَعْضُكُم مِّن بَعْضٍ ۚ فَانكِحُوهُنَّ بِإِذْنِ أَهْلِهِنَّ وَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ مُحْصَنَاتٍ غَيْرَ مُسَافِحَاتٍ وَلَا مُتَّخِذَاتِ أَخْدَانٍ ۚ فَإِذَا أُحْصِنَّ فَإِنْ أَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنَاتِ مِنَ الْعَذَابِ ۚ ذَٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنكُمْ ۚ وَأَن تَصْبِرُوا خَيْرٌ لَّكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ؛

ترجمہ اور جو کوئی نپاوے تم مین مقدور اسکا کہ نکاح مین لاوے بیبیان مسلمان تو جو ہاتھ کا مال ہین آپسکی تمھاری لونڈیان مسلمان اور اللہ کو بہتر معلوم ہی تمھاری مسلمانی تم آپسمین ایک ہو سو اونکو نکاح کرو اونکے لوگون کے اذن سے اور دو اونکے مہر موافق دستور کے قید مین آئیان نہ مستی نکالتیان اور نہ یار کرتیان چھپ کر پھر جب وہ قید مین آچکین تو اگر کرین بے حیائی کا کام تو اونپر

سپارۂ بست ودوم سورۂ احزاب کی ہی ترجمہ اے نبی ہم نے حلال رکھین تجکو تیری عورتین جنکے مہر تو دے چکا اور جو مال ہو تیرے ہاتھ کا

آدھی وہ مار جو بیبیون پر مقرر ہی یہ اوسکے واسطے جو کوئی تم مین ڈرے تکلیف مین پڑنے سے اور صبر کرو

تو بہتر ہی تمھارے حق مین اور اسد بخشنے والا مہربان ہی +

ازانجملہ آیت دیگر سورہ نسا وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّ بِالْوَالِدَيْنِ

اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ

وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ +

ترجمہ اور بندگی کرو اسکی اور ملاؤ مت اوسکے ساتھ کسیکو اور مان باپ سے نیکی اور قرابت والے

اور یتیمون سے اور فقیرون سے اور ہمسایہ قریب سے اور ہمسایہ اجنبی سے اور برابر کے رفیق سے

اور راہ کے مسافر سے اور اپنے ہاتھ کے مال سے +

ازانجملہ آیت سورہ مومنون وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۙ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ

اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۚ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ

هُمُ الْعٰدُوْنَ ۚ +

ترجمہ اور جو اپنی شہوت کی جگہ تھامتے ہین مگر اپنی عورتون پر یا اپنے ہاتھ کے مال پر سو اونپر نہین الاھنا

پھر جو کوئی ڈھونڈھے اسکے سوائے وہی ہین حد سے بڑھنے والے +

ازانجملہ آیت سورہ نحل وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ ۚ فَمَا الَّذِيْنَ

فُضِّلُوْا بِرَآدِّيْ رِزْقِهِمْ عَلٰى مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ ۭ

اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ۚ +

ترجمہ اور اسد نے بڑائی دی تم مین ایک کو ایک سے روزی کی جنکو بڑائی دی نہین پونہچاتے

اپنی روزی اونکو جو اونکے ہاتھ کا مال ہین کہ وہ سب اوسمین برابر ہین کیا اسد کے فضل سے منکر ہین +

ازانجملہ آیت سورہ نور وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ

بُعُولَتِهِنَّ اَوْ اٰبَنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُولَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِیْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِیْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُهُنَّ +

ترجمہ اور نہ کھولین اپنا سنگار مگر اپنے خاوند کے آگے یا اپنے باپ کے یا خاوند کے باپ یا اپنے بیٹے کے یا خاوند کے بیٹے کے یا اپنے بھائی کے یا اپنے بھتیجون کے یا اپنے بھانجون کے یا اپنی عورتون کے یا اپنے ہاتھ کے مال کے +

ازانجملہ آیت دیگر سورۂ نور وَالَّذِیْنَ یَبْتَغُوْنَ الْکِتٰبَ مِمَّا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ فَکَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِیْهِمْ خَیْرًا وَّ اٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِیْٓ اٰتٰکُمْ وَلَا تُکْرِهُوْا فَتَیٰتِکُمْ عَلَی الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَمَنْ یُّکْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْۢ بَعْدِ اِکْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ○ +

ترجمہ اور جو لوگ چاہین لکھا تمھارے ہاتھ کے مال مین تو اونکو لکھا دے دو اگر سمجھو اونمین کچھ نیکی اور دو اونکو اللہ کے مال سے جو تمکو دیا ہے اور نہ زور کرو اپنی چھوکریون پر بدکاری کے واسطے اگر وہ چاہین قید سے رہنا کہ کمایا چاہو اسباب دنیا کی زندگانی کا اور جو کوئی اونپر زور کرے تو اللہ اونکی بے بسی پیچھے بخشنے والا مہربان ہے +

ازانجملہ آیت سورۂ روم ضَرَبَ لَکُمْ مَّثَلًا مِّنْ اَنْفُسِکُمْ هَلْ لَّکُمْ مِّنْ مَّا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ مِّنْ شُرَکَآءَ فِیْ مَا رَزَقْنٰکُمْ فَاَنْتُمْ فِیْهِ سَوَآءٌ تَخَافُوْنَهُمْ کَخِیْفَتِکُمْ اَنْفُسَکُمْ کَذٰلِکَ نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ○ +

ترجمہ بتائی تمکو ایک کہاوت تمھاری اندر سے تمھارے جو ہاتھ کے مال ہین اونمین ہین کوئی ساجھی تمھارے ہماری دی روزی مین کہ تم سب اوسمین برابر ہو خطرہ رکھو اونکا جیسے خطرہ رکھو اپنونکا یون کھولتے ہین ہم پتے اون لوگونکو جو بوجھتے ہین +

یہ آیتین اور انکے سوا اور بہت آیتین قرآن مجید مین ہین جسمین ملک یمین اور اوسکے احکام کا
ذکر ہی اگر جناب باری کی خلاف مرضی یہ فعل ہوتا یا وہ اس فعل سے منع کرنے والا تھا تو اوسکے
احکام کثرت سے اور اوسکی مثلین بیان نفرماتا بلکہ ایسے ناپاک وناجائز وناچیز وناپائدار ملک کو
ملک یمین بھی نہ کہتا اسواسطے کہ عرب لفظ یمین خاص استیلا اور غلبہ اور قوت اور کمال اور عمدہ اشیا
اور پاکیزہ مقامات پر بولتے ہین اور ما ملکت کی لفظ جسکے معنی بموجب قواعد نحو مضارع کے بالاتفاق
ہین اور اوس سے رقیت مستقبلہ سمجھی جاتی ہی استعمال نکرتا +

فصل ہمنے آغاز اس رسالے مین منجملہ قواعد معاشرت و دادرسانی سلطنت آسمانی کے اونیس قاعدے
بیان کیے ہین اوسمین اکثر بلکہ کل ایسے ہین جنکے ثبوت کی حاجت نہین ہی جو مسلمان ہین اور اونکو
صدق ارادت مسلمانون سے ہی یا جنھون نے قرآن وحدیث سمجھکر پڑھا ہی وکتب سیر و آثار صحابہ
و خلفاے راشدین مہدیین کی بلا تعصب مطالعہ کی ہین وہ تصدیق کرینگے کہ وہ سب باتین
مسلمانون کی ہین مسلمان اگر اوسپر عمل کرتے ہین تو وہی تمام روے زمین کے باشندون سے افضل
واعلی وتربیت یافتہ ومہذب ہین اور جو اوسمین اپنی راے ملحدانہ اور غیر قوم کی تعلیم شامل کرتے ہین
وہی بدترین مخلوق اور ناشایستہ وغیر مہذب ہین نہ اونکا ایمان درست اور نہ اونکو اسلام سے علاقہ
کما قال اللہ تعالی ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ مگر قاعدہ چہارم کے دلائل ثبوت مصلحۃ
اس مقام پر ہم لکھتے ہین وباللہ التوفیق +

قاعدہ چہارم نافرمانون اور باغیون سے لڑنا اور بعد گرفتاری اونکو سزاے موت دینا یا اسیر
رکھنا یعنی لونڈی غلام بنانا اور اونکا مال و اسباب ضبط کرنا یا جلاے وطن کرنا یا اونکو بیچ کرنا یا اونکو
چھوڑ دینا +

اس قاعدے مین باغیون کے واسطے چھ حکم بیان کیے گئے ہین اول اونسے لڑنا دوم بعد

گرفتاری اونکو سزاے موت دینا سوم اسیر رکھنا اور اونکا مال و اسباب ضبط کرنا چہارم جلاے
وطن کرنا پنجم اونکو زچ کرنا ششم اونکو چھوڑ دینا +

امر اول کا ثبوت آیات ذیل مین سیپارۂ دوم سورۂ بقر آیۂ کریمہ وَقَاتِلُوهُمْ حَتّٰى لَا تَكُونَ
فِتْنَةٌ وَّيَكُونَ الدِّينُ لِلّٰهِ ۖ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِينَ ۝
ترجمہ اور لڑو اونسے جب تک باقی رہے فساد اور حکم رہے اللہ کا پھر اگر وہ باز آوین تو زیادتی
نہین مگر بے انصافون پر +

یعنی بعد موقوف ہونے لڑائی اور ہو جانے بندوبست کے پھر اگر وہ لوگ کچھ فساد کیا چاہین تو اونکو
مارنا چاہیے فقط +

ایضاً وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا ۚ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ
الْمُعْتَدِينَ ترجمہ اور لڑو اللہ کی راہ مین اونسے جو لڑتے ہین تمسے اور زیادتی نکرو اللہ نہین
چاہتا زیادتی والون کو +

یعنی جو لوگ نہ لڑین اونکو نہ مار خواہ وہ بوڑھے ہون یا لڑکے یا عورت یا اور کوئی +

ایضاً وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَاعْلَمُوا اَنَّ اللّٰهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ +

ترجمہ اور لڑو اللہ کی راہ مین اور جان لو کہ اللہ سنتا ہی جانتا +

سیپارۂ پنجم سورۂ نساء فَلْيُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ الَّذِينَ يَشْرُونَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا
بِالْاٰخِرَةِ ۚ وَمَنْ يُّقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ
اَجْرًا عَظِيمًا ۝ وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ
مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ
الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ۚ وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۚ وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ

نَصِیْرًا ۵ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ۚ وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِیَآءَ الشَّیْطٰنِ ۚ اِنَّ کَیْدَ الشَّیْطَانِ کَانَ ضَعِیْفًا ۵ +

ترجمہ سو چاہیے لڑین اللہ کی راہ مین جو لوگ بیچتے ہین دنیا کی زندگی آخرت پر اور جو کوئی لڑے اللہ کی راہ مین پھر مارا جاے یا غالب ہوکے ہم دینگے اوسکو بڑا ثواب اور تمکو کیا ہی کہ نہ لڑو اللہ کی راہ مین اور واسطے اونکے جو مغلوب ہین مرد اور عورتین اور لڑکے جو کہتے ہین ای رب ہمارے نکال ہمکو اس بستی سے کہ ظالم ہین لوگ اسکے اور پیدا کر ہمارے واسطے اپنے پاس سے کوئی حمایتی اور پیدا کر ہمارے واسطے اپنے پاس سے مددگار وہ جو ایمان والے ہین سو لڑتے ہین اللہ کی راہ مین اور وہ جو منکر ہین سو لڑتے ہین مفسدون کی راہ مین سو لڑو تم شیطان کے حمایتیون سے بیشک فریب شیطان کا سست ہی +

سیپارہ نہم سورہ انفال وَقَاتِلُوْھُمْ حَتّٰی لَا تَکُوْنَ فِتْنَۃٌ وَّیَکُوْنَ الدِّیْنُ کُلُّہٗ لِلّٰہِ ۚ فَاِنِ انْتَھَوْا فَاِنَّ اللّٰہَ بِمَا یَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ +

ترجمہ اور لڑتے رہو اونسے جب تک نہ رہے فساد اور ہو جاوے حکم سب اللہ کا پھر اگر وہ باز آوین تو اللہ اونکے کام دیکھتا ہی +

سیپارہ دہم سورہ انفال یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَی الْقِتَالِ +

ترجمہ ای نبی شوق دلا مسلمانون کو لڑائی کا +

سیپارہ دہم سورہ توبہ قَاتِلُوا الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَلَا بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا یُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَلَا یَدِیْنُوْنَ دِیْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ حَتّٰی یُعْطُوا الْجِزْیَۃَ عَنْ یَّدٍ وَّھُمْ صٰغِرُوْنَ ۵ +

ترجمہ لڑو اون لوگون سے جو یقین نہین رکھتے اللہ پر نہ پچھلے دن پر نہ حرام جانین جو حرام کیا
اللہ نے اور اوسکے رسول نے اور نہ قبول کرین دین سچا وہ جو کتاب والے ہین جب تک دیوین
جزیہ ایک ہاتھ سے اور وہ بیقدر رہون +

اس آیت مین اللہ صاحب نے کتابیون پر اس سبب سے بھی غصہ فرمایا ہی کہ وہ حرام کو حرام
نہین جانتے یعنی سور و شراب و ربا و منخنقہ وغیرہ کو شیر مادر سمجھتے ہین +

پس اون مسلمانون کا حال کہان تک ابتر ہوگا جو اونھین کتابیون کی سیر پر پس خوردہ اونکی
گردن مروڑی مرغی خود بلا وسواس نوش جان فرما کر دوسرونکو رغبت دلاتے ہین صدق اللہ
ورسوله والذین کفروا یتمتعون ویاکلون کما تاکل الانعام والنار مثوی لهم +

سیپارہ یازدہم سورہ توبہ اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ
بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ۭ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ وَعْدًا
عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ ۭ وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ
فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ۭ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ +

ترجمہ اللہ نے خرید لی مسلمانون سے اونکی جان اور مال اس قیمت پر کہ اونکو بہشت ہی لڑتے
ہین اللہ کی راہ مین پھر مارتے ہین اور مرتے ہین وعدہ ہو چکا اوسکے ذمے پر سچا توریت اور انجیل
اور قرآن مین اور کون ہی قول کا پورا اللہ سے زیادہ سو خوشیان کرو اس معاملت پر جو تمنے
کی ہی اوس سے اور یہی ہی بڑی مراد ملنی +

ایضا یٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِيْنَ يَلُوْنَكُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوْا فِيْكُمْ
غِلْظَةً ۭ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ +

ترجمہ ای ایمان والو لڑتے جاؤ اپنے نزدیک کے کافرون سے اور چاہیے اونپر معلوم ہو تمھاری

بیچ بیچ سختی اور جانو کہ اللہ ساتھ ہی ڈر والون کے ✝

امر دوم کا ثبوت سیپارہ دوم سورہ بقر قال اللہ تبارک وتعالیٰ وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ وَأَخْرِجُوهُمْ مِنْ حَيْثُ أَخْرَجُوكُمْ وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ وَلَا تُقَاتِلُوهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتَّى يُقَاتِلُوكُمْ فِيهِ فَإِنْ قَاتَلُوكُمْ فَاقْتُلُوهُمْ كَذَلِكَ جَزَاءُ الْكَافِرِينَ ✝

ترجمہ لڑو اللہ کی راہ مین اونسے جو لڑتے ہین تمسے اور زیادتی نکرو اللہ نہین چاہتا زیادتی والونکو اور مارو اونکو جہان پکڑ پاؤ اور نکالدو اونکو جہانسے اونھون نے تمکو نکالا اور دین سے بچلانا مارنے سے زیادہ ہی اور نہ لڑو اونسے مسجد حرام پاس جبتک وہ نہ لڑین تمسے اوس جگہہ پر اگر وہ لڑین تو اونکو مارو یہی سزا ہی منکرون کی ✝

اس آیت مین لڑنے والون کے قتل کا ذکر ہی خواہ وہ حرم کے اندر لڑین یا باہر اور نہ لڑنے والو نکے قتل کی صرف ممانعت ہی نہین ہی بلکہ خفگی بھی اللہ کی جملہ (إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ) سے پائی جاتی ہی پس ثقفتموہم کے معنی الوجود علی وجہ الاخذ والغلبۃ کے جو تفسیر مدارک مین لکھے ہین نہایت صحیح ہین بیشک وہی لوگونکا قتل جملہ (واقتلوہم حیث ثقفتموہم) سے مقصود ہی جو لڑنے والے پکڑ او ین نہ دیگر اشخاص وہذا ہو المطلوب ✝

سیپارہ پنجم سورہ نسا سَتَجِدُونَ آخَرِينَ يُرِيدُونَ أَنْ يَأْمَنُوكُمْ وَيَأْمَنُوا قَوْمَهُمْ كُلَّمَا رُدُّوا إِلَى الْفِتْنَةِ أُرْكِسُوا فِيهَا فَإِنْ لَمْ يَعْتَزِلُوكُمْ وَيُلْقُوا إِلَيْكُمُ السَّلَمَ وَيَكُفُّوا أَيْدِيَهُمْ فَخُذُوهُمْ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ وَأُولَئِكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطَانًا مُبِينًا ✝

ترجمہ اب تم دیکھوگے ایک اور لوگ چاہتے ہین کہ امن مین ہین تمسے بھی اور اپنی قوم سے بھی جس بار بلائے جاتے ہین فساد کرنے کو اولٹ جاتے ہین اوس ہنگامے مین پھر اگر تمسے کنارہ نہ پکڑین اور صلح نہ لاوین اور اپنے ہاتھہ نہ روکین تو اونکو پکڑو اور مارو جہان پکڑ پاؤ اور ان پر ہمنے بتلا دی تمکو سند صریح +

اس آیت مین بھی وہی لفظ ثقفتموہم کی ہی جسکے معنی ہم اوپر بیان کر چکے ہین +

ایضاً وَدُّوا لَوْ تَكْفُرُونَ كَمَا كَفَرُوا فَتَكُونُونَ سَوَاءً فَلَا تَتَّخِذُوا مِنْهُمْ أَوْلِيَاءَ حَتَّىٰ يُهَاجِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوهُمْ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ وَلَا تَتَّخِذُوا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ۵ +

ترجمہ چاہتے ہین کہ تم بھی کافر ہو جیسے وہ ہوئے پھر سب برابر ہو جاؤ سو تم اونمین کسیکو نہ پکڑو رفیق جب تک وطن چھوڑ آوین اللہ کی راہ مین پھر اگر قبول نرکھین تو اونکو پکڑو و مارو جہان پاؤ اور نہ ٹھہراؤ کسیکو رفیق و نہ مددگار +

اس آیت مین اگرچہ لفظ وجدتموہم کا ہی مگر مطلب وہی ہی جو ثقفتموہم سے نکلتا ہی +

سیپارہ دہم سورہ انفال اَلَّذِينَ عَاهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُونَ عَهْدَهُمْ فِي كُلِّ مَرَّةٍ وَّهُمْ لَا يَتَّقُونَ ۵ فَإِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِمْ مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ +

ترجمہ جنسے تو نے قرار کیا ہی اونمین پھر وہ توڑتے ہین اپنا قرار ہر بار اور ڈر نہین رکھنے سو اگر کبھی تو پکڑ پاوے اونکو لڑائی مین تو ایسی سزا دے کہ دیکھکر بھاگین اونکے پچھلے شاید وہ عبرت پکڑین مسلم الثبوت ہی کہ یہ آیت یہود بنی قریظہ کے حق مین نازل ہوئی ہی اور بعد اسیر ہونے کے اونکی گردنین ماری گئین ہین اور بقیۃ السیف لونڈی و غلام بنائے گئے اور بعضے چھوڑ دیے گئے

اگر یہ آیت قبل وقوع اوس واقعے کے نازل ہو چکی تھی یا عین معرکے مین نازل ہوئی اور اوسکا مطلب فقط تنبیہ کر دینے سے تھا تو پنچایت سعد ابن معاذ کی خلاف حکم خدا کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قبول کرنے کی کوئی وجہ نہ تھی اور ایک جماعت کثیر کا بعد گرفتاری قتل کرنا فقط ایسے شخص کی رائے سے جو معصوم نہ تھا نامناسب تھا گو وہ اسیران اونکے حکم سے راضی بھی کیون نہون عقل قبول نہین کرتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس امر کو جائز رکھتے اسواسطے کہ جنگ بدر کے قیدیون کو حسب رائے بعض اصحاب کے فدیہ لیکر چھوڑ دیا تھا تو اوسپر کیا کچھہ خفگی خدا کی ہوئی تھی کیا پھر وہ خلاف مرضی خدا کے کوئی کام کرتے ہرگز ہرگز نہین اور اگر یہ آیت بعد واقعہ بنو قریظہ اور اوس ماجرے کے جو اونکے ساتھہ ہوا نازل ہوئی ہو تو شرد کا لفظ جو صیغہ امر ہی اوسکی تعمیل کا حکم واقعہ گذشتہ کی نسبت یعنی چہ +

اس سے ثابت ہوتا ہی کہ مطلب اس آیت کا جیسا تفسیر کشاف و تفسیر معالم التنزیل مین لکھا ہی وہی ٹھیک ہی اور سعد ابن معاذ کی پنچایت بوجہ موافقت اوس حکم الہامی کے ماننا مطابق واقعہ کے ہی پس وہ روایت صحیح بخاری کی جسمین لکھا ہی لَقَدْ حَكَمْتَ فِيهِمْ بِحُكْمِ اللّٰهِ بہ نسبت اوس روایت کے جسمین بحکم الملک بکسر لام یا ملک بفتح لام لکھا ہی زیادہ صحیح ہی +

تفسیر کشاف فَشَرِّدْ بِهِمْ مَّنْ خَلْفَهُمْ فَفَرِّقْ عَنْ مُحَارَبَتِكَ وَمُنَاصَبَتِكَ بِقَتْلِهِمْ شَرَّ قِتْلَةٍ وَالنِّكَايَةِ فِيهِمْ مَنْ وَرَاءَهُمْ مِنَ الْكَفَرَةِ حَتّٰى لَا يَجْسُرَ عَلَيْكَ اَحَدٌ بَعْدَهُمْ اعْتِبَارًا بِهِمْ وَاتِّعَاظًا بِحَالِهِمْ +

ترجمہ فشرد بہم من خلفہم کے معنی یہ ہین کہ لڑنے سے اور دشمنی آشکارا کرنے سے ساتھہ قتل کرنے کے بری طرح قتل سے اور اونمین قتل اور حرج ڈالنے سے باقی کافرون کو جو اوسکے سوا ہین پراگندہ کرو تا اوسکے بعد پھر کوئی اونکا حال دیکھکر جرأت نہ کرسکے اور اونکے حال سے نصیحت پکڑے +

تفسیر معالم التنزیل فَشَرِّدْ بِهِمْ مَنْ خَلْفَهُمْ قال ابن عباس فَنَكِّلْ بِهِمْ مَنْ وَرَاءَهُمْ وقال سعید بن جبیر وَأَنْذِرْ بِهِمْ مَنْ خَلْفَهُمْ وَأَصْلُ التَّشْرِيدِ التَّفْرِيقُ وَالتَّبْدِيدُ مَعْنَاهُ فَرِّقْ بِهِمْ جَمْعَ كُلِّ نَاقِضٍ لِلْعَهْدِ أَيْ افْعَلْ بِهَؤُلَاءِ الَّذِينَ نَقَضُوا عَهْدَكَ وَجَاؤُا الحَرْبِكَ فِعْلًا مِنَ الْقَتْلِ وَالتَّنْكِيلِ يَتَفَرَّقُ مِنْكَ وَيَخَافُكَ مَنْ خَلْفَهُمْ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ وَالْيَمَنِ ✝

ترجمہ ابن عباس نے کہا ہی کہ عہد توڑنے والون کے بعد جو لوگ ہین اونکی عبرت گرداندی سانھہ اونکے اور سعید بن جبیر کا قول ہی کہ جن لوگون نے ابھی عہد نہین توڑا اونکو ڈرائے ساتھہ اونکے تشریدکے معنی اصل مین متفرق کر دینے اور دھمکانے کے ہین پس معنی یہ ہوے کہ تمام لوگونکو جو عہد توڑنے کا خیال رکھتے ہین متفرق کردے اور جن لوگون نے عہد توڑا اور لڑنے کو آئے ہین اونکے ساتھہ اسطرح قتل کرنا اور عقوبت دینا کہ جو لوگ عہد توڑتے ہین اونکے پیچھے ہین یعنی اہل مکہ و یمن وہ بھی پریشان ہو جائین اور ڈر جائین ✝

بعضے خیال کرتے ہین کہ اس آیت سے کوئی صاف حکم قیدیون کے قتل کا نہین نکلتا بلکہ جو کافر عہد شکنی کرکے لڑنے کو آمادہ ہوئے اونکے ساتھہ اسطرح پیش آنے کو فرمایا جس سے اورونکو عبرت ہو تو یہ اونکی خوش فہمی ہی اسواسطے کہ عہد توڑکر جو لڑنے کو آمادہ ہوئے اور پکڑے گئے اونکے قتل اور عقوبت کرنے کا حکم تو اس آیت مین ہی جو ہم لکھہ چکے اور عہد توڑکر لڑنے والون کے حق مین ایک اور آیت اوسی سیپارہ اور سورۂ توبہ مین ہی وہی ہذہ وَإِنْ نَكَثُوا أَيْمَانَهُمْ مِنْ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوا فِي دِينِكُمْ فَقَاتِلُوا أَئِمَّةَ الْكُفْرِ إِنَّهُمْ لَا أَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُونَ أَلَا تُقَاتِلُونَ قَوْمًا نَكَثُوا أَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوا بِإِخْرَاجِ الرَّسُولِ وَهُمْ بَدَؤُكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ أَتَخْشَوْنَهُمْ فَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَوْهُ

اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۵ +

ترجمہ اور اگر توڑین اپنی قسمین عہد کیے پیچھے اور عیب لگاوین تمھارے دین مین تو لڑو کفر کے سرداروں سے اونکی قسمین کچھہ نہین شاید وہ باز آوین کیون نہ لڑو ایسے لوگون سے کہ توڑین اپنی قسمین اور فکر مین ہین کہ رسول کو نکال دین اور اونھون نے پہلے چھیڑ کی تمسے کیا اونسے ڈرتے ہو سو اللہ کا ڈر چاہیے تمکو زیادہ اگر ایمان رکھتے ہو لڑو اونسے تا عذاب کرے اللہ اونکو تمھارے ہاتھون اور رسوا کرے اور تمکو اونپر غالب کرے اور ٹھنڈے کرے دل کتنے مسلمان لوگون کے اور نکالے اونکے دل کی جلن اور اللہ توبہ دیگا جسکو چاہیگا اور اللہ سب جانتا ہی حکمت والا +

پس اگر دونون آیتون کا ایک ہی مطلب تھا تو مکرر بیان کی کوئی وجہ نہین تھی +

یہانتک تو ثبوت آیات قرآن سے لکھا گیا اب حدیث بخاری کی سُنیے عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ اِلٰى بَنِيْ جَذِيْمَةَ فَدَعَاهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ فَلَمْ يُحْسِنُوْا اَنْ يَّقُوْلُوْا اَسْلَمْنَا فَجَعَلَ يَقُوْلُوْنَ صَبَأْنَا صَبَأْنَا فَجَعَلَ خَالِدٌ يَّقْتُلُ وَيَاْسِرُ وَدَفَعَ اِلٰى كُلِّ رَجُلٍ مِّنَّا اَسِيْرَهٗ حَتّٰى اِذَا كَانَ يَوْمٌ اَخَرُ اَمَرَ خَالِدٌ اَنْ يَّقْتُلَ كُلُّ رَجُلٍ مِّنَّا اَسِيْرَهٗ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا اَقْتُلُ اَسِيْرِيْ وَلَا يَقْتُلُ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِيْ اَسِيْرَهٗ حَتّٰى قَدِمْنَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا لَهٗ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَبْرَءُ اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ مَّرَّتَيْنِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ +

ترجمہ روایت کی ابن عمر نے کہ بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خالد ابن ولید کو طرف بنی جذیمہ کے

پس بلایا خالد نے اونکو طرف اسلام کے پس اچھی طرح نہ کہہ سکے کہ اسلام لائے ہم اور کہنا شروع کیا کہ نئے دین ہوئے ہم نئے دین ہوئے ہم پس شروع کیا خالد نے قتل کرنا اور قید کرنا اور دے دیا ہر شخص کو ہم مین سے اوسکا قیدی یہانتک کہ گذرا ایکدن حکم دیا خالد نے کہ قتل کرے ہم مین سے ہر شخص اپنے قیدی کو پس کہا مینے بخدا نہ قتل کرونگا مین اپنے قیدی کو اور نہ قتل کریگا کوئی میرے ساتھیون سے اپنے قیدی کو تا اینکہ آئے ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور بیان کیا اوسکو پس اوٹھائے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونون ہاتھ اپنے اور فرمایا دو مرتبہ یا الٰہی مین ظاہر کرتا ہون بیزاری طرف تیرے اوس امر سے کہ کیا خالد نے روایت کی اسکی بخاری نے ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بعد گرفتاری قتل قیدیونکا فتح مکے کے بعد بھی جاری تھا مگر رسالہ ابطال غلامی مین لکھا ہے کہ یہ خالد کا قصور ہے جو اونھون نے قیدیون کے قتل کا حکم دیا اور بہتیرے اصحاب جو اوس لشکر مین تھے اونھون نے قتل کرنے قیدیون سے انکار کیا اونکو اسکی ممانعت معلوم تھی اور پھر یہ لطیفہ لکھا ہے کہ خالد اونکے مقصد کو صبانا کی لفظ سے نہ سمجھے اب ہم پوچھتے ہین کہ وہ تو صبانا کی لفظ سے نئے دینی ہوگئے تھے آپ کیا سمجھے اگر نئے دینی آپ بھی سمجھے تو خالد کا کیا قصور ہے اور اگر اسلام سمجھے ہو [اور جیسا کہ ہمی سمجھے] تو اونکا مسلمان ہونا یقینی تھا پھر اور صحابیو نکا قتل نکرنا بہ رعایت آیہ من وفداء کے کس وجہ سے آپ بیان کرتے ہین یہ آپ کی نئے دینی و کج بحثی اور آپ کا قصور ہے یا نہین حقیقت یہ ہے کہ جب بنی خزیمہ مین قتل و اسر ہونے لگا تو اوس گھبراہٹ مین کسی نے اونکا کہنا سنا کسی نے نہ سنا جب وہ لوگ گرفتار ہو کر ایکدن رہے تب ٹھیک ٹھیک معلوم ہوا کہ یہ مسلمان ہین اوسوقت سبھون نے بحکم لا طاعة فی معصیة اونکے قتل سے انکار کیا کچھ انکار کرنے کی وجہ آیت من و فداء نتھی افسوس کہ مولوی عبد اللہ خان خالد بن ولید کے پوتے دنیا مین نرہے ورنہ وہ تھے کہ سید احمد خان کی اس خود رائی کی داد اور اونکے گلوے مبارک پر

۵۸ اوراین امر کہ افغان اینی نسل خالد بن ولید سے ملاتے ہین واللہ اعلم صحیح کیا ہے ۱۲

جسمین شاید تمام اس قسم کی روشن رائین بھری ہوئی ہین کمال نیازمندی سے بوسہ دیتے +
امر سوم کا ثبوت سیپارہ دہم سورہ توبہ قال اللہ تبارک وتعالیٰ فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ
الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَخُذُوْهُمْ وَاحْصُرُوْهُمْ
وَاقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ +
ترجمہ پھر جب گذر جائین مہینے پناہ کے تو مارو مشرکونکو جہان پاؤ اور پکڑو اور گھیرو اور بیٹھو
ہر جگہہ اونکی تاک پر +
اس آیت مین قتل مشرکونکا جہان ملین اور استرقاق اونکا اور گھیرنا اونکا جدا جدا مذکور ہی خذوہم کا
لفظ دلالت اونکے استرقاق پر کرتا ہی جیسا کہ واحصروہم سے گھیرنا اونکا پایا جاتا ہی خذوہم کی
تفسیر واسروہم سے کی گئی ہی جیسا کہ واحصروہم کی واحبسوہم سے چنانچہ تفسیر بیضاوی سے ہم
لکھتے ہین وَخُذُوْهُمْ وَاَسِرُوْهُمْ وَالْاَخِيْذُ الْاَسِيْرُ وَاحْصُرُوْهُمْ وَاحْبِسُوْهُمْ
وَحِيْلُوْا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ كُلَّ مَمَرٍّ
لِئَلَّا يَتَبَسَّطُوْا فِي الْبِلَادِ +
تفسیر مدارک وَخُذُوْهُمْ وَاَسِرُوْهُمْ وَالْاَخْذُ الْاِسْرُ وَاحْصُرُوْهُمْ قَيِّدُوْهُمْ
وَامْنَعُوْهُمْ مِنَ التَّصَرُّفِ فِي الْبِلَادِ +
ترجمہ خذوہم کا لفظ جو اس آیت مین ہی اوسکے معنی اسروہم کے ہین یعنی انکو بردہ کر لو اسلیے
کہ اخیذ کے معنی پکڑے ہوئے کے ہین اور واحصروہم کے معنی یہ ہین کہ اونکو قید رکھو اور کافرو
اور مکہ معظمہ کے درمیان مین روکاؤ ہو جاوے واقعدو الہم کل مرصد کے یہ معنی ہین کہ اونکے
رستے روک لو تا کہ وہ ملکون مین پھیل نہ سکین +
تفسیر معالم التنزیل وَخُذُوْهُمْ وَاَسِرُوْهُمْ وَاحْصُرُوْهُمْ اَيْ احْبِسُوْهُمْ قَالَ

ابن عباس یرید ان تحصنوا فاحصروھم ای امنعوھم من الخروج +

تفسیر احمدی معنی الایات اذا انسلخ الاشہر الحرم التی ابیح فیھا للناکسین ان یسیحوا فاقتلوا المشرکین الذین یعصونکم وظاھروا علیھم حیث وجدتموھم من حل او حرم وخذوھم ای اسروھم واحصروھم ای قیدوھم وامنعوھم من التصرف فی البلاد واقعدوا لھم کل مرصد ای کل ممر مجتاز ترصدونھم +

ترجمہ معنی آیت کے یہ ہین کہ جب وہ مہینے جنمین لڑائی منع ہی اورجسمین عہد توڑنے والونکو پھرنا منع نہین ہی گذر جائین تواون مشرکونکو جنھون نے تمھاری تقصیر کی ہی اور تمپر غلبہ کیاہی قتل کرو جہان اونکو پاؤ حرم کے باہر یا حرم کے اندر اور اونکو بردہ کرلو اور اونکو قید کرو اور شہرون پر تصرف نکرنے دو اور ہر جگہہ اونکی گھات مین بیٹھو جس سے وہ جایا چاہین +

ان تفسیرون سے خذوھم اور واحصروھم کا فرق باعتبار لغت کے ظاہر ہوگیا اور لغت مین اسیر بمعنی بردہ کے بھی آئے ہین اور قرآن شریف کی اور آیتون سے پایا جاتا ہی کہ اخیذ کے معنی کبھی بردے کے لیے گئے ہین چنانچہ سیپارہ سیزدہم سورہ یوسف مین حق سبحانہ تعالی بذیل قصہ برادر یوسف علیہ السلام کے فرماتا ہی قالوا فما جزاؤہ ان کنتم کاذبین ترجمہ پھر کیا سزا ہی اوسکی اگر تم جھوٹے ہو یعنی اگر تمھین سے نے چورایا ہو تو کیا تمھاری سزا ہو قالوا جزاؤہ من وجد فی رحلہ فھو جزاؤہ کذلک نجزی الظلمین ترجمہ کہنے لگے اسکی سزا یہ کہ جسکے بوجھ مین پائی وہی جاوے اوسکے بدلے مین ہم یہی سزا دیتے ہین گنہگارون کو یعنی چور کو کچھ میعاد تک غلام کر لیتے ہین فبدا باوعیتھم قبل وعاء اخیہ پھر شروع کیا یوسف نے اونکی خرجیان دیکھنی پہلے اپنے بھائی کی خرجی سے ثم استخرجھا من وعاء اخیہ

تب پیچھے وہ پاس نکالا خرجی سے اپنے بھائی کی كَذٰلِكَ كِدْنَا لِیُوْسُفَ یون داؤن بتلایا ہمنے یوسف کو مَا كَانَ لِیَاْخُذَ اَخَاهُ فِیْ دِیْنِ الْمَلِكِ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ ط ہرگز نہ لے سکتا اپنے بھائی کو قانون انصاف مین اوس بادشاہ کے مگر جو چاہے اللہ نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ہم درجہ بلند کرتے ہین جسکو چاہین وَفَوْقَ كُلِّ ذِیْ عِلْمٍ عَلِیْمٌ اور ہر خبر والے سے اوپر ہی ایک خبردار +

پھر اوسکے بعد حق سبحانہ تعالی فرماتا ہی قَالُوْا یٰٓاَیُّهَا الْعَزِیْزُ اِنَّ لَهٗٓ اَبًا شَیْخًا كَبِیْرًا فَخُذْ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ کہنے لگے اے عزیز اسکا باپ ہی بوڑھا بڑی عمر کا سو رکھ لے ایک ہمسے اوسکی جگہہ ہم دیکھتے ہین تو ہی احسان کرنے والا قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗٓ اِنَّآ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ بولا اللہ پناہ دے کہ ہم کسیکو پکڑین مگر جسکے پاس پائین اپنی چیز تو تو ہم بے انصاف ہوئے +

پس جب خذوہم کے بعد واحصروہم آگیا جسکے ٹھیک معنی واحبسوہم کے ہین تو خذوہم سے استرقاق ہی سمجھا جائیگا نہ کچھہ اور کیونکہ ایک آیت سے دوسری آیت کی تفسیر بہت ٹھیک بستہ سچا ایکا ہی ہرگاہ آیہ پارہ پنجم سورہ نساء والمحصنات من النساء الا ما ملکت ایمانکم الخ وسیپارہ بست ودوم سورہ احزاب لا یحل لک النساء من بعد ولا ان تبدل بهن من ازواج ولو اعجبک حسنهن الا ما ملکت یمینک الخ جسکا بیان ہو چکا اور نیز اس آیت سے رقیت مستقبلہ واسترقاق ثابت ہوا تو اب دیکھنا چاہیے کہ آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد کرامت مہد مین بھی اسکا عمل درآمد تھا یا نہین ہمارے علما کہتے ہین کہ ضرور تھا چنانچہ دو چار واقعے اوسکے ماننے کے لیے بطور مشتے نمونہ از خروارے اس مقام پر نقل کیے جاتے ہین +

اول منجملہ سبایا بنو قریظہ کے حضرت ریحانہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خود تصرف مین

بطور ملک یمین رہین بعضے جاہل شبہہ کہتے ہین کہ اگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکو اپنے
تصرف مین لاہی چلے تھے تو اونسے پیغام نکاح کرنے اور اونکے انکار کرنے کی کچھہ وجہ معقول نتھی
اس سے معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت نے اونپر کچھہ تصرف نہین کیا یہ فقط مورخین کی بدگمانی ہی تو
شبہہ بالکل واہیات ہی اسواسطے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بحسب عادت واخلاق
اپنے اونکی شرافت اور خوبصورتی پر نظر کرکے اونکی عزت ووقار کے واسطے منظور تھا کہ اونسے
نکاح کیا جاے لیکن اونھون نے خود منظور نہین کیا اور حرم رہنا پسند کیا اگر اس بات کو کوئی
غیر واقعہ سمجھے تو اوسپر فرض ہی کہ اونکا نکاح کسی اور سے ثابت کرے جہان عورت کا تمام عمر
بے نکاح پیغمبر کے گھر مین رہنا ایک ایسا امر ہی جسکو عقل تجویز نہین کرتی کیونکہ یہ فعل خلاف مرضی
خالق کے تھا حق سبحانہ تعالی فرماتا ہی وَأَنْكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنْكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ
وَإِمَائِكُمْ إِنْ يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ
دوم سبایا جنگ حنین کے جو قریب چھہ ہزار کے تھے قصہ اونکا یہ ہی کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم جنگ حنین سے فارغ ہوئے اور فتح نصیب دلیاے دولت کے ہوئی تو بہت مال مسلمانون کے
ہاتھہ لگا اور ہزارون زن وبچہ گرفتار ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون سب کو مقام
جعرانہ مین بسپردگی مسعود ابن عمر الغفاری کے بھیجدیا اس غرض سے کہ آپ جب تک طائف سے
لوٹ نہ آوین وہ وہین رہین پھر جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہان سے تشریف لائے
تو تمام اموال وسبایا کو مسلمانون پر تقسیم کردیا بعد اوسکے چند لوگ قبیلہ ہوازن سے آنحضرت
کی خدمت مین حاضر ہوئے اونکی گفتگو کا حال بخاری نے یون لکھا ہی إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ حِينَ جَاءَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ مُسْلِمِينَ فَسَأَلُوهُمْ أَنْ يَرُدَّ
إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللہ اونکو غنی کردیگا اپنے فضل سے اور اللہ سمائی والا ہی سب جانتا ۱۲

مَعِيَ مَنْ تَرَوْنَ وَاَحَبُّ الْحَدِيْثِ اِلَيَّ اَصْدَقُهُ فَاخْتَارُوْا اِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ

اِمَّا السَّبْيَ وَاِمَّا الْمَالَ وَقَدْ كُنْتُ اسْتَانَيْتُ بِكُمْ وَكَانَ اَنْتَظَرَهُمْ رَسُوْلُ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً حِيْنَ قَفَلَ مِنَ الطَّائِفِ فَلَمَّا

تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ رَادٍّ اِلَيْهِمْ اِلَّا اِحْدَى

الطَّائِفَتَيْنِ قَالُوْا فَاِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فِي الْمُسْلِمِيْنَ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اِخْوَانَكُمْ

قَدْ جَاءُوْا تَائِبِيْنَ وَاِنِّيْ قَدْ رَاَيْتُ اَنْ اَرُدَّ اِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ

اَنْ يُطَيِّبَ ذٰلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يَّكُوْنَ عَلٰى حَظِّهٖ حَتّٰى

نُعْطِيَهٗ اِيَّاهُ مِنْ اَوَّلِ مَا يُفِيْءُ اللّٰهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ قَدْ طَيَّبْنَا

ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا لَا نَدْرِيْ

مَنْ اَذِنَ مِنْكُمْ فِيْ ذٰلِكَ مِمَّنْ لَمْ يَاْذَنْ فَارْجِعُوْا حَتّٰى يَرْفَعَ اِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ

اَمْرَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ ثُمَّ رَجَعُوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرُوْهُ اَنَّهُمْ قَدْ طَيَّبُوْا وَاَذِنُوْا هٰذَا الَّذِيْ بَلَغَنِيْ عَنْ

سَبْيِ هَوَازِنَ ؎

ترجمہ جب ہوازن کے لوگ مسلمان ہوکر آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا

کہ اونکا مال اور اونکے قیدی اونکو پھیر دیے جائین تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوئے

اور اونسے فرمایا کہ میرے ساتھ جو لوگ ہین تم دیکھتے ہو اور ٹھیک بات کہنا مجھے پسند ہے تم

دونون مین سے ایک چیز اختیار کرلو یا تو قیدی لے لو یا مال ہی لے لو اور بیشک مینے تاخیر کی تھی

تمھارے لیے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انتظار کیا تھا اونکا کچھہ کم دس رات تک

جب لوٹے تھے طائف سے غرض جب اون لوگون کو معلوم ہو گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم دونون چیزین نہین پھیر دینگے مگر اونمین سے ایک دینگے تو اونھون نے کہا کہ ہم قیدیونکو
چاہتے ہین پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسلمانون مین کھڑے ہوئے اور خدا کی تعریف کی
جسکا وہ مستحق ہی پھر بعد اوسکے فرمایا کہ یہ تمھارے بھائی توبہ کرکے آئے ہین اور مین چاہتا ہون
کہ اونکے قیدی اونکو پھیر دون پس جس کسیکو یہ بات اچھی لگے وہ کرے اور جو شخص چاہے کہ
اپنا حصہ نچھوڑے تو وہ ویسا ہی کرے یہان تک کہ دیا جائیگا اوسکا حق اون قیدیون سے
جو سب سے اول خدا ہمکو دیگا لوگون نے کہا کہ ہم پسند کرتے ہین اس بات کو یا رسول اللہ آپ نے
فرمایا کہ ہم نہین جانتے کہ کس نے تم مین اس بات کی اجازت دی اور کس نے نہین تم جاؤ تا کہ تمھارے
چودھری آکر کہین سب لوگ گئے اور اپنے اپنے سرگروہون سے کہا پھر وہ لوگ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس آئے اور اطلاع کی کہ سب لوگ پسند کرتے ہین اور اجازت دیتے
ہین اس امر کی جسکی اطلاع ہمکو ہوئی ہوازن کی سبایا کے باب مین اور اسی قصے کو جمال الدین محدث نے
کتاب روضۃ الاحباب مین یون نقل کیا ہی ودر اخبار صحیحہ بثبوت پیوستہ کہ در منزل جوار چہاردہ کس
وبروایتی بست وچہار کس از ہوازن آمدند مسلمان بنزد آنحضرت وخبر دادند اسلام سائر قوم خویش
ونہ نفر از اشراف آن قبیلہ دران میان بودند از انجملہ ابو برقان عم رضاعی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم پیشوای ایشان ابو صرد زہیر ابن صرد سعدی بود بمجلس آن سرور در آمدند وگفتند یا
رسول اللہ از کرامت امید آمدایم کہ اموال وسبایای مارا بما باز گردانی چہ در میان سبایا عمات
وخالات رضاعی وحواضن تو اند کہ کفالت ونگہداشت تو نمودہ اند واگر ما کفالت وحضانت
حارث ابن ابی شمر غسانی ونعمان ابن المنذر کردہ بودمی وایشان را بہ نسبت ما اینحال بودی کہ از ما
اکنون نسبت بما واقع است ہر آئینہ کہ امید بعاطفت ومرحمت ایشان میداشتیم وحال آنکہ تو

بهترین مکفولان چشم آن داریم که ما را بمال و زن و فرزند ما بنوازی و چاره کار ما بسازی شعر تو شاه کریمی من افتاده بدردم + امید که از لطف تو محروم نگردم + و گویند زهیر ابن صرد دران باب ابیات گفته که بعض ازان ثبت

اشعار

اُمْنُنْ عَلَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ فِي كَرَمٍ + فَإِنَّكَ الْمَرْءُ نَرْجُوهُ وَنَنْتَظِرُ + اُمْنُنْ عَلَىٰ بَيْضَةٍ قَدْ عَاقَهَا قَدَرٌ + مُشَتَّتٌ شَمْلُهَا فِي دَهْرِهَا غِيَرُ + اُمْنُنْ عَلَىٰ نِسْوَةٍ قَدْ كُنْتَ تَرْضَعُهَا + إِذْ فُوكَ تَمْلُؤُهُ مِنْ مَحْضِهَا الدُّرَرُ + سید عالم صلی الله علیه و آله وسلم فرمود که من تاخیر قسمت غنائم کردم نسبت شما و چشم آن میداشتم که شما بیایید و درین باب سخن گوئید و شما دیر کردید اکنون با من جماعتے مردم اند که می بینید و دوست ترین سخن نزد من راست ترین آنست پس اختیار کنید یکی از دو چیز را یا اموال را یا سبی را هر کدام که دوست تر میدارید ایشان گفتند ما را میان حسب و مال مخیر ساختی و حسب نزد ما بهتر است از مال و ما برای گوسپند و شتر سخن نکنیم زن و فرزند بگذاریم اختیار سبایا کرویم حضرت فرمود آنچه نصیب بنی هاشم و برواتیی بنی عبد المطلب ست بشما گذاشتیم و برای شما از مردمان درخواهم که از سر حصص و انصباے خویش بگذرند چون نماز پیشین بگذارم برخیزید و بگوئید یا رسول الله خدا را نزد مسلمانان وسیله و شفیع می سازیم که زنان و فرزندان ما را بما باز دهند بعد ازان برای شما از مسلمانان درخواست کنم ایشان بموجب فرموده عمل نمودند حضرت در مجمع اصحاب برخاست و ثنائے حق تعالی چنانکه لائق او بود بتقدیم رسانید انگاه فرمود بدرستیکه برادران شما نزد ما آمده اند تائب و مسلمان و رای من بران قرار یافته که سبی ایشان را باز دهیم پس هر کس که دوست میدارد و بطیب نفس خود یمضے باید که چنین کند و هر کس که دوست میدارد که بر حظ نصیب خود باشد تا ما عوض آنرا بدو دهیم از اول فی که حق تعالی بما دهد باید که چنان کند مردمان گفتند یا رسول الله همه ایمضی را لطیب نفس خود قبول کردیم بی عوضی فرمود من راضی از غیر راضی نمیدانم یعنی شاید که بعضی راضی نباشند شما بروید تا عرفا ے

شما بہ آیند و با ما در ینباب سخن گویند مردمان باز گشتند و عرفای ہر قومی با ایشان از ان باب سخن گفتند
آنگاہ بہ نزد حضرت آمدند و خبردار گردانیدند ویرا از آنکہ ہمہ مردم راضی اند و بطیب نفس خود قبول آن
نمودند و روایتی آنکہ او سرور در مجمع فرمود انچہ حصہ من و بنی ہاشم ست با یشان باز دادم مہاجرین
برخاستند و گفتند انچہ حصہ ماست از آن رسول ست صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و انصار نیز مثل این
گفتند اقرع ابن حابس تمیمی برخاست و گفت من و بنو تمیم باین راضی نیستیم و عیینہ بن حصن فزاری
گفت من و فزارہ باین راضی نیستیم و عباس بن مرداس گفت من و بنو سلیم باین راضی نیستیم بنو سلیم
گفتند انچہ نصیب ماست از آن رسول ست بہر جا کہ خاطر مبارکش خواہد بدہد حضرت فرمود ہر کہ راضی
نیست من ویرا بازای ہر انسانی از سبی کہ نصیب اوست شش شتر بدہم از اول فئی کہ حق تعالی
بما ارزانی دارد پس تمام سبی ہوازن را با یشان باز دادند انتہی بلفظہ +
مسلمان یہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کچھ کم دس رات تک انتظار کرنا سرداران قبیلۂ
ہوازن کا اور وقت درخواست رد اموال و سبایا کے یہ عذر پیش کرنا کہ میرے ساتھیونکو تم دیکھتے ہو
[یعنی بعد تقسیم بغیر رضا مندی اونکی مین فقط اپنے اختیار سے کچھ نہین کر سکتا] پھر اونسے یہ
کہنا کہ تم دو چیز سے ایک اختیار کر و یا لڑکے بالے لیلو یا مال ہی لو اور اونکا یہ سمجھنا کہ حضرت دونو ن
چیزین واپس نکرینگے مگر کوئی ایک پھر سبی کا اختیار کرنا اور اونکے واسطے حضرت کا اپنے ساتھیو نسے
سفارش کرنا اور یہ فرمانا کہ مین چاہتا ہون کہ اونکے لڑکے بالے واپس کردون پس جو شخص اسکو
منظور کرے بہتر ہی اور جو مفت نہ واپس کرنا چاہے اوسکو ہم جب کبھی حق سبحانہ تعالی ہمکو
کچھ دیگا معاوضہ دینگے پھر منظور کرنا ساتھیونکا اور اونکے سرگروہونکا یہ بیان کرنا کہ سبایا ہوازن
کے رد کرنے کی سب لوگ اجازت بخوشی دیتے ہین +
یہ سب باتین دلالت کرتی ہین کہ حضرت نے سبایا و اموال کو لشکریون پر تقسیم کر دیا تھا اور

اور جس ایک روایت مین صاف صاف یہ آیا ہی کہ حضرت نے اپنا اور بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب کا
حصہ بخش دیا اوس سے تو تقسیم ہونے مین کچھ شبہہ باقی رہتا ہی نہین ہی +
پس غور کا مقام ہی کہ اگر لونڈی غلام بنانا آیت من و فدا سے جائز ہی نرہا تھا تو تقسیم کرنا آنحضرت کا
کس راہ سے تھا +

اور جو بادۂ خودرائی سے مخمور و نشۂ شراب خود پسندی سے چور ہی اوسکے بیہودہ خیالات و
ہذیانات کا یہ مفہوم ہی کہ یہ ساری گفت و شنید قبیلۂ ہوازن کی محض اسواسطے تھی کہ قیدی
احسانا چھوڑ دیے جائین فدیہ اونسے نلیا جاے مگر یہ بالکل حق پوشی و سراسر تعصب او سکا ہی +
ہم پوچھتے ہین کہ اوسنے یہ بات کہان سے پیدا کی اور حدیث بخاری کی کس لفظ سے اوسنے
ایسا استنباط کیا اور انتظار کرنا آنحضرت کا کچھ کم دس رات تک کس وجہ سے تھا اور بالفرض
اگر یہ بھی بات تھی تو اونکو کیا انہی سمجھ نہ تھی کہ اگر وہ واپسی مال و دولت کی تمنا کرتے تو انکو بھی
ملتا اور لڑکے بالے بھی اسواسطے کہ لڑکے بالے تو بقول سید احمد خان کے قیدرہ ہی نہ سکتے
تھے اگر فدیہ نہ دیتے تو احسانا چھوٹ جاتے +

سوم سارے بنی تمیم جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت مین لونڈی غلام بنائے گئے
منجملہ اونکے ایک لونڈی حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت مین تھی حضرت نے اوسکو بوجہ ہونے
اولاد اسمعیل کے آزاد کرا دیا اور بعض روایت مین یہ بھی آیا ہی کہ حضرت عایشہ رض پر ایک بردے کا آزاد کرنا تھا
تو جب بنو تمیم کے سبایا آئے تو حضرت نے ارشاد فرمایا کہ انمین سے آزاد کرو وان دونون روایتون مین
جو لفظ سبی و عتق کی ہی عام معنی اوسکے ظاہر ہین اگر کوئی خاص معنی استعمال کرنا چاہے تو اوسکی
وجہ تبلانا اوسکے ذمے ہی اور دونون روایتین یہ ہین۔ بخاری عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَا اَزَالُ
اُحِبُّ بَنِي تَمِيْمٍ بَعْدَ ثَلٰثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَقُولُ لَهَا فِيهِ هُمْ اَشَدُّ اُمَّتِي عَلَى الدَّجَّالِ وَكَانَتْ فِيهِمْ مِنْهُمْ سَبِيَّةٌ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَ اَعْتِقِيهَا فَاِنَّهَا مِنْ وُلْدِ اِسْمٰعِيلَ وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ فَقَالَ هٰذِهِ صَدَقَاتُ قَوْمٍ اَوْ قَوْمِي ترجمہ ابوہریرہ سے نے کہا کہ مین ہمیشہ بنی تمیم کو دوست رکھتا ہون جبسے کہ اونکی بابت تین باتین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہین آپ اونکے حق مین فرماتے تھے کہ میری تمام امت سے زیادہ سخت ہونگے دجال پر اور اونھین لوگون مین ایک عورت عایشہ کی لونڈی تھی تو آپ نے فرمایا کہ اوسکو آزاد کردو کہ وہ اسمعیل کی اولاد مین سے ہے اور اونکے پاس سے جب صدقات لائے تو آپ نے فرمایا یہ ایک قوم کے صدقات ہین یا فرمایا کہ میری قوم کے صدقات ہین كنت النعم عن أبي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عِتْقُ رَقَبَةٍ فَجَاءَ سَبْيٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتِقِي مِنْ هٰؤُلَاءِ ترجمہ حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت عایشہؓ پر ایک بردہ آزاد کرنا تھا جب بنی تمیم کے لونڈی غلام آئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ انمین سے آزاد کردے ✢

چہارم اسارئ بنی ہوازن قبیلونکا لونڈی غلام ہونا خود سید احمد خان رسالہ ابطال غلامی مین قبول کرتے ہین لہذا اس باب مین ہمکو کچھہ اور لکھنے کی حاجت نہین ہے قصہ اونکا جسکو دیکھنا ہو صحیح مسلم مین دیکھہ لے ✢

ہمنے قاعدہ چہارم مین باغیون کی سزا اسیر رکھنا یعنی لونڈی غلام بنانا اور اونکا مال و اسباب ضبط کرنا لکھا ہے سو جزو اول کا ثبوت ہم دے چکے ہین فقط اسقدر باقی ہے کہ اسیر رکھنے کی تعبیر ہمنے لونڈی غلام بنانے سے کس وجہ سے کی اور جزو دوم کا ابھی ثبوت دینا باقی ہے اسلیے اب ہم دونون باتونکا ثبوت پیش کرتے ہین اول جاننا چاہیے کہ فی اور غنیمت کے معنی اصطلاحی اور اونمین فرق کیا ہے

فائدہ

واضح ہے کہ غنیمت اوسکو کہتے ہین جو دین کی لڑائی مین کافرون سے ہاتھ لگے پھر اگر اوسکو مسلمانون نے امیر کے پاس جمع کر دیا اور بحسب صوابدید امیر کے اوسمین حصہ لگایا گیا تو اوسکو اسوقت کی بول چال مین ضبطی کہین گے اور فی اوسکو کہتے ہین کہ بعد لشکر کشی مسلمانون کے کافرون سے بلا لڑائی کچھہ حاصل ہو یا کافر بلا لشکر کشی مسلمانون کو دب کر خود نذر کرین پس بعد حسب صناحب نے غنیمت اور فی دونون مسلمانون کو حلال کر دیا ہے چنانچہ ارشاد فرمایا ہے سیپارہ دہم سورہ انفال

فَكُلُوا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلَالًا طَيِّبًا وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ

ترجمہ کہاؤ جو غنیمت لاؤ حلال ستھری اور ڈرتے رہو اللہ سے اللہ ہی بخشنے والا مہربان ہے ایضاً وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ إِنْ كُنْتُمْ آمَنْتُمْ بِاللَّهِ وَمَا أَنْزَلْنَا عَلَى عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

ترجمہ اور جان رکھو کہ جو غنیمت لاؤ کچھہ چیز سو اللہ کے واسطے اوسمین پانچوان حصہ اور رسول کے اور قرابت والے کے اور یتیم کے اور محتاج کے اور مسافر کے اگر تم یقین لائے ہو اللہ پر اور اوس چیز پر جو ہمنے اوتاری اپنے بندے پر جسدن فیصلہ ہوا جس دن بھڑین دو فوجین اور اللہ سب چیز پر قادر ہے از انجملہ سیپارہ بست وششم سورہ انا فتحنا سَيَقُولُ الْمُخَلَّفُونَ إِذَا انْطَلَقْتُمْ إِلَى مَغَانِمَ لِتَأْخُذُوهَا ذَرُونَا نَتَّبِعْكُمْ ترجمہ اب کہینگے پیچھے رہ گئے جب چلو گے غنیمتین لینے کو چھوڑو ہم چلین تمھارے ساتھہ ایضاً لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا وَمَغَانِمَ كَثِيرَةً يَأْخُذُونَهَا وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا وَعَدَكُمُ اللَّهُ مَغَانِمَ كَثِيرَةً تَأْخُذُونَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هَذِهِ وَكَفَّ أَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ وَلِتَكُونَ آيَةً لِلْمُؤْمِنِينَ وَيَهْدِيَكُمْ

صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا ۙ وَّ اُخْرٰی لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ۭ وَ كَانَ اللّٰهُ
عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ۝ ترجمہ اسد خوش ہوا ایمان والون سے جب ہاتھ ملانے لگے تجھسے اوس
درخت کے نیچے پھر جانا جو اونکے جی مین تھا پھر اوتارا اونپر چین اور انعام دی اونکو ایک فتح نزدیک
اور بہت غنیمتین جو اونکو لین گی اور ہی اسد زبردست حکمت والا وعدہ دیا ہی ہمکو اسد نے بہت غنیمتونکا
تم اونکو لوگے سو شتاب ملادی تمکو یہ اور روکے لوگون کے ہاتھ تمسے اور تا ایک نمونہ ہو قدرت کا
مسلمانون کے واسطے اور چلاوے تمکو سیدھی راہ اور ایک فتح اور جو تمھارے بس مین نہ آسکے
وہ اسد کے قابو مین ہی اور ہی اسد ہر چیز کر سکتا ✣

ازانجملہ سیپارہ بست ویکم سورہ احزاب وَ اَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ
مِنْ صَيَاصِيْهِمْ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ وَتَاْسِرُوْنَ
فَرِيْقًا ۝ وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا لَّمْ تَطَئُوْهَا ۭ
وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ۝ ترجمہ اور اوتار دیا جو اونکے رفیق ہوئے تھے کتاب والے
اونکی گڑھیون سے اور ڈالی اونکے دل مین دھاک کتنونکو اور تم جان سے مارنے لگے اور کتنون کو
بندی کیا اور تمکو ملادی اونکی زمین اور اونکے گھر اور اونکے مال اور ایک زمین جسپر نہین پھیرے
تمنے اپنے قدم اور ہی اسد سب چیز کر سکتا ✣

یہ آیت یہود بنی قریظہ کے معاملے مین نازل ہوئی اسد صاحب نے اونکے قتل ہونے اور اسیر ہونے
اور اونکے مال و دولت و جائداد و گھر بار ضبط ہوکر مسلمانون کے قبضے مین در آنے کا ذکر فرمایا
حدیث بخاری و مسلم سے جسکو ہم آگے نقل کرینگے ثابت ہی کہ یہ تینون سزائین اونکی بعد گرفتاری
کے ہوئی تھین اور اسیر ہونا اونکا یہ تھا کہ بال بچے اونکے لونڈی و غلام بنائے گئے تھے تو اب
اسمین کیا محل گفتگو کسیکو باقی رہگیا ✣

مگر ہم یقین کرتے ہین کہ پھر بھی بعضے کج بحثی سے یہ کہینگے کہ یہ سب کچھ سعد ابن معاذ کی پنچایت سے ہوا تو اونکو ایک لمحے کے لیے تعصب چھوڑکر ٹھنڈے دل سے یہ سوچنا چاہیے کہ ایسی پنچایت جسکو خدا اور رسول نے پسند کی اور قرآن مجید مین بصراحت اوسکے جواز کا فتوی دیا کیون ہم مسلمانون کو نہ ماننا چاہیے اور کیون ایسا مضبوط فیصلہ واقعات آیندہ کے واسطے نظیر نہ سمجھنا چاہیے +

غرض اس آیت سے تینون سزاؤنکا ثبوت کامل ہی اور یہ بھی معلوم ہوتا ہی کہ اسیر کھنے سے غرض لونڈی غلام بنانے سے ہی +

امر چہارم کا ثبوت سیپارہ دوم سورہ بقر وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ وَأَخْرِجُوهُم مِّنْ حَيْثُ أَخْرَجُوكُمْ وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ الخ ترجمہ مارو اونکو جہان پکڑپاؤ اور نکال دو اونکو جہان سے اوںھون نے تمکو نکال دیا اور دین سے بچلانا مارنے سے زیادہ ہی +

اس آیت مین کافرون سے وطن چھوڑانے کا اختیار مسلمانونکو دیا گیا ہی منقول ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہود بنی نضیر و بنی قینقاع و بنی حارثہ وکل یہود کو مدینے سے نکال دیا تھا چنانچہ قصہ اسکا بروایت بخاری و مسلم کے یون ہی عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَارَبَتِ النَّضِيرُ وَقُرَيْظَةُ فَأَجْلَى بَنِي النَّضِيرِ وَأَقَرَّ قُرَيْظَةَ وَمَنَّ عَلَيْهِمْ حَتَّى حَارَبَتْ قُرَيْظَةُ فَقَتَلَ رِجَالَهُمْ وَقَسَّمَ نِسَاءَهُمْ وَأَوْلَادَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا بَعْضَهُمْ لَحِقُوا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآمَنَهُمْ وَأَسْلَمُوا وَأَجْلَى يَهُودَ الْمَدِينَةِ كُلَّهُمْ بَنِي قَيْنُقَاعَ وَهُوَ رَهْطُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ وَيَهُودَ بَنِي حَارِثَةَ وَكُلَّ يَهُودِ بِالْمَدِينَةِ ترجمہ ابن عمر نے کہا کہ بنی نضیر و بنی قریظہ لڑے بنی نضیر کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جلا وطن کردیا اور

بنی قریظہ کو احسان رکھکر آباد رہنے دیا یہانتک کہ بنی قریظہ پھر لڑے تب اونکے مردون کو مار ڈالا اور اونکی عورتین اور بچے اور مال مسلمانون کو بانٹ دیا مگر بعض لوگ جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے آئے تھے وہ امن سے رہے اور مسلمان ہوئے اور مدینے کے تمام یہود بنی قینقاع جو عبداللہ بن سلام کی قوم تھے اور یہود بنی حارثہ اور تمام مدینے کے یہودون کو جلاوطن کردیا ✝

اس حدیث سے کئی باتین معلوم ہوئین اول یہ کہ لڑنے والونکو مارنلیا لونڈی غلام ہی بنانا فرض نہین بلکہ بحسب موقع جلاوطن بھی کرنا درست ہی دوم امیر کو اختیار ہی کہ لڑنے والون سے جسکو چاہے رہنے دے اور جسکو چاہے نکال دے سوم قبل واقعہ قتل بنی قریظہ کے آیت من و فدا نازل ہوچکی تھی تب اونکو اول مرتبہ حضرت نے احسانًا چھوڑ رکھا تھا چہارم باوصف اسکے کہ آیت من و فدا نازل ہوچکی تھی حضرت نے بنی قریظہ کو بعد گرفتاری اونکے نقض عہد پر قتل بھی کیا اور اونکے بال وبچون و مال و دولت کو بھی مسلمانون کو بانٹ دیا ✝

امر پنجم کا ثبوت سیپارہ دہم سورہ توبہ قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ۝ ترجمہ لڑو اون لوگون سے جو یقین نہین رکھتے اللہ پر نہ پچھلے دن پر نہ حرام جانین جو حرام کیا اللہ نے اور اوسکے رسول نے اور نہ قبول کرین دین سچا وہ جو کتاب والے ہین جب تک دیوین جزیہ ایک ہاتھ سے اور وہ بیقدر ہون ✝

جزیہ لینا کافرون سے بیقدری کے ساتھ اور اونکو پہلے سلام نکرنا اور راہ مین اونپر تنگ کرنا اور اونکو دل سے نجس جاننا اور اونکو ساتھ نکھلانا اور اونکی وضع اور اونکا اخلاق پسند نکرنا وغیر ذالک اونکا نیچ کرنا ہی ✝

تاکہ مسلمان ہوکر نجات ابدی حاصل کرین اور اخروی عذاب سے جو کسیطرح کبھی موقوف یا کم نہوگا
محفوظ رہین مسلمان یہ سب کچھہ اونکی فلاح دارین کی نظر سے اونکے حق مین خیر خواہی کرتے ہین
اور جناب باری سے صبح و شام بگریہ وزاری اسطرح دعا مانگتے ہین اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ
لَا یَعْلَمُوْنَ کیا یہ دوستی و محبت نہین ہی اور اونکو ہماری اس دلسوزی کا شکر نہ ادا کرنا چاہیے
پھر تم ایسے دانشمند ہوکر بمقابلہ اخلاق محمدی و سیدھی سچی بے تکلف وضع مسلمانون کی فرو تنی
وضع اور اونکا اخلاق پسند کرتے ہو اور اپنے اسلاف و اخلاف کو بوجہ اس نرمش روی مصلحتانہ
کے برا کہتے ہو اور اونکے ساتھہ اونکے طور پر کھانا اور اونسے صاحب سلامت مین ابتدا کرنا
اور اونکو مہذب و شایستہ و مکرم سمجھنا فخر ہی نہین سمجھتے بلکہ باعث اپنی تہذیب اور شایستگی کا
جانتے ہو اور اونسے اظہار موالات و مواخات بموقع کیا کرتے ہو یہ سب کچھہ نہ فقط اونکی حکومت
کی وجہ سے جو انسان کو ایسی حالت مین ناگزیر کرنا پڑتا ہی بلکہ اپنی حب قلبی سے کرتے ہو تف تمھاری
سمجھہ اور زوف تمھاری دانشمندی پر یہ فعل اور دعوی مسلمانی اور یہ مونہہ اور ادعاے ہمہ دانی
کون عاقل تمھاری بات سنے گا اور کون ایماندار تمھاری پیروی کریگا شعر کس نیاید بزیر سایۂ
بوم * گرہما از جہان شود معدوم *

ہم خیال کرتے ہین کہ تمکو کافرون سے رغبت و مسلمانون سے نفرت فقط اس سبب سے
ہی کہ تمھاری استعداد دینی غلبہ ہوا و ہوس و حرص نعمت دنیوی سے بالکل زائل ہوگئی ہی اور
سینہ پر کینہ تمھارا روشنی ایمان سے خالی ہوگیا ہی کہ تمکو دوست و دشمن کی پہچان اور نفع
و نقصان کی دریافت کی قدرت باقی نہین رہی تمھارا دل ہیشک شریعت محمدی کے محکوم رہنے کو
نہین چاہتا ورنہ کیا تمکو اتنی سمجھہ نہ تھی کہ مسلمانون سے بڑھکر دنیا مین اور کون ایسا خیر خواہ
خلائق ہی جو کافۂ انام کی فلاح دارین کی دلی آرزو رکھتا ہو البتہ اونکی محبت تمھاری ایسی نہین کہ

تم اونکو ایسی راہ لگاتے ہو کہ وہ کسی کام کے نرہین اور وہ تمکو اون امور پر متوجہ کرتے ہین کہ تم ابدالآباد
خوشدلی اور روحانی وجسمانی عیش وعشرت کے ساتھ بسر کرو بلکہ وہ جانورون تک سے جو اونکے
بس مین ہین یہی خیال رکھتے ہین نکتہ آیا تم سمجھتے ہو کہ جانورون کے تزکیہ سے کیا مراد ہی اور
مذبوح کو مزکی کیون کہتے ہین سبب یہ ہی کہ جو روح خدا کے نام اور اعتقاد توحید کے ساتھ
نکلتی ہی وہ دائمی خوشی مین رہیگی اور جو اسطرح نہین نکلتی وہ مبتلاے رنج وتعب یا بالکل
فنا ہوجائیگی آدم کہ خلیفۃ اللہ ہی اوسکے ذمے اپنے ابناے جنس کی خیرخواہی تو تھی ہی مگر غیر
ذی عقل کے واسطے بھی یہ تجویز ٹھہری کہ حتی الامکان اونکی بھی جان رائگان نجانے پاوے
اگر اصالۃً استعداد اونمین اپنے تزکیہ کی نہین ہی تو نیابۃً یہ سلوک اونسے کرنا چاہیے تاکہ اونکی نا
قابلیت خاک بہشت ہونے کی رہے +

حرام خورون کو ہماری اس تقریر سے ہنسی آوے گی مگر ہمکو بات ٹھیک اپنا اور یہ کہنا
کہ جو قوم تزکیہ صرف بضرورت اکل سمجھی ہی اوس سے تو بحث نہین لیکن جس قوم کو احسان سلوک
(یعنی یہود وغیرہ ۱۲)
مطمح نظر ہی وہ مرتے وقت ہر ایک جانورون سے یہی سلوک کر بیٹھے ہین جو کھائین یا نہ
کھائین پھر کیا وہ اپنے ابناے جنس کو اپنی فرشتہ خوئی اور نیک نیتی وجبلی خیرخواہی سے محروم
رکھینگے مگر خیرخواہی کے واسطے یہ ضرور نہین ہی کہ ہر بات ہمیشہ اوسی کی مرضی کے موافق کیجائے
اور نہ ایسا ہوسکتا ہی خود خالق کے فعل کو دیکھنا چاہیے کہ وہ اپنی مخلوق کو مارتا بھی ہی اور جلاتا
بھی اور عزت بھی دیتا ہی اور ذلت بھی مفلس بھی کرتا ہی اور توانگر بھی اور رنج بھی دیتا ہی اور راحت
بھی پھر کیا کوئی کہہ سکتا ہی کہ وہ اپنے بندون سے بغض وعداوت رکھتا ہی یا کسی طرف سے
نیک نظر وکسی طرف سے بد نظر ہی نہین نہین بلکہ وہ تمام اپنے امور مین مصلحت حکیمانہ رکھتا ہی
جسکو تم جان نہین سکتے وہ موافق استعداد وقوت وظرف ہر شخص کے جو چاہتا ہی بخشتا ہی

اور جو چاہتا ہی لے لیتا ہی غرض جو بات جسکے واسطے سود مند دیکھتا ہی وہی کرتا ہی کہ وہ مان
باپ سے زیادہ شفیق ہی ؀

پس مسلمانون پر الزام بداخلاقی و ترش روئی وغیر مہذب ہونے کا فقط اس دوستی کے خاطر
جسکو نافہمی سے دشمنی جانتے ہو لگانا اور اوسکی شکایت کرنا کمال نادانی ہی اوستاد کا لڑکونکو
مارنا یا آوارہ مزاجون کو اونکے مان باپ کا نکال دینا یا اونسے صاحب سلامت نکرنا یا اونکو
خرچ کی تکلیف دینا یا اونکو ساتھہ نہ کھلانا یا بادشاہ کو کسی جائداد کا کورٹ کرنا یا حکام کا کسی
رئیس بدوضع سے ملاقات نکرنا اور کرنا تو نہایت ترش روئی اور کج خلقی سے کیا یہ سب کچھہ دشمنی
اور عداوت سے ہوتا ہی ہرگز نہین بلکہ اوسکو دشمنی وہی نادان سمجھے گا جسکی خواہش نفسانی
روکی گئی ہی مگر خدا و خلق کے نزدیک اسمین کچھہ دشمنی نہین ہی ؀

ہان یہ برا ہی کہ بلا مصلحت شرعی فقط اپنی ذاتی معاملے مین کوئی کسیکو رنج و تکلیف پونہچاوے
تو ایسا مسلمان کرتے ہی نہین ہین منقول ہی کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ ایک کافر کو مارا چاہتے
تھے اوسنے اوس پاکیزہ صورت پر تھوک دیا آپ اوسکی گردن زنی سے باز آئے اور فرمایا کہ
اب مارنا نفسانیت سے سمجھا جائیگا یا انھین بزرگوار کے قتل یا خلیفہ عثمان رض کے قتل و اہانت
مین جسکی بنا ایک ذاتی عداوت پر تھی کیسا مسلمانون نے درگذر کیا اور کیا عمدہ تعمیل آیۂ کریمہ
وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۚ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي
بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ ۝ کی ہوئی اور جو کوئی اسکے برخلاف
کرتا ہی برا کرتا ہی ؀

خلاصہ یہ ہی کہ کافرون سے دنیا کی زندگی مین برعایت اصول شرع ایسا برتاؤ کرنا چاہیے کہ
اونکو اپنی نالائق وضع و فعل اور اپنی بداخلاقیون و غلط رایون پر مطلع ہونے کا موقع ملتا ہی

نہ کہ اونہین بالکل مل جانا چاہیے کہ اونکو کفر و رسمیات کفر کرنیکا اور حوصلہ بڑھ جاسئے اور اپنی عمدگی
پر فخر کرکے مسلمانون کو بنظر حقارت دیکھنے لگین ؛

امر ششم کا ثبوت سیپارہ بست و ششم سورہ محمد آیہ کریمہ فَإِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا
فَضَرْبَ الرِّقَابِ حَتَّىٰ إِذَا أَثْخَنتُمُوهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَإِمَّا
فِدَاءً حَتَّىٰ تَضَعَ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا ذَٰلِكَ ترجمہ سو جب بھڑو منکرون سے تو گردنین
ہین مارنی یہان تک کہ جب خون ریزی کر چکو تو مضبوط باندھو قید پھر یا احسان کرو پیچھے اور یا
چھوڑ وائی لیجیو یون ہی ہی ؛

محققین کا قول ہی کہ یہ آیت بعد جنگ بدر کے نازل ہوئی ہی اور بعض آیتین جو اسکے پیچھے اوتری
ہین اور اوسمین اسکے برخلاف حکم ہی تو وہ اسکی ناسخ ہین اور نہ یہ اونکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم و خلفا بحسب موقع و محل تمام اون آیتون پر عمل کرتے تھے چنانچہ منقول ہی کہ یہود بنی قریظہ کو
بعد اونکی لڑائی کے ایک مرتبہ حضرت نے احساناً چھوڑ دیا تھا یہ چھوڑنا برعایت حکم اسی آیت کے
تھا کہ جملہ {ومن علیہم} حدیث بخاری و مسلم کا جسکو ہم ثبوت امر چہارم مین لکھ چکے ہین مثبت اس
دعوے کا ہی پھر انھین بنی قریظہ کی دوسری مرتبہ بوجہ نقض عہد کے گردنین ماری گئین اونھین
سے بھی زبیر ابن باتا چھوڑ دیا گیا اور ریحانہ بنت عمر بطور ملک یمین حضرت کے تصرف مین ہین لہذا
مجتہدین کا قول تفسیر احمدی مین یون نقل کیا گیا ہی ثُمَّ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ
يَقُولَانِ إِنَّ الْإِمَامَ مُخَيَّرٌ بَيْنَ الْقَتْلِ وَالْاِسْتِرْقَاقِ وَالْمَنِّ بِالْإِطْلَاقِ وَ
الْفِدَاءِ بِالْمَالِ أَوْ بِأُسَارَى الْمُسْلِمِينَ ترجمہ شافعی اور احمد بن حنبل کہتے
ہین کہ امام مختار ہی چاہے قیدیون کو قتل کرے چاہے لونڈی غلام بنا لے چاہے جہان
رکھکر چھوڑ دے چاہے فدیے مین مال لیکر یا مسلمان قیدیون کے بدلے چھوڑ دے

معالم التنزیل مین ہی وَذَهَبَ آخَرُوْنَ اَنَّ الْاٰیَةَ مُحْکَمَةٌ وَالْاِمَامُ بِالْخِیَارِ فِی الرِّجَالِ الْعَاقِلِیْنَ مِنَ الْکُفَّارِ اِذَا وَقَعَ فِی الْاَسْرِ بَیْنَ اَنْ یَّقْتُلَهُمْ اَوْ یَمُنَّ عَلَیْهِمْ فَیُطْلِقَهُمْ بِلَا عِوَضٍ اَوْ یُفَادِیَهُمْ بِالْمَالِ اَوْ بِاُسَارٰی الْمُسْلِمِیْنَ وَاِلَیْهِ ذَهَبَ عُمَرُ وَبِهٖ قَالَ الْحَسَنُ وَالْعَطَآءُ وَاَکْثَرُ الصَّحَابَةِ وَالْعُلَمَآءِ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِیِّ وَالشَّافِعِیِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحَاقَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمَّا کَثُرَ الْمُسْلِمُوْنَ وَاشْتَدَّ سُلْطَانُهُمْ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِی الْاُسَارٰی مَنًّا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً وَهٰذَا هُوَ الْاَصَحُّ وَالْاِخْتِیَارُ لِاَنَّهٗ عَمِلَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالْخُلَفَآءُ بَعْدَهٗ ترجمہ اور اور لوگون کی یہ راے ہی کہ آیت مِن و فدا آیت محکمہ ہی اور جو مرد عاقل و بالغ کافرون کی طرف کی قید مین پڑین امام کو اختیار ہی چاہے قتل کرے چاہے اونپر احسان کرے بغیر کچھ لیے چھوڑ دے چاہے فدیہ مین مال لیکر یا مسلمان قیدیون کے بدلے مین چھوڑدے اور یہی راے ہی عمر کی اور یہی بات کہی ہی حسن نے اور عطا نے اور بہت سے صحابیون اور عالمون نے اور یہی قول ہی ثوری کا اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہا ابن عباس نے جب سلمان زیادہ ہوئے اور اونکو غلبہ ہوگیا تو اللہ عزوجل نے قیدیون کے معاملے مین یہ آیت اوتاری کہ اونکو احسان رکھکر یا فدیہ لیکر چھوڑدو اور یہی بات اصح اور مختار ہی اس لیے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اونکے بعد صحابہ نے اسپر عمل کیا ہی +

اور بعضے علمانے یہ فرمایا ہی کہ احسان کرنے سے یہ بھی مراد ہوسکتی ہی کہ اونکو غلام بناکر جان نمارنے کا اونپر احسان رکھا جاوے یا اونسے جزیہ لینا قبول کرکے اونکی جان چھوڑدینے کا احسان رکھا جاوے اور بدلے مین چھوڑنے سے یہ مراد ہوسکتی ہی کہ مسلمان قیدیون کے بدلے مین چھوڑا جاوے نہ مال کے بدلے مین تفسیر احمدی وَنُقِلَ عَنْهُ [اَیْ عَنْ مُجَاهِدٍ]

وَاِنَّهٗ یَجُوْزُ اَنْ یَّکُوْنَ الْمُرَادُ بِالْمَنِّ الْمَنَّ بِتَرْکِ الْقَتْلِ وَاخْتِیَارِ الْاِسْتِرْقَاقِ اَوْ بِالتَّخْلِیَةِ وَقُبُوْلِ الْجِزْیَةِ وَبِالْفِدَاءِ الْفِدَاءَ بِاُسَارَی الْمُسْلِمِیْنَ لَا بِمَالٍ

اس معنی کو امام ابو حنیفہؒ اور صاحبین پسند کرتے ہین +

ہم کہتے ہین کہ دنیاوی حکومتون اور تمام مسلمانونکا عمل ابتک اسی پر ہی کہ قیدیونکا چھوڑنا یا اسیر رکھنا یا گردن مارنا امیر کی راے پر منحصر ہی جیسا چاہے کرے اساری قبیلۂ ہوازن جنکا ذکر ہوچکا اور دختران شاہ فارس اور مالک بن نویرہ کی عورت کے ساتھہ جیسا معاملہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وخلفا رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے زمانے مین ہوا اوس سے ہر گبر و مسلمان بلکہ سارا جہان واقف ہی کیا یہ پاک لوگ جن پر یا جنکے واسطے جنکی زبان مین قرآن نازل ہوا معنی اس آیت کے نہ سمجھے تھے کہ یہ ناپاک سمجھے ہین جو نہ زبان عربی جانتے ہین اور نہ اوسکے محاورے اور لغت سے آگاہ اور نہ ذہین ہین اور نہ متدین نہ سود لینے مین دریغ اور نہ دینے وہ لانے مین عار مردار خواری اونکا شعار ہی تَکَادُ السَّمٰوٰتُ یَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا +
(ہی ابھی آسمان پھٹ پڑے اوسبات سے اور ٹکڑے ہو زمین اور گر پڑین پہاڑ ڈھیکر)

اب ہم اوس راے ناصواب کو جو سید احمد خان نے اپنے رسالۂ ابطال غلامی مین بذیل اس آیت کے لکھی ہی نقل کرتے ہین اول اوسنے بحث کی ہی کہ یہ آیت بزمان فتح مکہ یعنی سنہ ۸ ہجری مین نازل ہوئی ہی دوم اوسنے باب پنجم مین اوسی رسالے کے لکھا ہی کہ اس آیت مین خدا تعالیٰ نے لڑائی کے بعد قیدیون کے چھوڑ دینے کا صاف حکم دیا ہی اب نہ کوئی قیدی قتل نہ لونڈی غلام ہو سکتا ہی اسواسطے کہ لفظ اما و انما کا حصر کے لیے آتا ہی اور عربی زبان کا یہ قاعدہ ہی کہ جب کوئی حکم اسطرح پر دیا جاوے کہ یا یہ کرو یا یہ کرو تو اون دونون مین سے ایک کا کرنا ضرور ہوتا ہی اور اوسکے سوا کسی اور بات کرنے کا اختیار نہین رہتا +

امر اولی کا اوسنے ثبوت کوئی کافی نہین دیا لیکن اگر ہم مان بھی لیین تب اس آیت سے ایک خاص صورت کا حکم سمجھینگے وہ یہ ہی کہ بعد فتح مکہ کے تمام عرب مسلمانونکا مطیع ہو گیا تھا اور جوق جوق لوگ مسلمان و مستامن ہوتے جاتے تھے اونمین بعضے ایسے بھی تھے کہ اون کو اس ثروت وحکومت کا رشک تھا لوگون کے بہکانے مین کوتاہی نکرتے تھے اور دل مین لڑائی ٹھانے ہوئے موقع کے منتظر تھے اونکے حق مین اللہ صاحب فرماتا ہی اَلَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَضَلَّ اَعْمَالَھُمْ ترجمہ جو لوگ منکر ہین اور روکتے ہین اللہ کی راہ سے اکارت گئے اونکے کئے + یعنی اونکو ظاہری اطاعت سے کچھ فائدہ نہوگا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّھُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّھِمْ کَفَّرَ عَنْھُمْ سَیِّاٰتِھِمْ وَاَصْلَحَ بَالَھُمْ ترجمہ اور جو یقین لائے اور کیئے بھلے کام اور مانا جو اوترا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور وہی ہی سچا اونکے رب کی طرف سے اوسنے اوتارین اونکی برائیان اور سنوارا اونکا حال + ذٰلِکَ بِاَنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَاَنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ رَّبِّھِمْ کَذٰلِکَ یَضْرِبُ اللّٰہُ لِلنَّاسِ اَمْثَالَھُمْ ترجمہ یہ اسپر کہ جو منکر ہین وہ چلے جھوٹی بات پر اور جو یقین لائے اونھون نے مانی سچی بات اپنے رب کیطرف سے یون بتاتا ہی اللہ لوگون کو اونکے احوال فَاِذَا لَقِیْتُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ ترجمہ پس جب بھڑو تم منکرون سے تو گردنین ہین مارنی حَتّٰی اِذَا اَثْخَنْتُمُوْھُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ فَاِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَاءً ترجمہ یہانتک کہ جب تم خونریزی کر چکو پس قید کر لو پھر یا احسان کرو پیچھے یا فدیہ لو حَتّٰی تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَھَا ترجمہ جبتک بھی لڑائی نرڈالدینے لڑنے والے ہتھیار اپنا ذٰلِکَ ترجمہ یہی دستور ہی ۔

خلاصہ یہ کہ جو کافر مستامن یا مثل مستامن کے ہین اور جو تمھارے برخلاف ہو کر بیٹھ رہے

موںھ جڑھین اور لوگون کو بہکاوین تو اونکی گردنین ماری جاوین جب خونریزی خوب ہو چکے اور مخالف ہتھیار رکھدین یعنی لوہا مسلمانون کا مان جائین تو تم اونکو قید کر لو پھر یا او نپر احسان رکھکر چھوڑ دو یا فدیہ لیکر کیونکہ یہ تمسے دبے ہوئے ہین اور تمھاری رعیت ہین اسیقدر سزا بہت ہی کہ اکثرون کی گردنین ماری گئین اور بقیۃ السیف نے دبکر ہتھیار رکھہ دیے اور اللہ نے تمکو غالب کیا تو اب اور سزا کرنا ضرور نہین ہی اہل حکومت یون ہین کیا کرتے ہین وَلَوْ یَشَآءُ اللّٰہُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لِّیَبْلُوَا بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ ترجمہ اور اگر اللہ چاہتا تو بدلا لیتا اونسے (یعنی خود ہی اونکو سخت ترین سزا اونکی سزا دیتا) پر جانچنے کو تمھارے ایک سے دوسرے کو وَالَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَلَنْ یُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ ترجمہ اور جو لوگ مارے گئے اللہ کی راہ مین تو نہ کھو ویگا وہ اونکے کیے ؎

اس آیت مین جملہ ضرب قلب ایسا ہی جو برابر کی لڑائیون مین مستعمل نہین ہوتا بلکہ خاص مجرمون اور مغلوب و محکوم کی سزاؤن مین بولا جاتا ہی جیساکہ فرشتون کو حکم ہوا تھا فَاضْرِبُوْا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ وَاضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ؎

پس حکم چھوڑنے قیدیون کا اس آیت مین عام نہین ہی اگر ہی تو خاص اسی ایک صورت مین ہی ؎ اور امر و وم بالکل دھوکا اور سراسر فریب ہی ہمنے مانا کہ اِمَّا و اِمَّا کلمہ حصر کا ہی اور اوسکا مطلب بھی یہی ہی کہ یا یہ کرو یا یہ کرو مگر اصل فعل یعنی کرنے کا وجوب حصر افراد سے کہان نکلتا ہی جب تک فعل کا وجوب اور طور پر ثابت نہو ؎

مثلاً جب یہ کہینگے کہ بندوق بیٹھہ کر چلاؤ یا لیٹ کر تو نفی کھڑے ہو کر چلانے کی تو ضرور نکلی مگر بندوق کا خواہ مخواہ چلانا کہان سے ثابت ہوا یا بیمار کو شربت انار دیا جاوے یا شربت ورد تو اس سے دوا کرنا بطریق وجوب کہان سے نکلا ہان یہ معلوم ہوا کہ بیمار اگر دوا کرے تو انھین

دونون دوا ؤن سے ایک دوا دیجاوے یا سفر کرو بنارس یا مرزاپور کا توسفر کرنا ضرور کیونکر سمجھا جاوےگا
علی ہذا القیاس اس آیت سے بھی یہی پایا جاتا ہی کہ اگر قیدی چھوڑے جائین تو اسی دو طرح سے
(یعنی من و فدا کی صورت سے چھوڑے جائین) دب کر یا کسی اور صورت سے نچھوڑے جائین
کہ کافرون کی شوکت وجرأت بڑھجاوے گویا تقدیر کلام کی یون ہی فَشُدُّوا الْوَثَاقَ فَاِنْ
تَطْلُقُوْهُمْ بَعْدَ اَنْ تَاْسِرُوْهُمْ فَاِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً وہذا ہو المطلوب +
پس جو لوگ خیال کرتے ہین کہ اساری بنی خذیمہ اور ایک شخص بنی عقیل کا اور وہ اسی شخص
جو جبل تنعیم سے مسلح بارادۂ جنگ اونزے تھے اور بلا جنگ گرفتار ہو گئے برعایت اسی حکم کے
چھوڑے گئے ہین اونکو اتنا نو سوچنا تھا کہ آیت من و فدا مین اگر ہی تو کافرون کے قتل واثخان کے
بعد اونکے چھوڑ دینے کا حکم ہی اور ظاہر ہی کہ قتل و اسیر بنی خذیمہ کا خالد بن ولید کی غلط فہمی سے
تھا وہ اون مسلمانو نکو کافر جانتے تھے لہذا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خدا کے
سامنے معذرت اسطرح پر کی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَبْرَءُ اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ چنانچہ اسکا
ذکر اوپر ہو چکا پس ان مسلمانون کی رہائی برعایت اس حکم کے کہنا سراسر تعصب ہی +
لطیفہ سید احمد خان لکھتے ہین کہ صبانا کی لفظ سے جو مقصد اون لوگونکا تھا خالد نہ سمجھے اور
اونھین مسلمانون کی نظیر سے اپنے کافر بھائیونکی رہائی ثابت کرتے ہین یہ وہی مضمون ہی کہ
اِذَا لَمْ تَسْتَحْیِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ +
اور جبل تنعیم والونکا یہ حال ہی کہ وہ لوگ بلا لڑائی کے پکڑ لیے گئے تھے اونکو رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے آزاد کردیا چنانچہ صحیح مسلم مین اسکا قصہ یون ہی عَنْ اَنَسٍ اِنَّ ثَمَانِيْنَ
رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ مَكَّةَ هَبَطُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ
جَبَلِ التَّنْعِيْمِ مُتَسَلِّحِيْنَ يُرِيْدُوْنَ غِرَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَهُمْ

بَلَمَّا فَاسْتَحْيَاهُمْ وَفِي رِوَايَةٍ فَاَعْتَقَهُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَهُوَ الَّذِي كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ ترجمہ روایت ہی انس سے کہ اسّی آدمی مکے کے اوترآئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جبل تنعیم سے ہتھیار باندھے ارادہ کرتے تھے کہ غفلت مین آزار پونہچاوین حضرت کو اور حضرت کے صحابہ کو پس پکڑ لیا اونکو حضرت نے مطیع وخوار پس زندہ چھوڑ دیا اونکو اور ایک روایت مین ہی کہ آزاد کر دیا اونکو پس اوتاری اللہ صاحب نے یہ آیت اور وہ اللہ ایسا ہی کہ بند رکھا تھا اونکا تمسے اور تمہارا ہاتھ اونسے مکہ اور اوسکی نواح مین ؛

مسلمان کہتے ہین کہ اونکا چھوڑ دینا اوس اختیار سے تہا جو امام کی رائے پر حوالے ہی نہ اس سبب سے کہ آیت منّ وفدا نازل ہو چکی تھی کیونکہ رسالہ ابطال غلامی کے باب پنجم مین لکھا ہو کہ اس آیت (یعنی آیت منّ وفدا) مین خدائے تعالی نے لڑائی کے بعد قیدیون کے چھوڑ دینے کا صاف حکم دیا ہی اور مضمون آیت بھی اسی پر دلالت کرتا ہی کہ کافر قیدی بعد اثخان کے چھوڑے جائین نہ قبل اثخان کے اور اس موقع پر لڑائی واثخان کا تو کیا ذکر ہی نکسیر تک بھی کسیکی نہ پھوٹی تھی تو پھر اس رہائی کو پیروی حکم اوس آیت کے سمجھنا عقل ودانش سے بعید ہی ؛

قطع نظر اسکے تمام مفسرین اس بات کے قائل ہین کہ سورہ انا فتحنا بعد صلح حدیبیہ جو سنہ ۶ ہجری مین واقع ہوئی نازل ہوئی ہی بلکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکے مین بزمان فتح مکہ جب تشریف لائے تو اسی سورۃ کو پڑھتے ہوئے تشریف لائے اور مضمون تمام سورت کا بھی اسی پر دلالت کرتا ہی اور مسلم نے بھی اپنی حدیث مذکور الصدر مین بیان کیا ہی کہ اونھین جبل تنعیم والون کے باب مین یہ آیت انا فتحنا کی نازل ہوئی هُوَ الَّذِي كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ الخ

پس اس قصے کو بعد فتح مکہ کے قرار دینا اور جن روایتون مین وقوع اس قصے کا سنہ ۵ ہجری لعینی صلح حدیبیہ مین صاف صاف لکھا ہی لغو بتلانا سوائے تحکم کے اور کیا ہی یا شاید یہ غلطی بطن مکہ کی لفظ سے ہوئی ہو تو بطن مکہ اطراف متصل مکہ کو بھی بولتے ہین چنانچہ قاموس مین اوسکے معنی یہ لکھے ہین اَلْبَطْنُ عِشْرُوْنَ مَوْضِعًا وَمَوْضِعٌ خَارِجُ الْمَدِيْنَةِ وَمَوْضِعٌ بَيْنَ الشُّقُوْقِ وَالثَّعْلَبِيَّةِ ؛

اور قصہ گرفتاری اور رہائی بنی عقیل کا کتاب مسلم مین یون ہی عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كَانَ ثَقِيْفُ حَلِيْفًا لِبَنِيْ عُقَيْلٍ فَاَسَرَتْ ثَقِيْفُ رَجُلَيْنِ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَسَرَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ بَنِيْ عُقَيْلٍ فَاَوْثَقُوْهُ وَطَرَحُوْهُ فِي الْحَرَّةِ فَمَرَّ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ فِيْمَ اُخِذْتُ قَالَ بِجَرِيْرَةِ حُلَفَائِكُمْ ثَقِيْفٍ فَتَرَكَهٗ وَمَضٰى فَنَادَاهُ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ فَرَحِمَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَعَ قَالَ مَا شَاْنُكَ فَقَالَ اِنِّيْ مُسْلِمٌ فَقَالَ لَوْ قُلْتَهَا وَاَنْتَ تَمْلِكُ اَمْرَكَ اَفْلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ قَالَ فَفَدَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلَيْنِ اللَّذَيْنِ اَسَرَتْهُمَا ثَقِيْفُ ترجمہ عمران بن حصین کہتا ہی کہ ثقیف ہم سوگند تھے بنی عقیل کے پس قید کیے ثقیف نے دو شخص اصحاب حضرت کے اور قید کیا اصحاب حضرت نے ایک شخص بنی عقیل کو پس مضبوط باندھا صحابہ نے اوسکو اور ڈال دیا سنگستان مین پس گذرے اوسپر حضرت رسول تب پکارا قیدی نے ای محمد ای محمد کیون مین پکڑا گیا ہون فرمایا بسبب گناہ تمھارے ہم قسمون کے کہ ثقیف ہین پس چھوڑا اوسکو حضرت نے اوسی جگہہ اور تشریف لے گئے پھر پکارا اوسنے

ہی محمد ای محمد پس رحم کھایا اوسپر حضرت نے اور پھرے پس فرمایا کیا حال ہی تیرا اوسنے کہا مین مسلمان
ہوا ہون فرمایا اگر کہتا تو اس کلمے کو اوس حالت مین کہ تو مالک تھا اپنے کام کا تو چھٹکارا پاتا تو پورا
چھٹکارا کہا راوی نے پس چھوڑ دیا اوسکو حضرت نے بدلے اون دو شخصون کے کہ قید
کیا تھا اونکو ثقیف نے +

اس سے ثابت نہیں ہوتا کہ یہ واقعہ فتح مکہ کے بعد کا ہی لیکن اگر کسی ایسی تواریخ سے جسکو
ہمارے مخالف معتبر جانتے ہین ثابت بھی ہو تب ہم یہ عرض کرینگے کہ یہ شخص تو بلا حرب و ضرب
و اثخان کے راہ چلتے پکڑ لیا گیا تھا اسکی رہائی متعلق آیت منّ و فدا کے کیسے آپ تجویز کرتے ہین +

خاتمہ

شکر صد شکر کہ ہم خاتم النبیین محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی امت مین پیدا ہوئے اور خطاب خاص
آیہ کریمہ كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ
عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ سے مخصوص ہوئے سبحان اللہ کیا توقیر ہماری بڑھائی
اور کس مرتبے کی عزت دی کہ انبیاؤن نے اس گروہ مین شامل ہونے کی آرزو کی مگر افسوس کہ
ہمکو اسکی کچھ قدر نہوئی ہمکو محمدی کہلانے کے لیے بڑے شوق سے تبعیت اپنے نبی کی اختیار کرنا
اور امور دینی و دنیاوی مین ہمکو مشورہ قرآن و حدیث و سیرت صحابہ ہی سے رکھنا چاہیے اسواسطے
کہ اللہ تعالی نے تمام دنیا کی بھلائی دینی و دنیوی سب ہمارے نبی مین جمع کرکے ہمسے بتاکید
فرمادیا ہی کہ تمکو اپنے رسول کی نیک چال سیکھنی چاہیے تو اب ہمکو اونکی روش چھوڑکر دوسرون کی
اختیار کرنا ہرگز نچاہیے +

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مسلمانون کو نہ صرف نماز و روزہ بلکہ اونکو طریقہ معاشرت و ادب سکھاتے
منقول ہی کہ کفار اہل اسلام سے مضحکہ کرتے کہ کیا تمھارے نبی تمکو طریقہ قضاے حاجت بھی تعلیم

کرتے ہین وہ کہتے کہ ہان غرض جس بات کو تم اپنے رسول یا صحابہ کرام جنکے دلون کے تقوے کو
خدا جانچ چکا ہی سیکھہ چکے ہو اوسکے برخلاف تمکو کوئی کچھہ بہکاوے تم ہرگز نہ مانیو کہ تمہارے رسول
نے خبر دی ہی کہ قریب ہی کہ تیس کذاب پیدا ہونگے خدا جانے اونمین سے کتنے ہو گیے اور کس کس
نمبر کے اب موجود ہین اور کس قدر آیندہ ہونگے +
تمھارے عمل کرنے کو سورۂ فاتحہ بس ہی جسمین اللہ صاحب نے صاف ہدایت فرمائی ہی کہ دعا یون
کیا کرو اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ غَيۡرِ
الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ +
بڑا افسوس ہی کہ نماز مین تو تم یون کہو کہ ای اللہ ہمکو امور دینی و دنیوی کے سرانجام کی ایسی سیدھی
سیچی راہ بتادے جیسی تونے انبیا و صالحین کو بتلائی نہ ایسی جس سے یہود مورد غضب و لعنت ہوئے
اور نہ نصاری کی راہ جو گمراہ ہین اور سلام پھیرتے ہی تمھارا وہی اترانا مٹک مٹک کر چلنا گل مونچھے
رکھنا نیچی پتلون پہنکر لمبی ڈاڑھی اور اونچے پائچے والون پر ہنسنا انگریزی محاورے سے اردو
بولنا بلکہ اہل زبان ہو کرنے محاورہ مہمل نے تک یون گیت جوڑنا +

اوا وا ری اوا ری اوا ری وہ جو ہی ا ری وہ جو ہی ا ری وہ جو رہیگا ا ری وہ جو رہیگا ا ری وہ جو تو ہی

اری وہ جو تو ہی سیری شکر لی اوس انجان جا شب کار نی ہیر اشکر لیا اب تم اوسی برکت سے پھل پھول
اور پھر اوس پر اپنے آپ کو فصیح و بلیغ جاننا مغرور و لالچیون و خود غرضونکو مہذب زاہد و خاکسارون و
فیاضون کو غیر مہذب اور اونکے پیشواؤن کو وحشی قرار دینا تقلید صحابہ اور مجتہدین اور علماے
اسلام کی تو نکرنا مگر نصرانیون کی تقلید واجب بلکہ فرض اور اونکی تحقیقات کو بلا سمجھے ایک تحقیقات
کامل سمجھنا اور اوس سے حقیت اسلام پر شک کرنا بلکہ قرآن و حدیث مین موجب اوسکے اصلاح
دینے کی نیت کرنا مذہب اسلام کو ہنسوانا اور اوسکی رسمتی ہین و دھبہ لگانا ہی یہ سب حال اپنا

روز گار کا دیکھہ دیکھکر ہمکو وہ باتین یاد پڑتی ہین جو رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بطریق پیشین گوئی کے فرمائی ہین عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ مَنْ قَبْلَکُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتّٰی لَوْ دَخَلُوْا جُحْرَ ضَبٍّ تَبِعْتُمُوْھُمْ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلْیَھُوْدُ وَالنَّصَارٰی قَالَ فَمَنْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
ترجمہ روایت ہی ابو سعید سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ البتہ پیروی کروگے تم طریقون اور عادتون اون لوگون کی جو پہلے تمسے تھے بالشت بالشت اور ہاتھہ ہاتھہ یہانتک کہ اگر وہ پیٹھے ہونگے گوہ کے سوراخ مین تو پیروی کروگے تم اونکی عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ ہم جنکی متابعت کرینگے وہ یہود و نصاری ہونگے فرمایا کہ اور کون نقل کی یہ بخاری و مسلم نے +
ہر چند یہ بلا تمام عالم مین خود ہی پھیلی ہوئی تھی اور لوگ بمقتضاے اَلنَّاسُ عَلٰی دِیْنِ مُلُوْکِھِمْ وہی طور و طریقہ اور عادت اختیار کرتے جاتے تھے مگر اب اوسکی تکمیل کے واسطے اونکے کو چک ابدال باسم مہدی اور بلقب مجتہد و مجدد مشہور ہوئے اونھون نے برملا دعوت کرنا اور قرآن حدیث کی غلط تاویلات سے جاہلونکو فریب دینا اور سچے مہدی اور مجتہد کو جھوٹا بتلانا شروع کیا اور یہ سمجھایا کہ علوم جدیدہ جو حقیقت مین نئے نہین ہین و طریقہ معلومہ سے اونکے امور معاش کی درستی اور رونق ہوگئی اور پادشاہی قوم بلکہ تمام دنیا کی نظرون مین عزیز ہینگے اس پھندے مین لالچی و بوالفضول و ضعیف الایمان و خفیف الوضع اکثر پھنس گئے اور کہان تک نہ پھنستے اللہ صاحب فرماتا ہی وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَیْھِمْ اِبْلِیْسُ ظَنَّہٗ فَاتَّبَعُوْہُ اِلَّا فَرِیْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ +
ترجمہ اور سچ کر دکھائی ابلیس نے اپنی اٹکل پھر اوسکی راہ چلے پر تھوڑے سے ایماندار +
مگر اتنا سوچ لینا ضرور تھا کہ جب حضرت ناصح لب و لہجہ و اپنی زبان مادری مین بھی جسکے وہ خود عالم ہین [فَضْلًا عَنِ التَّھْذِیْبِ] تقلید ناواقفون کی کرتے ہین تو ضرور اونکے ذہن مین

کوئی شئی فی نفسہ اچھی و بری نہین ہی انکے نزدیک قابل عزت اونکے نزدیک فقط وہی ہی جسکو اہل حکومت
اختیار کرین اور جسکو اختیار نکرین وہی بری اور ذلیل ہی حال آنکہ ایسا اعتقاد بالکل گمراہی اور
ایسا خیال طریقۂ معاشرت مین بھی سراسر خود رائی ہی یہودیون اور پارسیونکو دیکھنا چاہیے کہ وہ
بھی اوسی طرح کی جاکٹ وپتلون پہنتے ہین اور اوسی طرح چھری وکانٹے سے میزون پر
حرام وحلال کھایا کرتے ہین اور علوم وفنون بھی مثل طب وطبقات ارض وکیمیا وبرق وہیئت
وریاضی وجرثقیل وحساب کی سب کچھ جانتے ہین اور دولتمند بھی ہین معہذا اونیا کی نظر مین کچھ
اونکا اعزاز واکرام اور کچھ اونکی وقعت نہین ہی اور دین کے اعتبار سے بھی باوصف اپنی
تمول وقابلیت کے ذلیل وخوار ہین یہودیون کے باب مین آیت کریمہ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ
(اور ڈالی گئی اوپر)
الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ موجود ہی اور پارسیون کے انتزاع سلطنت کے قصے مین بخاری نے
(ذلت اور خواری)
روایت ابن عباس جملہ تُمَزَّقُوا كُلَّ مُمَزَّقٍ نقل کیا ہی۔
(پارہ پارہ کیے جاوین وہ تمام پارہ پارہ ہونا)
ہم سمجھتے ہین کہ اس ذلت کی خاص وجہ نہونا قومی سلطنت اور دلیری واولوالعزمی کا اور عوض
اوسکی مکاری ودغابازی وعہد شکنی کا اونمین شائع ہونا ہی۔
پس ای مسلمانون تمکو اپنی پست ہمتی ونے حیائی اور وہن سے اوس وضع وطور وطریقے کے
اختیار کرنے مین کیا توقع اپنی عزت وحصول جاہ وثروت کی رکھنا چاہیے ہان اگر عزت و
ثروت درکار ہی تو اپنے پیشواؤن کی جفاکشی وطور وطریقۂ بے تکلفی کا اختیار کرو اور علم وپابندی
شریعت وسچی ایمانداری وصبر واولوالعزمی کو ذریعہ اپنے حصول مقاصد دلی ومآرب قلبی کا گردانو۔
انھین صفات کے نہونے سے تمھاری اب یہ حالت ہوگئی ہی کہ تمھاری شامت اور تمھاری
قوت بہیمیہ [جسکو نئی روشنی والے شیطان کہتے ہین] بصورت احمد ومحمود متشکل ہو ہوکر دربار
وامصار ونزدیک ودور سے تمکو للکارتی ہی اور سبز باغ اور نزہت دنیا کی دکھلا کر تمکو تمھارے

رسول کے طریقۂ پسندیدہ سے پھیرنا چاہتی ہی ✣

سبوں تمکو غیرت کرنا اور عبرت پکڑنا اور خدا سے ڈرنا اور مکارون وبوالفضولون سے ہوشیار رہنا چاہیے
دیکھیے اس سخت امتحان مین کون ثابت قدم رہتا ہی اور کون ڈگ جاتا ہی ثابت قدمون کو ہماری
اور تمام امت کی طرف سے مبارکباد پونہچے ✣

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا
عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ✣

تمت

شکر واحسان اوس خداوند واحد لاشریک لہ کو زیبا ہی کہ اوسکی ذات مقدس شراکت تثنیت وتثلیث سے
پاک و مبرا ہی اور ہزارون درود وسلام اوس سید الانام وشفیع یوم القیام پر نازل ہون کہ دین اسلام کو
سارے ملل سابقہ اور مذاہب ماضیہ پر غالب فائق کیا اور اوسکے آل واصحاب پر کہ ہدایت ورہنمائی
اور اعلاے کلمۃ الحق اونھین کو سزاوار ولائق ہی کہ انھون نے یہ رسالہ کامل فارق بین الحق والباطل
وسیلۂ نجات انام یعنی حقیقۃ الاسلام حسب ایماے مصنف علام باہتمام راجی غفران محمد عبدالرحمن
بن حاجی محمد روشن خان و تربیت یافتۂ خدمت برادر معظم محمد مصطفی خان ادخلہما اللہ فرادیس الجنان
مطبع نظامی واقع کانپور اواخر ذیحجہ سنہ ۱۲۹۰ ہجری مین چھپکر ملاحظۂ شائقین مین آیا اور زیب وزینت کا
چہرہ ناظرین کو آئینۂ ظہور مین دکھایا فقط

صحت نامہ حقیقت الاسلام

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۱۰	ران	ان
۵	۱۴	فاعلہ بھی	فاعلہ بھی ہر
۶	۴	جیساخود	جیساکہ خود
۱۰	۱۵	بستی	لبستی
۱۱	۱	بچاؤنگا	لیجاؤنگا
۱۲	۱۴	جوڑاوسکی	جوادسکی
۱۴	۵	کفایت	کفالت
۱۶	۱۴	قتل اہانت	مثل اہانت
۱۷	۹	سپاہیان	سبایا
۱۹	۱۶	نقفیہ	لقصفیہ
۲۵	۶	کہتی	کہی
۲۵	۱۰	کیجائیگی	توکیجائیگی
۲۵	۱۰	من لمتنہ	من بانتے
۲۷	۹	گڑگڑاہی	گڑگڑاہی
۳۰	۲	کیاہی	کیساہی
۳۰	۱۳	ہوگا	ہوگی
۳۰	۱۳	لیجاؤنگا	لیجائیگی
۳۴	۱۰	یہ خون ریزی	خون ریزی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۵	۲	دوخونریزی	وہ خونریزی
۳۶	۴	مقلیدین	متقلدین
۴۸	۴	یمین بھی	یمین ہی
۵۰	۵	کیاہی	کیاہی
۵۴	۲	تترتبز	تتربتر
۵۴	۴	اسبران	اسیران
۵۴	۱۱	حکم الہامی کی	حکم کی الہامی
۵۴	۱۴	مِنْ خَلْفِهِمْ	مَنْ خَلْفَهُمْ
۵۴	۱۵	قتلہ	قَتْلَةٌ
۵۴	۱۵	مِن وَرَاءِ هِمْ	مَن وَرَاءَهُمْ
۵۴	۱۵	لا بجر	[illegible]
۵۵	۱	مِنْ خَلْفِهِمْ	مَنْ خَلْفَهُمْ
۵۵	۱	مِن وَرَاءِ هِمْ	مَن وَرَاءَهُمْ
۵۵	۲	مِنْ خَلْفِهِمْ	مَنْ خَلْفَهُمْ
۵۵	۴	بجھی بک	بحر بک
۵۵	۵	مِنْ خَلْفِهِمْ	مَنْ خَلْفَهُمْ
۵۵	۱۰	توڑدئیہن	توڑنے مین
۵۶	۱۳	تجعل	تجعلوا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۶	۱۴و۱۵	یوم المش آمنا تحالد	یوم آمر خا
۵۷	۶	بسن دونو کھائی نے دونون ہاتھ	لیکن اٹھائی صلعم نے دونون ہاتھ اپنا
۵۷	۱۳	بیشک بھی تسبجھی	بیشک یہی سمجھے
۶۳	۱۲	منزل جوار	منزل جعرانہ
۶۶	۲	یہ بھی بات	یہ ہی بات
۶۶	۱۳	ساری	اساری
۶۷	۹	عتق	عنق
۶۹	۴	ہکو	تمکو
۶۹	۱۲	کتنون کو تم جانسے	کتنونکو تم جان سے
۷۳	۸	اونصے	اوسنے
۷۵	۱۴	ریحانہ بنت عمر	ریحانہ بنت شمعون
۷۶	۱۶	احسان گرنی	احسان کرنی
۷۷	۱۰	وہ لائی	وہ لائی
۷۸	۱۴	بتانا	بتاتا
۷۸	۱۵	ٹھرو	بٹھرو
۸۰	۹	اسیر	اسر

تمت